فہرست ابواب قواعد فارسی

دیباچہ

یہہ رسالہ صرف و نحو فارسی کا اون طلباے مدارس سرکاری کے لیئے
تالیف ہوا ہی کہ جنکے مدارس مین زبان اردو نیچے کی جماعتون مین تعلیم کیجاتی ہی۔
اور وجہ اردو مین تالیف ہونے اِس رسالہ کی یہہ ہی کہ اگرچہ یہہ طریقہ مجوزہ مراج ملک ہے
اور راے اور اور مولفون سے مختلف ہی لیکن اسمین اُستاد اور شاگرد دونون کی
تخفیف تکلیف متصور ہی اور یہ ظاہر ہی کہ جو طالبعلم اردو پڑھ سکتا ہی وہ باستعانت اِس
کتاب کے عرصہ قلیل مین بے تکلف فارسی کی صرف و نحو سیکھہ سکتا ہی +

مخفی نرہے کہ کمال احتیاط درباب ترتیب اِس کتاب کے عمل مین آئی ہی اور جو
مضمون فہم طالبعلم سے بعید متصور ہوا شروع کتاب مین درج نہین کیا گیا۔ اور نہ طالبعلم
کو تکلیف حفظ یاد کرنے فہرست ایسے الفاظ کی دیگئی ہی کہ جنکے ادراک مطالب سے

ذہن اوسکا عاری ہو اور وہی قواعد آئین درج کیے گئے ہین کہ جو معتبر رسالون
مروجہ حال کے پائے جاتے تھے اور تالیف مین اس رسالہ کی بہت کچھ اعانت
منشی بنارسی خان پیشکار ضلع آگرہ طالبعلم سابق آگرہ کالج اور مرزا نثار علی بیگ منشی میر
صدر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی سے ملی — اور مسودہ رسالہ مذکورہ اول سے آخر تک بنظر
اصلاح ملاحظہ سے صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی کے گذرا اور جا بجا
جو جو حاشیہ ضروری معلوم ہوئے بجناب صاحب ممدوح رسالہ مسطور پر ثبت کیے گئے +

اس رسالہ مین چار باب ہین

باب اول — دربیان زبان و حروف تہجی جسمین دو فصلین ہین +

فصل اول دربیان تحقیقات زبان فارسی — فصل دوم دربیان حروف تہجی وحرکات وسکنات وغیرہ +

باب دوم دربیان صرف جسمین تین فصلین ہین +

فصل اول دربیان اسما — فصل دوم دربیان افعال — فصل سوم دربیان حروف

باب سوم دربیان نحو +

باب چہارم — دربیان خواص حروف و محاورات جو زبان فارسی مین مروج ہین +

باب اول — دربیان تحقیقات زبان و حروف تہجی وحرکات وسکنات وغیرہ +

فصل اول دربیان تحقیقات زبان — واضح ہو کہ زبان فارسی مین سات قسم کی زبانین
ہین جنکی تفصیل ذیل مین لکھی جاتی ہے ۱ سغدی ۲ سکزی ۳ زابلی ۴ ہروی ۵ فارسی ۶ پہلوی ۷ دری

چنانچہ منجملہ اونکے چار زبانین اول کی متروک الاستعمال ہین اور پچھلی تین زبانین
یعنی فارسی پہلوی اور دری مروج اور متداول ہین - اور زبان فارسی اصل مین
اوس زبان کا نام ہی کہ جو ملک فارس مین بولی جاتی ہی اور جسکی حدود اربعہ یہہ ہین
شمال مین ارمینا - بحیرۂ خضر توران غرب مین روم - جنوب مین خلیج فارس
جسے بحر ہرمز بھی کہتے ہین - شرق مین بلوچستان و افغانستان جو بطور حد فاصل
ہندوستان اور فارس کے واقع ہین قبل از مفتوح ہونے فارس کے اہل عرب کے
ہاتھہ سے اور اشاعت دین اسلام کے فارسی مین بھی قواعد صرف و نحو کے مطابق
اوسی زبان کے پائے جاتے تھے لیکن وہ قواعد آمیزش زبان عربی سے رفتہ رفتہ
ایسے محو اور منسی ہو گئے کہ جو قواعد یا الفاظ مصطلح علم مذکور بالفعل زبان فارسی مین
پائے جاتے ہین وہ سب مستعار زبان عربی معلوم ہوتے ہین - تنبیہ جو الفاظ مصطلح
عربی اس رسالہ مین مشکل معلوم ہونگے مؤلف اونکے معانی بزبان اردو حاشیہ پر درج کریگا

فصل دوم در بیان حروف تہجی و حرکات و سکنات وغیرہ +

جو اشکال حروف تہجی کی زبان عربی مین مستعمل ہین وے زبان فارسی مین بھی مروج ہین
چنانچہ اشکال حروف تہجی کی یہہ ہین +

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن
و ہ ی لیکن منجملہ ان حروف کے آٹھہ حرف مندرجۂ ذیل مخصوص زبان عرب ہین
جو الفاظ فارسی مین نہین آتے ثا حا صاد ضاد طا ظا عین قاف اور اسیطرح

چار حرف مخصوص زبان فارسی کے ہین جو عربی مین نہین آتے وہ یہہ ہین

پ چ ژ گ منجملہ انھین حروف تہجی کے (و ا ی) حروف علت کہلاتے

ہین اور انکو اخوات اعراب بھی کہتے ہین کس سلیئے کہ اُخت کہتے ہین بہن کو تو واو

کی آواز ضمہ یا پیش کی آواز کے ساتھہ بہت مشابہ ہی اور علی ہذا الف کی آواز فتحہ یا زبر

کے ساتھہ اور ی کی کسرہ یا زیر کے ساتھہ۔ اور جب انکے ماقبل وہ حرکت مناسب

آتی ہی کہ جس سے تلفظ انکا خوب اظہار کے ساتھہ کیا جاوے تو انھین حروف

علت کو اوس وقت حروف مدہ کہتے ہین اور عموماً اعراب کی تین قسمین ہین

زبر زیر پیش جنکو عربی مین فتحہ یا نصب کسرہ یا جر ضمہ یا رفعہ کہتے ہین جیسے

مَن دِل گُل اور جس حرف پر فتحہ ہوتا ہی اوسے مفتوح اور جسپر کسرہ ہوتا ہی اوسے

مکسور اور جسپر ضمہ ہوتا ہی اوسے مضموم کہتے ہین۔ اور سواے ان اعرابون کے

فارسی مین اور بھی علامتین ہین جنکا جاننا ناگزیر ہی۔ چنانچہ ایک جزم ہی جسکو سکون

بھی کہتے ہین اور جس حرف پر جزم ہوتا ہی اوسپر کوئی حرکت نہین آتی اور اپنے

ماقبل کے حرف کو اوس حرف سے جسپر آتا ہی ملا دیتا ہی اور صورت اوسکی یہہ ہی

(ہ یا ء) اور جس حرف پر یہہ علامت ہوتی ہی اوسے مجزوم اور ساکن کہتے ہین۔ دوم

تشدید جس سے ایک حرف دوبارہ پڑھا جاتا ہی اور صورت اوسکی یہہ ہی (ّ) جسکو سر

سین کا کہنا چاہیئے جیسے لفظ مشدد مین۔ اور مشدد اوسکو کہتے ہین جسپر تشدید ہو

سوم مد جسکی صورت یہہ ہی (ٓ) یہہ علامت فارسی مین صرف الف پر لکھی جاتی ہی تاکہ

آواز اوسکی دراز پڑھی جاوے اور جس الف پر یہہ علامت ہوتی ہی اوسے ممدودہ کہتے
ہین اور دراصل یہہ مد ایک حرف الف متحرک ہی جو دوسرے الف ساکن پر لکھا جاتا
ہی تاکہ اجتماع دو الفونکا نہو۔ اس لیئے تلفظ آب او راب مین کچھہ فرق نہین ہی۔
چہارم تنوین جیسے حالاً (لً) پر جو دو دفعہ حرکت فتحہ لکھی گئی اسی کو تنوین کہتے
ہین اور اسیطرح دو زیر اور دو پیش کو بھی تنوین کہتے ہین +

باب دوم دربیان صرف

صرف سے حال عوارض کلمہ مثل تقسیم و تعلیل و اشتقاق اور حال اصلیت کلمہ
اور گردان وغیرہ معلوم ہوتا ہی اور غرض اس علم سے یہہ ہی کہ متکلم (بات کہنے والا) لفظ صحیح بولے
واضح ہو کہ فارسی مین بھی مثل عربی کے کلمہ کی تین قسمین ہین اسم فعل
حرف اسم اسکو کہتے ہین جو نام کسی چیز کا ہو خواہ وہ چیز ظاہر مین قابل ادراک حواس
ہو یا باطن مین قابل ادراک فہم ہو جیسے شیر زن درخت تاک نیکی بدی اسم کی باعتبار
معنی کے دو قسمین ہین ایک اسم ذات دوم اسم صفات چنانچہ اسم ذات
اوسکو کہتے ہین جو نام ہو ذات کسی شی کا جیسے درخت گل سنگ فیل ہوا فرشتہ
سخن مرد اور اسکا ذکر مفصل آئندہ کیا جائیگا اور اسم صفت اوسکو کہتے ہین جو نام ہو
کسی ایسی شی کا جسمین کوئی صفت پائی جاتی ہو خواہ وہ صفت عارضی ہو یا دائمی جیسے
بلند سخت مست شیرین سرد نیک روشن زیرک اور جب ان اسمائے
صفات کی خود ذات کا نام لین تو وہ بھی اسم ذات کہلاوینگے جیسے بلندی سختی مستی

تیزی سردی نیکی روشنی زیرکی۔ اور علیٰ ہذا جب ان اسمائے ذات کو بکبی و
شی بعض حروف وغیرہ صفت کرلین تو اوس وقت اونکو بھی اسماے صفات کہینگے
جیسے سنگین بیلانہ مستانہ ہوائی مردانہ اور جن اسماءمین کہ معنی صفتی بطور ثبوت
و قیام کے پائے جاتے ہین اونکو اہل عرب صفت مشبہہ کہتے ہین جیسے جمیل
حسین الورحال جامد و مشتق اور معرفہ اور نکرہ ہونے اسم صفت کا مع قاعدہ جمع وغیرہ
بشمول تقسیم و قواعد اسم ذات کے بیان کرینگے اور تصریح اسم صفت کی اوسمین دیجائیگی
ازروی تقسیم صرفی مطلق اسم کی تین قسمین ہین جامد مصدر مشتق اسم جامد اوس
اسم غیر مشتق کو کہتے ہین کہ نہ اوس سے کوئی صیغہ نکلے نہ وہ کسی سے نکلا ہو جیسے
سخت زرد شتر اسپ وغیرہ جس طرح اسم ذات جامد ہوتا ہی اوسی طرح اسم صفت
بھی جامد ہوتا ہی جیسے سرخ سبز زرد نیک بد اسم جامد کی دو قسمین ہین ایک
نکرہ دوم معرفہ نکرہ اسم غیر معین کو کہتے ہین یعنی اوس اسم عام کو کہتے ہین جو اپنی
ہر ایک افراد نوع پر صادق آتا ہو جیسے مرد زن رنگ جان اور اسم صفت ہمیشہ
نکرہ ہوتا ہی جیسے سیاہ زرد خوب زشت۔ معرفہ اوس اسم ذات کو کہتے ہین
جو دلالت کرے شی معین پر جیسے زید عمر دہلی کلکتہ گنگ قلزم نیل اور اسم
صفت کبھی معرفہ نہین ہوتا معرفہ کی کئی اقسام ہین ایک علم دوم ضمیر سوم اسم اشارہ
چہارم اسم موصول پنجم معہود ذہنی یا خارجی ششتم وہ اسم جو مضاف ان اقسام
مذکورہ بالا کی طرف ہو ہفتم منادی ۞

علم

عَلَم اوس اسم کو کہتے ہین جو نام کسی شخص یا شی معین کا ہو جو دوسرے پر صادق
نہ آوے جیسے زید کہ سوائے ذات اوس شخص کے جسکا نام زید ہی دوسرے پر صادق
نہین آتا اور اسی علم کو اسم خاص یا جزئی حقیقی کہتے ہین اور خطاب اور عرف اور تخلص
یہہ سب داخل تعریف عَلَم ہین کس لیئے کہ مراد ان سے وہی اشخاص معین ہوتے ہین
جنکا کہ وہ خطاب یا عرف یا تخلص ہوتا ہی اور کنیت بھی ایک قسم کا نام ہی جو سوائے اصلی نام کے
بوجہ رشتہ داری یا بزرگی یا شجاعت یا سخاوت وغیرہ کے رکھہ لیتے ہین جیسے ابو القاسم
ابو عبد اللہ ابو الحذر ابو اللیث الغرض اس قسم کے نام عرب مین بیشتر ہوا کرتے ہین خطاب
اوسے کہتے ہین جو کسی آدمی کو بنظر اوسکی افزایش تعظیم و توقیر کسی سرکار دربار سے کوئی نام
وصفی عنایت ہو جیسے شرف الدولہ آصف الدولہ صفدر جنگ عالیجاہ ذو القدر
اور اسی خطاب کو کبھی لقب کہتے ہین اور جو نام اصلی سے مختصر ہو کر یا بالکل نام اصلی سے
مغایر لوگون مین کوئی اور نام معروف و مشہور ہو جاتا ہی اوسے عرف کہتے ہین خواہ یہہ دوسرا نام
بوجہ محبت یا تحقیر یا کسی اور سبب سے ہو جیسے کالیخان کسی کا نام ہو اور اوسے کلن کہین یا
فخر الدین ہو اوسے فخرو کہین اور نیز جو کسی شخص کو اوسکے ملک یا شہر سے منسوب کر کے
پکارین اوس نام کو بھی عرف کہتے ہین جیسے حافظ شیرازی مولوی رومی اور تخلص اوس
اسم کو کہتے ہین کہ جو شاعر لوگ اپنا اصلی نام مختصر کر کے یا کسی اور لفظ کو بوجہ مناسبت شاعری
پسند کر کے اپنے اشعار مین بجائے نام درج کیا کرتے ہین جیسے شیخ مصلح الدین شیرازی

نے اپنا تخلص سعدی اور حضرت امیر خسرو دہلوی نے خسرو اور جلال الدین
شیرازی نے عرفی رکھہ لیا تھا +

قسم دوم معرفہ کی ضمیر ہی

ضمیر اوس لفظ کو کہتے ہین کہ جو بجاے اسم سابق مذکور شدہ کے لیا جاوے جیسے کہین
کہ زید بنزدم آمد و تا دیر نشست و سخنہا گفت اس مثال مین بیچ فعل نشست و گفت کے
ایک ایک ضمیر واحد غائب کی مستتر ہی جو راجع ہی زید کیطرف اگر عبارت فقرۂ مذکور کو اس
طرح تحریر کرتے کہ زید بنزدم آمد و زید تا دیر نشست و زید سخنہا گفت تو بسبب تکرار لفظ
زید کے عبارت بیمحاورہ اور غیر فصیح ہو جاتی اس سے معلوم ہوا کہ ضمیر ہمیشہ قائم مقام
مرجع یعنی اوس اسم کے ہوا کرتی ہی جسکے لیئے وہ ضمیر آتی ہی اور بوجہ لانے ضمیر کے احتیاج
مکرر بیان کرنے مرجع کی نہین ہوا کرتی اور عبارت فصیح و بامحاورہ اور مختصر ہو جاتی ہی
لیکن جب بسبب لانے ضمیر کے شبہہ مضمون مین واقع ہو یا مرجع سے ضمیر بہت دور فاصلے پر ہو تو
ایسی صورت مین اوسی مرجع کو مکرر لاتے ہین اور جب کبھی مرجع سے ضمیر مقدم آجاتی ہی اوسے
اضمار قبل از ذکر کہتے ہین جیسے شعر (عرفی) خمار مستی خود ابغمزۂ تو فروخت + دگر نماند
متاع عیش در دکان نرگس + اس شعر مین ضمیر شین راجع طرف نرگس کے ہی اور لفظ نرگس بعد ضمیر
مذکور کے واقع ہوا ہی ضمیرین دو قسم کی ہوا کرتی ہین ایک ضمیر متصل کہ جو بمنزلہ جزو کلمہ کے ہو
اور خود علیحدہ نہ آسکے جیسے میکند میکنم ضمیر متصل کی بھی دو قسمین ہین ایک مستتر دوم بارز
مستتر اوسکو کہتے ہین کہ فعل مین کوئی حرف واسطے اوس ضمیر کے نہ لایا جاوے اور معنی ضمیر کے

اوس سے مفہوم ہوں جیسے کرد اور گفت کہ کوئی حرف ضمیر متصل نہیں پایا
نہیں جاتا لیکن معنی فاعل واحد غائب کے اوس سے معلوم ہوتے ہیں۔ بارز یعنی
ظاہر اوس ضمیر کو کہتے ہیں کہ جسکے واسطے کوئی حرف یا کلمہ فعل میں زیادہ کیا جائے
کہ جس سے معنی اوس ضمیر کے ظاہر ہوں جیسے کردم و گفتم مگر دی گفتی کہ اول کے
دو صیغوں میں میم واسطے ضمیر واحد متکلم کے لایا گیا ہے۔ اور آخر کے دو صیغوں میں ی
واسطے مخاطب واحد کے لائی گئی ہے۔ دوسری قسم ضمیر منفصل ہے کہ جو خلاف ضمیر متصل کے ہے جیسے من (میں)
تو (تو) ضمیریں مذکورہ بالا خواہ متصل ہوں یا منفصل تین قسم کی ہوتی ہیں ایک فاعلی دوم مفعولی سوم اضافی
ضمیر فاعلی اوسے کہتے ہیں کہ جو ضمیر حالت فاعلی میں واقع ہو یعنی مرجع اوسکا فاعل ہو خواہ یہہ ضمیر متصل
فعل ہو یا منفصل اور ہر ایک قسم ضمیر کے بعنایت واحد و جمع ہونے اور حاضر و غائب و متکلم
ہونے ضمائر کے چھہ چھہ صیغے ہوا کرتے ہیں ۞

مثال ضمائر متصل فاعلی	واحد	جمع	مثال ضمائر منفصل فاعلی	واحد	جمع
متکلم	گفتم (کہا میں نے)	گفتیم (کہا ہم نے)	متکلم	من (میں)	ما (ہم)
حاضر	گفتی (کہا تو نے)	گفتید (کہا تم نے)	حاضر	تو (تو)	شما (تم)
غائب	گفت (کہا اوس نے)	گفتند (کہا اونہوں نے)	غائب	او یا وی (وہ)	اوشان یا ایشان (وہ)

مثالیں ضمیر منفصل کی جملہ میں (وی یا او گفت) اوشان یا ایشان گفتند
(تو گفتی) (شما گفتید) (من گفتم) (ما گفتیم) خاصہ ضمیر منفصل کا یہہ ہے کہ

کلام مین آتی ہی جیسے من عاجزم (مین عاجز ہون ۱۲) اور تنہا جواب استفہام مین بھی مثل اسم کے آتی ہو جیسے کوئی سوال کرے کہ (در خانہ کہ است) (گھر مین کون ہی ۱۲) اور اوسکے جواب مین کوئی کہے کہ (من) اور مثال ضمیر متصل فاعلی سے معلوم ہوتا ہی کہ سواے صیغہ واحد غائب کے باقی اور سب صیغون (مین ۱۲) مین کوئی نہ کوئی لفظ الفاظ مندرجہ ذیل سے ند ی ید م یم فعل مین لگایا گیا ہی جس سے معنی ضمیر کے پیدا ہوئے ہین تو معلوم ہوا کہ دراصل وہ ضمیر فاعلی جو صیغہ واحد غائب مین پائی جاتی ہو وہ ضمیر متصل مستتر فاعلی ہی +

ضمیر مفعولی

ضمیر مفعولی اوسے کہتے ہین کہ جو ضمیر حالت مفعولیت مین واقع ہو یعنی مرجع اوسکا مفعول ہو خواہ یہہ ضمیر متصل ہو یا منفصل +

	مثال ضمیر متصل مفعولی			مثال ضمیر منفصل مفعولی	
	واحد	جمع		واحد	جمع
متکلم	زدم (مارا مجکو)	زدمان (مارا ہمکو)	متکلم	مرا زد (مارا مجکو)	مارا زد (مارا ہمکو)
حاضر	زدت (مارا تجکو)	زدتان (مارا تمکو)	حاضر	ترا زد (مارا تجکو)	شمارا زد (مارا تمکو)
غائب	زدش (مارا اوسکو)	زدشان (مارا اونکو)	غائب	ورا یا ویرا زد (مارا اوسکو)	ایشان را یا اوشان را زد (مارا اونکو)

ضمیر اضافی

ضمیر اضافی اوس ضمیر کو کہتے ہین کہ جو بجاے مضاف الیہ کے واقع ہو خواہ وہ اسم سے متصل ہو یا منفصل +

	مثال ضمیر متصل اضافی			مثال ضمیر منفصل اضافی	
	واحد	جمع		واحد	جمع
متکلم	دلم	*	متکلم	دل من	دل ما
حاضر	دلت	دلتان	حاضر	دل تو	دل شما
غائب	دلش	دل شان	غائب	دل او و دل اوشان	یا ایشان

کبھی ایک فعل کے ساتھہ دو ضمیرین مختلف قسم کی بھی لایا کرتے ہین جیسے گفتمش گفتندش ان افعال مین پہلے ضمیر فاعل کی ہی اور دوسری مفعول کی مثال سعدی کا ۔ تولاے مردانِ آن پاک بوم * برانگیختم خاطر از شام و روم ـ م جب فعل کے ساتھہ آوے تو کبھی علامت ضمیر واحد متکلم متصل فاعلی کا فائدہ دیتا ہی اور کبھی مفعولی کا اور جب اسم کے ساتھہ ترکیب پاتا ہی تو فائدہ ضمیر واحد متکلم اضافی کا دیتا ہی جیسے گفتم زدمم دلم من جب فعل کے ساتھہ آوے تو یہہ ضمیر واحد متکلم منفصل فاعلی کی ہی اور جب اسم کے ساتھہ ترکیب پاوے تو فائدہ ضمیر اضافی واحد متکلم منفصل کا دیتی ہی جیسے من گفتم دل من اور جب ضمیر من کے ساتھہ لفظ را ترکیب پاتا ہی تو بسبب کثرت استعمال کے نون گر جاتا ہی اور لفظ مرا فائدہ ضمیر واحد مفعولی منفصل کا دیتا ہی ما و مایان یہہ لفظ جب فعل کے ساتھہ ترکیب پاتے ہین تو ضمیر جمع متکلم منفصل فاعلی کا فائدہ دیتے ہین اور جب اسم کے ساتھہ ترکیب پاتے ہین تو علامت ضمیر اضافی جمع متکلم منفصل کا فائدہ دیتے ہین جیسے ما میرویم خانہ ما و خانہ مایان اور جب لفظ را

ما کے آخر سے آتے ہین تو ضمیر متصل مفعولی کا فائدہ دیتا ہی جیسے مارا دادہ مارا

۵
یم یہہ ضمیر متصل فاعلی جمع متکلم کی ہی جیسے میرویم

۶
ت جب فعل کے ساتھہ آوے تو علامت ضمیر واحد متصل مخاطب مفعولی کی ہی جیسے گفتمت اور جب اسم کے ساتھہ ترکیب پاوے تو فائدہ ضمیر اضافی واحد مخاطب کا دیتی ہی جیسے دلت۔ تو جب فعل کے ساتھہ آوے تو یہہ ضمیر واحد حاضر متصل فاعلی کا فائدہ دیتی ہی اور جب را اوسکے آخر لاوین تو فائدہ ضمیر مفعولی مخاطب کا دیتی ہی اور اس حال مین واو لفظ تو کا حذف ہو جاتا ہی اور جب یہہ ضمیر اسم کے ساتھہ آتی ہی تو فائدہ ضمیر واحد مخاطب کا دیتی ہی جیسے ترا گفتم زد ترا دل تو

۸
ی جب فعل کے ساتھہ یہہ ضمیر آتی ہی تو فائدہ ضمیر متصل واحد حاضر فاعلی کا دیتی جیسے بردی

۹
ید یہہ ضمیر جمع حاضر متصل فاعلی کی ہی جیسے میروید

تان یہہ علامت فائدہ ضمیر جمع مخاطب متصل مفعولی اور اضافی کا مثل (ت)

۱۱
کے دیتی ہی جیسے زدتان سخن تان۔ شما۔ یہہ لفظ جب فعل کے ساتھہ آوے تو ضمیر جمع مخاطب متصل فاعلی کا فائدہ دیتا ہی اور جب را اوسکے آخر مین زیادہ ہو جاوے تو فائدہ ضمیر جمع مفعولی مخاطب کا دیتا ہی اور جب اسم کے ساتھہ ترکیب پاتا ہی تو

۱۲
فائدہ ضمیر جمع مخاطب اضافی کا دیتا ہی جیسے شما میروید شمارا گفتم دل شما شین جب فعل کے ساتھہ ترکیب پاوے تو ضمیر واحد غائب متصل مفعولی کا فائدہ دیتی ہی اور جب اسم کے ساتھہ آوے تو ضمیر اضافی واحد غائب کا فائدہ دیتی ہی جیسے زدش گفتش سخنش یادش

ند یہہ ضمیر متصل جمع غائب فاعلی کی ہی اور ہمیشہ فعل کے ساتھہ آتی ہی مرغان میپرند

او — وی یہہ ضمیرین جب فعل کے ساتھہ آوین تو فائدہ واحد غائب منفصل فاعلی کا دیتی

ہین جیسے اومی آید اور وی میرود اور جب اونکے آخر زیادہ ہو جاسے تو یہہ علامتین

ضمیر واحد غائب مفعولی منفصل کی ہین جیسے اورا میبرند وی را میبرند اور جب اسم

ساتھہ آوین تو ضمیر واحد منفصل کا فائدہ دیتی ہین جیسے اسپ او وی مکان وی اوشان

ایشان کیفیت انکی مطابق کیفیت او اور وی کے ہی صرف فرق یہہ ہی کہ وہ

ضمیرین واحد کی ہین اور یہہ ضمیرین جمع کی جیسے اوشان می آیند ایشان میرند

اوشان را میبرند ایشان را میبرند اسپ اوشان مکان اوشان +

شان یہہ لفظ جب فعل کے ساتھہ ترکیب پاتا ہی تو فائدہ ضمیر جمع غائب

مفعولی کا دیتا ہی اور جب اسم کے ساتھہ ترکیب پاوے تو ضمیر اضافی جمع غائب

کا فائدہ دیتا ہی جیسے زدشان سخن شان +

یہہ ضمیرین ش ت م ہمیشہ ساکن آیا کرتی ہین اور حروف ماقبل انکا مفتوح

ہوتا ہی اگرچہ متقدمین ان ضمیرون کو کبھی کبھی متحرک بھی لاتے ہین اور متاخرین

کے نزدیک بالکل متروک ہی لیکن جب یہہ ضمائر ایسے کلمہ کے ساتھہ ملحق ہون کہ

جسکے آخر حرف علت ہو تو یہہ ضمائر کبھی موقوف بھی آتے ہین جیسے رویش سے

روش پایش سے پاش اور جب یہہ ضمائر ایسے کلمہ کے ساتھہ ملحق ہون

کہ جسکے آخر حرف ساکن ہو تو واسطے رفع اجتماع ساکنین کے الف یا ہمزہ اوس کلمہ

ضمیر کے لیے آوینگے جیسے ساختہ ات گفتہ ات ساختہ ام گفتہ ام ساختہ اش گفتہ اش اور جب دو ضمیرین باہم ایک فقرہ مین آوین اور مرجع دونون کا ایک ہو لیکن ضمیر دوم اضافی ہو تو ضمیر مذکور کو خود یا خویش یا خویشتن سے تبدیل کر لیتے ہین جیسے اس فقرہ مین ۔ او بخانہ او زید را برد او اول ضمیر فاعلی اور او دوم ضمیر اضافی کا ایک مرجع ہے اس لیئے اس فقرہ کو یون کہینگے او بخانہ خود یا خویش یا خویشتن زید را برد اور تو بخانہ تو برد اسکو یون کہینگے تو بخانہ خود یا خویش یا خویشتن برو من بخانہ من میروم اسکو یون صحیح کرینگے من بخانہ خود یا خویش یا خویشتن میروم اور لفظ خود یا خویش یا خویشتن بمعنی برای خود اور تاکید ضمیر قبل بھی آیا کرتے ہین جیسے ع (سعدی) او خویشتن گم است کرا رہبری کند + من خود حکیمم ـ تو خود دانا ہستی ـ جیسے کہین او خود بخانہ رود تو خود بخانہ رو من خود بخانہ میروم اور الفاظ مندرجہ ذیل قائم مقام ضمائر کے آیا کرتے ہین کبھی بنظر تعظیم کبھی بنظر انکسار اور کبھی بنظر تحقیر اور کبھی بنظر نفرین اور کبھی بنظر ترحم و محبت منجملہ اونکے وہ الفاظ جو بجائے ضمیر متکلم کے بولا کرتے ہین یہہ ہین +

بندہ مخلص فدوی حقیر احقر الناس احقر العباد کمترین خیر طلب خیر خواہ نیازمند عاصی نیاز کیش عقیدت گزین ترنجواہ دعاگو راجی ـ وہ الفاظ جو بجائے ضمیر مخاطب کے بولے جاتے ہین +

جناب حضور خداوند قبلہ من قبلہ و کعبہ ام حضرت پیر و مرشد مولانا

مخدومی مکرمی محبی عزیزی نورچشمی برخوردار دوست وہ الفاظ جو بجاے ضمیر غائب کے استعمال کیئے جاتے ہین +

جناب جناب موصوف جناب ممدوح جناب مومی الیہ جناب محتشم الیہ حضرت ولی نعمت قبلہ قبلہ وکعبہ مومی الیہ شخص مذکور شخص مزبور ۔ شخص مسطور شخص مذکور الصدر مشار الیہ نورچشم قوت بازو +

قسم سوم دربیان اسماے اشارہ

جن اسماسے کسی چیز کی طرف اشارہ کرین اونکو اسماے اشارہ کہتے ہین اور جنکی طرف اشارہ کیا جاتا ہی اونکو مشار الیہ کہتے ہین اور اسنکے لیئے دو لفظ ہین ایک این جس سے قریب کی طرف اشارہ کرتے ہین دوم آن جس سے بعید کے واسطے اشارہ کرتے ہین اور این کی جمع اینان اور آن کی جمع آنان آتی ہی اور خواص انکے مثل ضمائر منفصل کے درباب مرجع وغیرہ کے ہین اور مرجع انکا جائز ہی کہ شی محسوس ہو جیسے این درخت یا غیر محسوس ذہنی جیسے آن خیال این منصوبہ +

قسم چہارم در اسمای موصولہ

اسم موصول وہ اسم ہی کہ جسکے لیئے ایک جملہ بطور صلہ کے آنا ضرور ہی اور اس جملہ مین بیان اوس اسم موصول کا ہوتا ہی ۔ اور فارسی مین درمیان صلہ اور

موصول سے کے کاف صلہ یا تفسیر ضرور آیا کرتا ہی جیسے طفلیکہ دیشب دیدہ بودم امروز
وہ لڑکا جسے مین نے کل دیکھا تھا آج

آمدہ بود اس مثال مین طفلی مع یاے صفت اسم موصول ہی اور کاف صلہ کا ہی اور
آیا ہے تھا ۱۲

دیشب دیدہ بودم یہہ جملہ اوسکا صلہ ہی۔ صلہ جب اسم نکرہ موصول سے ملتا ہی تو کبھی
فائدہ تعریف کا دیتا ہی اور کبھی تخصیص کا جیسا کہ مثال مرقوم الصدر سے واضح ہوا اور
جب صلہ نے فائدہ تعریف یا تخصیص کا دیا تو اسم موصول مع صلہ داخل اقسام معرفہ کیا گیا

پانچوین قسم معرفہ کی معہود ذہنی اور معہود خارجی ہی

معہود اوسکو کہتے ہین جو ایک شی معین اور مقرر ہو اور معہود ذہنی کو جو ذہن
متکلم یا مخاطب مین معلوم اور معین ہو اور کوئی شخص اوس سے واقف نہو جیسے
کوئی کہے (دشمن آتا ہی) اور دشمن سے مراد ایک شخص معین ہو کہ جسے متکلم اور
مخاطب جانتے ہون تو لفظ دشمن اگرچہ نکرہ تھا لیکن بسبب ہونے معہود ذہنی
کے معرفہ ہوگیا ۱۲

اور معہود خارجی وہ کہ بسبب تلمیح یعنی قصہ یا کسی خاص وجہ یا خاص صفت کے
ایسی اوسکے واقفان حال پر شہرت ہو کہ جسکے کہنے سے فوراً وے لوگ اوس
شخص کی ذات خاص کو سمجھ جاوین۔ جیسے لفظ خلیل سے جسکے معنی دوست
کے ہین حضرت ابراہیم پیغمبر سمجھے جاتے ہین اور اصحاب فیل سے جسکے معنی ہاتی
والون کے ہین فوراً ایک قوم خاص سمجھی جاتی ہی کیونکہ اونکے قصص کتب

اسماء مین مفصل مندرج ہین ۔ اتنی ہی لفظ کے کہنے سے اونکی ذات خاص معلوم ہوجاتی ہی ✣

چھٹی قسم معرفہ کی وہ اسم نکرہ ہی کہ جو ان پانچون اقسام مذکورۂ بالا کی طرف مضاف ہو

ظاہر ہی کہ جب کوئی اسم نکرہ علم یا ضمیر یا اسم اشارہ یا اسم موصول کیطرف ہوگا تو وہ بھی معین اور مشخص ہوجائیگا اس لیے اوسپر بھی اطلاق معرفہ کا کیاجائیگا جیسے پسر زید یا غلام عمر اس سے صاف معلوم ہوا کہ اس پسر اور غلام سے علی العموم کوئی لڑکا یا غلام مراد نہین ہی بلکہ وہی لڑکا مراد ہی جو زید کا ہی اور وہی غلام مراد ہی جو عمر کا ہی اور علی ہذا برادر او رہرو اںظرف و ایندہ این سمت و ہمراہی شخصیکہ دیروز آمدہ بود ان اضافتون سے بھی اسم نکرہ مین ایک قسم کی تخصیص ہوگئی ہی

ساتوین قسم معرفہ کی منادی ہی

منادی اوسکو کہتے ہین جسے متکلم آواز دیکر بولاوے یا اپنا اوسے مخاطب کرے جیسے ای زن ای مرد چونکہ بسبب خطاب کے اسم نکرہ مین ایک قسم کی خصوصیت آجاتی ہی اس لیے اوسکو داخل معرفہ کیا گیا اور نہ یہ بھی داخل قسم معرفہ ہی اس لیے کہ اوسکے منادی کو بوجہ حزن یا تاسف یا ملال کے یاد کرتے ہین مگر مراد اوس سے

بھی خطاب ہوتا ہی جیسے وا سے نصیب یعنی ای نصیب تیرے حال پر مین افسوس
کرتا ہون مطلق اسم کی تین قسمین جو اوپر مذکور ہوئی ہین اونمین سے ایک
قسم جامد کا بیان ہو چکا اب قسم دوم مصدر کا بیان ہوتا ہی +

مصدر اوس کلمہ کو کہتے ہین کہ جو کسی شی کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے
اور زمانہ اوس مین نپایا جاوے اور جملہ افعال کی اصل باعتبار اشتقاق ہو اور
علامت اوسکی فارسی مین یہہ ہی کہ آخر مصدر مین لفظ دن یا تن ہو جیسے آمدن (آنا)
وگفتن وکردن ورفتن (کہنا کرنا جانا) اور جس مصدر سے کہ تمام افعال مثل ماضی مضارع حال
وغیرہ کے مشتق ہون اور مستعمل ہون اوسے منصرف کہتے ہین جیسے کردن و
آمدن وغیرہ اور جس مصدر سے بعض صیغے مشتق ہوتے ہون اور بعض
متروک الاستعمال ہون اوسے متقضب یعنی ناتمام کہتے ہین جیسے سُختن بمعنی سمجھنے
کے اور جو مصدر کہ اوسے واضع فارسی نے بنایا ہو جیسے کردن وشدن وگفتن (کرنا جانا کہنا)
اوسے وضعی کہتے ہین اور جو لفظ کہ کسی اور زبان کا ہو اور بتصرف فارسی والون کے
بسبب کمی بیشی بعض الفاظ کے مصدر فارسی بنالیا جاوے تو اوسے جعلی کہتے
ہین جیسے طلب اور فہم الفاظ عربی سے طلبیدن اور فہمیدن مصدر فارسی بنا لیے گئے
اور چر اور چل الفاظ ہندی سے چریدن اور چلیدن مصدر فارسی بنا لیے گئے اور بعض
اوقات امر کے صیغے پر علامت مصدر اضافہ کرنے سے بھی مصدر بنا لیتے ہین اور
ایسے مصدر کو مصدر غیر وضعی یا جعلی کہنا چاہیے جیسے مصدر خفتن اصلی وضعی سے خوابم بنا

اور پھر خواب سے خوابیدن مصدر بنا لیا تو اوسے فرعی یا غیر وضعی یا جعلی کہینگے
مصدر کبھی اسم صفت نہین ہوتا۔ واضح ہو کہ یہانتک دو قسمون اسم کا بیان ہو چکا
اب بیان مشتق قسم سوم اسم کا شروع ہوتا ہی +

در بیان مشتقات

اسم مشتق اوسے کہتے ہین کہ جو لفظ بقاعدہ صرفی مصدر سے بنایا گیا ہو
اور حروف مادہ یعنی اصلی اوس اسم مشتق مین ویسی ہی یا تبدیل ہو کر باقی رہین اور
اوسکی چار قسمین ہین اسم فاعل اسم مفعول اسم حالیہ حاصل بالمصدر +

بیان اسم فاعل

اسم فاعل اوس اسم مشتق کو کہتے ہین کہ جو ایسی ذات پر دلالت کرے
جس سے فعل صادر ہوا ہو یا اوسکی ذات سے قائم ہو جیسے گوینده یہہ لفظ ایسی
ذات پر دلالت کرتا ہی کہ جس سے فعل کہنے کا صادر ہوا اور آینده ایسی ذات
پر دلالت کرتا ہی جسکی ذات سے فعل آنے کا قائم ہی۔ اسم فاعل کی قسمین دو
ہین ایک قیاسی دوسری سماعی قیاسی اوسے کہتے ہین کہ جسکے بنانے مین
قیاس کو دخل ہو اور سماعی وہ جو محض اہل زبان سے سنا گیا ہو اور قیاس کو اوسکے
بنانے مین کچھہ دخل نہو۔ اور طریقہ عام بنانے اسم فاعل قیاسی کا یہہ ہی کہ جب صیغہ
امر حاضر کے آخر بعد دینے کسرہ کے لفظ نده لگاتے ہین تو اسم فاعل بنجاتا ہی جیسے گوی

سے گوینده اور آے سے آینده اور بین سے بیننده اور طریقہ بنانے اسم فاعل سماعی کا یہہ ہی کہ کبھی تو امر حاضر کے آخر الف زیادہ کرنے سے اسم فاعل بنجاتا ہی جیسے دان سے دانا اور بین سے بینا اور کبھی لفظ گار یا ار امر حاضر یا ماضی کے آخر زیادہ کرنے سے اسم فاعل بنجاتا ہی جیسے آمرزگار آمرز سے اور رستگار رست سے اور پروردگار پرورد سے اور نمودار نمود سے اور جو اسم فاعل ترکیبی ہین اونکا بیان موقع پر کیا جاویگا (بیان اسم مفعول) اسم مفعول اوس اسم مشتق کو کہتے ہین کہ جو ایسی ذات پر دلالت کرے جسپر فعل فاعل کا واقع ہو جیسے زده اوس ذات پر دلالت کرتا ہی جسپر فعل زدنکا واقع ہوا تھا اسی طرح دیده و شنیده و کشته و بسته اور قاعده عام اوسکے بنانیکا یہہ ہی کہ جب ہاے ہوز صیغہ ماضی مطلق مین زیادہ کردیتے ہین اسم مفعول بنجاتا ہی جیسے دید سے دیده اور شنید سے شنیده اور کشت سے کشته اور بست سے بسته۔ اور اسم مفعول ترکیبی کا بیان علحده کیا جائیگا

بیان اسم حالیہ

اسم حالیہ اوس مشتق کو کہتے ہین کہ جس سے صدور یا وقوع فعل کا بطور تواتر و استمرار پایا جاتا ہو جیسے سرایان۔ خندان۔

شعر

نو روز شد و فصل بہاران آمد بلبل بچمن نغمہ سرایان آمد اور قاعده اسم حالیہ کے بنانیکا یہہ ہی کہ صیغہ واحد امر حاضر معروف پر الف اور نون زیادہ کردیتے ہین جیسے درخشان اور تابان اور خیزان جو درخش اور تاب اور خیز سے بنا ہی

طلبر ند

طلبر ند

ھو نیز

جواز نیدن بر کرای ... مست ... (marginal handwritten notes)

بیان حاصل مصدر

حاصل مصدر اوس اسم مشتق کو کہتے ہین کہ جو کیفیت معنی مصدر پر دلالت
کرے اور کوئی مشتق اوس سے بنایا جاوے جیسے خوردن سے خورش
حاصل بالمصدر بنا اور یہہ کئی طرح سے بنا کرتا ہی اولا شین ساکن صیغہ امر مین
لگانے اور حرف ماقبل شین کے مکسور کرنے سے جیسے امر حاضر معروف
بین اور دان اور بخش مین بعد دینے کسرہ حرف اخیر کے شین لگایا تو بینش
اور دانش اور بخشش بنگیا دوم کبھی محض صیغہ امر بھی معنی حاصل مصدر دیتا ہی
جیسے سوز اور گداز مثال سے اثی گر یہ آبیاری من کن کہ شمع وار + سوز جگر
گداز دل من ز حد گذشت + سوم صرف صیغہ ماضی بھی کبھی فائدہ حاصل مصدر
کا دیتا ہی جیسے آمد گفت۔ مثال سعدی سے گفت عالم بگوش جان بشنو +
ورنماند بگفتنش کردار + چہارم لفظ ار صیغہ ماضی کے آخر مین زیادہ کرنے سے
حاصل بالمصدر بنجاتا ہی جیسے گفت سے گفتار اور رفت سے رفتار۔ سعدی سے
مزن بی تامل بگفتار دم + نکو گوی گر دیر گوئی چہ غم + پنجم اسم مفعول کے آخر یا معروف
زیادہ کرنے سے بھی حاصل مصدر بنجاتا ہی۔ لیکن جو ہاے ہوز کہ آخر مفعول مین
ہوتی ہی وہ گاف فارسی سے بدل جاتی ہی جیسے سوختہ سے سوختگی ماندہ سے
ماندگی افسردہ سے افسردگی ششم امر حاضر معروف کے آخر اک

کے زیادہ کرنے سے بھی حاصل مصدر بنجاتا ہی جیسے خور سے خوراک پوش سے پوشاک اور کبھی ایک اسم اور صیغہ امر حاضر معروف فائدہ حاصل مصدر بصورت ترکیبی دیتا ہی جیسے قدمبوس بمعنی قدمبوسی +

قاعدہ دربیان جمع بنانے اسمار کے

فارسی مین جمع بنانے اسمار کے دو طریقہ ہین ایک یہہ کہ جو اسم ذوی روح کے مفرد ہون خواہ وہ مذکر ہون یا مؤنث اونکے آخر مین ان زیادہ کردین جیسے پدر سے پدران مادر سے مادران مرغ سے مرغان اور جو ایسے اسم مفرد کے آخر ا یا و آجاوے تو قبل ان کے ی اور زیادہ کردینگے جیسے دانا سے دانایان اور خوشخو سے خوشخویان اور اگر ایسے اسمار کے آخر ہائے مختفی ہووے تو اوس ہ کو گاف کے ساتھہ بدل دینگے جیسے بچہ سے بچگان بندہ سے بندگان دوم یہہ کہ جو اسم غیر ذوی روح کے ہون اونکے آخر مین ہا لگانے سے جمع بنجاتی ہی جیسے دل سے دلہا اور گل سے گلہا۔ اور اگر ایسے اسمار کے آخر ہائے مختفی ہوویگی تو وہ ہ ساقط ہوجاویگی اور کبھی ان قواعد کے خلاف بھی جمع بنجاتی ہی جیسے درخت سے درختان اور اژدر سے اژدرہا سعدی سے برگ درختان سبز در نظر ہوشیار + ہر ورقی دفتر معرفت کردگار + گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد + تو مرو در دہان اژدرہا +

ایک ورق دفتر ہی معرفت حق کا دیکھنے والے کیواسطے ہوشیار کی نظر مین سبز درختون کا ہر پتہ ایک ورق ہی
اگرچہ کوئی بغیر موت کے نہین مریگا لیکن تو اژدہون کے منہ مین مت جا +

دربیان افعال

فعل اوس کلمہ کو کہتے ہین کہ جو معنی مستقل رکھتا ہو اور ایک زمانہ زمانہ ثلثہ ماضی مستقبل حال مین سے اوس مین پایا جاوے اور مصدر سے مشتق ہو اور افعال متصرفہ پانچ قسم کے ہین ماضی مستقبل حال امر نہی

بیان ماضی

ماضی لغت مین گذرے ہوئے کو کہتے ہین اور اصطلاح اہل صرف مین اوس فعل کو کہتے ہین کہ جو زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھے اور طریقہ کلیہ اوسکے اشتقاق کا مصدر سے یہہ ہی کہ نون کو علامت مصدر مین سے حذف کر کے حرف ماقبل کو ساکن کر دین جیسے گفتن سے گفت اور کردن سے کرد اگرچہ جملہ ماضی موقوف الآخر ہوتے ہین لیکن اس قاعدے سے یہہ چار ماضی مستثنٰی ہین اور اُنکے آخر کا حرف ساکن آتا ہی جیسے آمدن سے آمد اور زدن سے زد اور شدن سے شد اور ستدن سے ستد فعل ماضی کی چھہ قسمین ہین ماضی مطلق ماضی قریب ماضی بعید ماضی شکی یا احتمالی اور اِسیکو ماضی استغنائی بھی کہتے ہین ماضی استمراری ماضی تمنائی چنانچہ ماضی مطلق اوسے کہتے ہین کہ اوس سے زمانہ گذشتہ بلا تصریح قریب و بعید کے مفہوم ہو اور طریقہ اوسکے بنانیکا وہی ہی جو اوپر مذکور ہوا یعنی بعد حذف کرنے نون مصدری اور موقوف کرنے

حرف اخیر کے کوئی حرف یا کلمہ بخلاف اور اقسام ماضی کے افزون نہین کیا جاتا ہی جیسے گفتن سے گفت اور شنیدن سے شنید ماضی قریب اوسے کہتے ہین کہ جو ایسے زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھے کہ جو ابھی گذر چکا ہو یعنی زمانہ حال سے متصل ہو اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہہ ہی کہ ماضی مطلق کے آخر ہاے سکتہ زیادہ کرکے لفظ است اور بڑھادین جیسے گفت سے گفتہ است شنید سے شنیدہ است ماضی بعید اوسے کہتے ہین کہ جو ایسے زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھے کہ جسکو گذرے ہوے ایک عرصہ دراز ہوگیا ہو یعنی زمانہ حال سے بہت قبل وقوع مین آیا ہو اور طریقہ اوسکے بنانے کا یہہ ہی کہ ماضی مطلق کے آخر ہاے سکتہ زیادہ کرکے لفظ بود بڑھادین جیسے گفت سے گفتہ بود شنید سے شنیدہ بود ماضی تشکی یا استغنائی اوسے کہتے ہین کہ جس مین ایک قسم کا شک یعنی وقوع فعل پہ اعتماد نہو یا استغنا پایا جاوے اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہہ ہی کہ کہ ماضی مطلق کے آخر ہاے سکتہ زیادہ کرکے لفظ باشد زیادہ کردین جیسے گفت سے گفتہ باشد شنید سے شنیدہ باشد مثال استغنا کی جیسے شعر سعدی ولے سر کزنا در رفتہ باشد + در دام ماندہ باشد صیاد رفتہ باشد + ماضی استمراری اوسے کہتے ہین کہ جس مین ایک قسم کا استمرار یعنی مداومت یا تکرار وقوع فعل پائی جاے اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہہ ہی کہ لفظ می یا ہمی کو ماضی مطلق کے اول زیادہ کردین جیسے گفت سے میگفت اور شنید سے ہمی شنید اگرچہ صیغہ ماضی استمراری

ہی لیکن کبھی کبھی فائدہ تمنا کا بھی دیتا ہی۔ یعنی ایسے فعل کا بھی فائدہ دیتا ہی جو
ہنوز وقوع مین نہین آیا ہو۔ ماضی تمنائی اوسے کہتے ہین کہ جسمین ایک تمنائی
جاوے اور طریقہ اوسکے بنانے کا یہہ ہی کہ حرف یاے مجہول کو آخر مین
ماضی مطلق کے بڑھا دیتے ہین جیسے گفت سے گفتے اور گفتند سے
گفتندے اور گفتم سے گفتمے اور سواے ان تین صیغون واحد غائب
جمع غائب اور واحد متکلم کے اور کسی صیغہ مین یاے تمنائی نہین آتی اور یہہ
صیغہ ماضی تمنائی فائدہ استمرار کا بھی دیتا ہی جیسے معنی گفتے کے درصورت
استمرار یہہ ہونگے کہ کہا کرتا تھا اگرچہ صیغہ ماضی تمنائی ہی لیکن بعض اوقات
فائدہ استمرار کا بھی دیتا ہی جیسے ہرسال دریا بطغیان آمدے وکشت مزارعان
تلف میکرد +

چونکہ زبان فارسی مین مثل عربی صیغہ تثنیہ نہین ہوتا بلکہ صیغہ جمع کا تثنیہ
کے لیئے بھی بولا جاتا ہی اس لیئے باعتبار واحد اور جمع ہونے فاعل متکلم
اور حاضر اور غائب کے ہر ایک ماضی اور نیز جملہ افعال کے چھہ چھہ صیغے ہوتے
ہین جیسے گفتم گفتیم گفتی گفتید گفت گفتند جس طرح کہ ماضی مطلق کے چھہ
صیغہ ہین اسی طرح ہر ایک قسم کے ماضی کے باستثناے ماضی تمنائی چھہ چھہ صیغہ آتے ہین
گفتم یہہ صیغہ واحد متکلم کا ہی اور م اوس مین علامت ضمیر واحد متکلم کی ہی گفتیم یہہ صیغہ جمع
متکلم کا ہی جسکو صیغہ متکلم مع الغیر بھی کہتے ہین اور یم علامت ضمیر جمع متکلم کی ہی گفتی

یہہ صیغہ واحد حاضر مخاطب کا ہی اور ی علامت ضمیر واحد مخاطب یا حاضر کی ہی گفتید

یہہ صیغہ جمع مخاطب یا حاضر کا ہی اور ید علامت ضمیر جمع مخاطب یا حاضر کی ہی گفت

یہہ صیغہ واحد غائب کا ہی اور کوئی علامت ظاہر اسمین فاعلیت کی نہین ہی لیکن

او ضمیر واحد غائب کی اوسمین مستتر ہی گفتند یہہ صیغہ جمع غائب کا ہی اور اند علامت

ضمیر جمع غائب کی ہی جسوقت یہہ ضمائر فعل کے متصل ہوتے ہین اوسوقت الف

اونکے اول سے حذف ہو جاتا ہی لیکن ماضی قریب اور بعید اور شکی مین یہہ الف حذف

نہین ہوتا جیسے شنیدہ است شنیدہ بود شنیدہ باشد اور حال منفصل ضمائر کا پیچھے

بیان ہو چکا ہی لیکن حال مفصل گردان ان افعال کا آیندہ مذکور ہوگا ✦

فعل مضارع

مضارع لغت مین اون دو لڑکون کو کہتے ہین کہ جو ایک دائی کی چھاتی سے

دودھ پیین اور چونکہ فعل مضارع مین بھی دو زمانہ یعنی حال و استقبال کے پائے

جاتے ہین اسلیئے اوسکو بھی اس نام سے موسوم کیا اور جمہور کے نزدیک فعل

مضارع ماضی سے بنا کرتا ہی اور علامت اوسکی یہہ ہی کہ اوسکے آخر دال ساکن آتی ہی

اور فعل مضارع کے بنانیکا کوئی قاعدہ کلیہ نہین ہی اور امتحان اور تلاش سے

معلوم ہوا کہ جو صیغہ مضارع ہوتا ہی اوسکے حرف آخر کے ماقبل ان گیارہ حرفون

مین سے کوئی حرف ہوگا الف خا را زا سین شین فا میم نون واو یا کہ

جنکے مجموعہ سے یہہ فقرہ (شرف آموزی سخن) بنجاتا ہی اور از روے قیاس کے فعل مضارع

ماضی مطلق سے چار طرح پر بناکرتا ہی اوّلاً تبدیل حرف سے خواہ ایک حرف
کے ساتھہ یا دو حرف کے ساتھہ دوم بحذف حرف سوم بزیادتی حرف
چہارم تبدیل کرنے حرکات اور سکنات سے اور مزید بران یہہ قواعد بھی
کلیہ نہین محض سماعی ہین قیاس کو اون مین دخل نہین ہی اور چونکہ اس
وجہہ سے ابتدائی مبتدی کو مضارع بنانے مین دقت معلوم ہوتی ہی اس لیے
بنظر دور کرنے دشواری کے ایک فہرست چند چند صیغہاے مضارع
کی مع صیغہاے ماضی مطلق بمقابل اون حروف کے جو مضارع کے
آخر حرف سے پہلے آتے ہین مع تصریح ہر ایک قاعدہ قیاسی کے
لکھی جاتی ہی +

ماضی کے آخر کا پہلا حرف	تعلیل حرف مذکور کی صیغہ مضارع مین یعنے تبدیل ہوا یا حذف ہوا یا اور کوئی حرف بڑھا	صیغہ ماضی کا جسمین تعلیل ہوئی	صیغہ مضارع کا بعد تعلیل کے	ماضی کے آخر کا پہلا حرف	تعلیل حرف مذکور کی صیغہ مضارع مین یعنے تبدیل ہوا یا حذف ہوا یا اور کوئی حرف بڑھا	صیغہ ماضی کا جسمین تعلیل ہوئی	صیغہ مضارع کا بعد تعلیل کے
الف	ہاے ہوز	داد	دہد	سین مہملہ	ہاے ہوز	کاست جست	کاہد جہد
	حذف	افتاد ایستاد	افتد ایستد		یای تحتانی	پیراست آراست	پیراید آراید
خای معجمہ	زای معجمہ	افروخت سوخت	افروزد سوزد		دو حرف واو و یا	جست شست	جوید شوید
	شین معجمہ	فروخت	فروشد		دو حرف نون و دال	بست پیوست	بندد پیوندد
	لام	گسیخت	گسلد		نون	شکست	شکند
	سین مہملہ	شناخت	شناسد		زای معجمہ در تبدیل الف	برخاست	برخیزد
رای مہملہ	نون	کرد	کند		حذف	زیست گریست	زید گرید
	تبدیل سکون بحرکت	افشرد	افشرد			بایست شایست	باید شاید
زای معجمہ	زیادت نون	زد	زند		لام	گسست	گسلد
فا	بای موحدہ	کوفت یافت	کوبد یابد	شین معجمہ	رای مہملہ	کاشت گذشت	کارد گذارد
	واو	شنفت رفت	شنود رود		دو حرف یا و سین مہملہ	نوشت	نویسد

جو دو تین صیغہ مضارع کے خلاف قواعد مرقومہ بالا جیسے گرفت سے گیرد دیکھنے میں آئے ہین اونکو شاذ و نادر تصور کرنا چاہیئے اور باقی حال اشتقاق چھون صیغون متکلم و حاضر و غائب اور لانے علامات ضمائر مفرد و جمع کا صیغہاے ماضی مطلق پر قیاس کرنا چاہیئے اور حال گردان مضارع کا آیندہ مفصل معلوم ہوگا اور طریقہ بنانے صیغہاے مضارع دوامی کا یہہ ہی کہ ماقبل صیغہ ماضی تمنائی کے لفظ می زیادہ کر دیتے ہین جیسے میشنیدہ باشم میشنیدہ باشیم میشنیدہ باشی میشنیدہ باشید میشنیدہ باشد میشنیدہ باشند

فعل حال

فعل حال اوس فعل کو کہتے ہین جو زمانہ موجودہ سے تعلق رکھے اور طریقہ اوسکے بنانے کا یہہ ہی کہ مضارع کے اول لفظ می یا ہمی زیادہ کر دینے سے صیغہ فعل حال کا بنجاتا ہی جیسے میگویم میگوئیم میگوئی میگوئید میگوید میگویند +

فعل مستقبل

فعل مستقبل اوس فعل کو کہتے ہین جو زمانہ آیندہ سے تعلق رکھے اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہہ ہی کہ لفظ خواہد کو اول مین صیغہ واحد غائب فعل ماضی مطلق کے زیادہ کر دیتے ہین جیسے خواہم شنید خواہیم شنید خواہی شنید خواہید شنید خواہد شنید خواہند شنید فعل مستقبل ضمائر متکلم وغیرہ کے لفظ خواہد مین جو اول زیادہ کیا گیا ہی لگائی جاتی ہین اور صیغہ ماضی بدستور بنا رہتا ہی جیسا کہ مثالون سے بالا واضح ہوتا ہی

در بیان امر و نہی

لغت مین امر کے معنی حکم کرنے اور فرمانے کے ہین اور اسیطرح سے
نہی کے معنی منع کرنے کے ہین اور طریقہ بنانے امر حاضر واحد کا یہہ ہی کہ
دال علامت مضارع کو صیغہ واحد حاضر مضارع مین سے خواہ مضارع مطلق ہو
یا دوامی گرا دیتے ہین جیسے گوید سے گو رود سے رو اور میشود سے شو میباشد سے
میشود ہ باش اور یہی دریا یہ یا بے زائدہ اور بیز زیادہ کر دیتے ہین جیسے بگو
برو و درساز برانگن اور قاعدہ زیادہ کرنے با سے موحدہ کا یہہ ہی کہ جب حرف
ماقبل امر واحد حاضر مضموم ہوتا ہی تو ب کو مضموم لاتے ہین جیسے کن بکن
اور جب مفتوح یا مکسور ہوتا ہی تو مکسور لاتے ہین جیسے رو برو دہ بدہ +
جبکہ لفظ باید صیغہ مضارع مصدر بایستن کسی مصدر کے صیغہ واحد ماضی
مطلق پر آتا ہی تو فائدہ امر کا دیتا ہی جیسے این کار باید کرد این کتاب باید خواند
اور جب میباید صیغہ حال مصدر مذکور کسی صیغہ واحد غائب ماضی مطلق پر آتا ہی
تو فائدہ استمرار معنی مصدر کا دیتا ہی جیسے میباید خواند میباید کرد +
جب لفظ توان صیغہ امر مصدر توانستن کسی صیغہ واحد غائب ماضی مطلق پر
آتا ہی تو یہہ بھی فائدہ امر کا بصورت امکانی دیتا ہی جیسے توان گفت بمعنی کہنا
جب لفظ می صیغہ امر حاضر مطلق پر آتا ہی تو بھی فائدہ تاکید استمرار کا دیتا ہی

جیسے مسکن یعنی کرتا رہ اور صیغہ مضارع غائب اور متکلم کا بعینہ صیغہ غائب اور متکلم
کا ہی لیکن لفظ گو کہ باید کہ واجب کہ لازم کہ مناسب کہ اور علی ہذا اسی قسم کے
اور الفاظ ہم معنی امر متکلم اور غائب پر زیادہ کر دیتے ہین جیسے باید کہ برود باید کہ
بروند باید کہ بروم باید کہ برویم اور طریقہ بنانے نہی کا یہہ ہی کہ میم نہی کا اول مین
صیغہ امر حاضر کے زیادہ کرد و صیغہ نہی بنجا دیگا جیسے رو سے مرو گو سے مگو
اور صیغہ امر غائب و متکلم مین نون نفی زیادہ کرنے سے نہی غائب و متکلم بنجاتا ہی
جیسے باید کہ نبرود باید کہ نبروند باید کہ نبروم باید کہ نبرویم

در بیان فعل لازمی و متعدی

جس فعل کا کہ صرف فاعل کے ملنے سے مطلب پورا ہو جاوے اور ضرورت
مفعول کی نہو ہے اوسے لازمی کہتے ہین جیسے زید آمد عمر خاست اور جو
فعل کہ سوا سے فاعل کے مفعول کی بھی خواہش رکھے اور بے ملنے مفعول
کے مطلب پورا نہو اوسے فعل متعدی کہتے ہین جیسے زد زید عمر را خورد عمر نان را
ان مثالون مین اگر اتنا ہی کہین کہ زد زید اور خورد عمر تو ضرور سننے والا پوچھیگا
کہ زید نے کسکو مارا اور عمر نے کیا چیز کھائی اور مضمون فقرہ کا بالکل ناتمام رہیگا
اور بعض افعال ایسے ہین کہ کبھی استعمال انکا بطور لازمی ہوتا ہی اور کبھی متعدی جیسے تاختن
جسکے معنی دوڑنے اور دوڑانے دونون کے آتے ہین مثال تاختن لازمی

در شہراہِ طلب دو اسپہ میباید تاخت　　　من تاختن شاہسواران دیدم

مثال تاختن متعدی

نہر جا سے مرکب توان تاختن　　　کہ جاہا سپر باید انداختن

اور سوا ے تاختن کے افعال اون مصدرون کے جو ذیل مین لکھے جاتے ہین لازمی اور متعدی دونون آتے ہین گداختن سوختن آموختن افروختن آمیختن بیختن شکستن گسستن آویختن ریختن دوختن گشادن پیوستن پوشیدن افسردن افزودن راندن جہیدن گسیختن

جب چاہین کہ کسی فعل لازمی سے متعدی بنائین تو چاہیے کہ آخر مین امر حاضر فعل لازمی کے الف و نون غنہ یا الف و نون و یاے معروف کو زیادہ کر کے دن کو جو علامت مصدر ہی بعد اسکے زیادہ کر دین مصدر متعدی بنجائیگا جیسے ترس امر حاضر ترسیدن فعل لازمی کا تھا جب اوسکے آخر مین الف و نون اور دن کو زیادہ کیا تو ترساندن مصدر متعدی بنگیا اور خور سے خورانیدن اور دو سے دوانیدن اور بعضے متعدی اس قسم کے ہوتے ہین کہ جو دو دو یا تین تین مفعولون کی خواہش رکھتے ہین جیسے زید اسپ خود را خوید خورانید و زید را احمق دانستم و زید را از عمر یک اشرفی دہانیدم اور بیان اسکا باب نحو مین مفصل آویگا ۔

در بیان معروف و مجہول

معروف اوس فعل کو کہتے ہین کہ جسکا فاعل معلوم ہو جیسے زید گفت و عمر رفت ان دونون مثالون مین گفت اور رفت دونون فعلون کا فاعل زید اور عمر دونون معلوم ہین اور مجہول اوس فعل کو کہتے ہین کہ جسکا فاعل معلوم نہو جیسے زید داده شد عمر کشته شد ان مثالونمین فعل نے یعنی دینے اور مارنیکا کوئی فاعل معلوم نہین ہی یعنی کسنے دیا اور کسنے مارا بلکہ مفعول اون افعال کے جنکو دیا گیا ہی یا جو مارا گیا ہی یعنی زید اور عمر مذکور ہین ایسے فعل کو فعل مجہول اور ایسے مفعول کو مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہین اور طریقہ بنانے فعل ماضی مجہول کا فعل معروف سے یہہ ہی کہ جب ماضی کے آخر مین ہا ساکنہ زیادہ کر کے لفظ شد زیادہ کر دیتے ہین تو ماضی مجہول بنجاتا ہی جیسے گفتہ شد اور جب لفظ شود زیادہ کرتے ہین تو صیغہ مضارع مجہول بنجاتا ہی جیسے گفتہ شود لیکن وہی فعل معروف ہوگا جو اصل مین متعدی ہوگا اور جو فعل لازمی ہوتا ہی وہ متعدی نہین ہوتا ۞

بیان مثبت و منفی

جن افعال کے معنی ہین کرنا ہونا پایا جاتا ہی اونھین مثبت کہتے ہین اور جنمین نکرنا یا نہونا پایا جاتا ہی اونھین منفی کہتے ہین اور طریق مثبت سے منفی بنانیکا یہہ ہی کہ نون نفی کا فعل مثبت پر زیادہ کر دیتے ہین خواہ وہ فعل معروف ہو یا مجہول جیسے گفت سے نگفت اور گفتہ شد سے نگفتہ شد اور گفتہ شود سے نگفتہ شود اور باقی تمام افعال معروف و مجہول مثبت و منفی کا ذکر آگے دفتر دوم مین کیا جاویگا

گردان مصدر ۲۵ لازمی شدن

نام گردان	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
اثبات فعل ماضی مطلق معروف	شد	شدند	شدی	شدید	شدم	شدیم
نفی	نشد	نشدند	نشدی	نشدید	نشدم	نشدیم
اثبات فعل ماضی قریب معروف	شده است	شده اند	شده	شده اید	شده ام	شده ایم
نفی	نشده است نہیں ہوا ہے	نشده اند	نشده	نشده اید	نشده ام	نشده ایم
اثبات فعل ماضی بعید معروف	شده بود	شده بودند	شده بودی	شده بودید	شده بودم	شده بودیم
نفی	نشده بود نہیں ہوا تھا	نشده بودند	نشده بودی	نشده بودید	نشده بودم	نشده بودیم
اثبات فعل ماضی شکی معروف	شده باشد	شده باشند	شده باشی	شده باشید	شده باشم	شده باشیم
نفی	نشده باشد نہ ہوا ہوگا	نشده باشند	نشده باشی	نشده باشید	نشده باشم	نشده باشیم
اثبات فعل ماضی استمراری معروف	میشد همیشد	میشدند همیشدند	میشدی همیشدی	میشدید همیشدید	میشدم همیشدم	میشدیم همیشدیم
نفی	نمی شد وہ نہیں ہوتا تھا	نمی شدند	نمیشدی	نمیشدید	نمیشدم	نمیشدیم
اثبات فعل ماضی تمنی معروف	شدی	شدندی			شدمی	

باسم گردان	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
نفی	نشده است (نہ ہوتا)	نشده اند			نشده ام	
اثبات فعل مضارع معروف	شود	شوند	شوی	شوید	شوم	شویم
نفی	نشود (نہ ہووے)	نشوند	نشوی	نشوید	نشوم	نشویم
اثبات فعل مضارع دوامی معروف	میشده باشد	میشده باشند	میشده باشی	میشده باشید	میشده باشم	میشده باشیم
نفی	نمیشده باشد (نہ ہوتا رہے)	نمیشده باشند	نمیشده باشی	نمیشده باشید	نمیشده باشم	نمیشده باشیم
اثبات فعل حال معروف	میشود همیشود	میشوند همیشوند	میشوی همیشوی	میشوید همیشوید	میشوم همیشوم	میشویم همیشویم
نفی	نمیشود (نہیں ہوتا ہے)	نمیشوند	نمیشوی	نمیشوید	نمیشوم	نمیشویم
اثبات فعل مستقبل معروف	خواهد شد	خواهند شد	خواهی شد	خواهید شد	خواهم شد	خواهیم شد
نفی	نخواهد شد (نہیں ہوگا)	نخواهند شد	نخواهی شد	نخواهید شد	نخواهم شد	نخواهیم شد
اثبات فعل امر حاضر معروف			شو	شوید		
فعل امر غائب معروف	باید که شود	باید که شوند			باید که شوم	باید که شویم

ایام گردان	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
فعل نہی حاضر معروف			مشو	مشوید		
فعل نہی غائب معروف	باید کہ نشود چاہیے کہ نہ ہوا	باید کہ نشوند			باید کہ نشوم	باید کہ نشویم
فعل امر حاضر معروف استمراری			میشو میشده باش	میشوید میشده باشید		
فعل امر غائب معروف واستمراری	باید کہ میشده باشد	باید کہ میشده باشند			باید کہ میشده باشم	باید کہ میشده باشیم
نہی حاضر معروف استمراری			نمیشو نمیشده باش	نمیشوید نمیشده باشید		
نہی غائب معروف استمراری	باید کہ نمیشده باشد	باید کہ نمیشده باشند			باید کہ نمیشده باشم	باید کہ نمیشده باشیم
اسم فاعل	شونده	شوندگان				

گردان مصدر ۳۸ لازمی بودن

نام گردان	صیغهٔ واحد غائب	صیغهٔ جمع غائب	صیغهٔ واحد حاضر	صیغهٔ جمع حاضر	صیغهٔ واحد متکلم	صیغهٔ جمع متکلم
اثبات فعل ماضی مطلق معروف	بود	بودند	بودی	بودید	بودم	بودیم
نفی فعل ماضی مطلق معروف	نبود	نبودند	نبودی	نبودید	نبودم	نبودیم
اثبات فعل ماضی قریب معروف	بوده است	بوده اند	بودهٔ	بوده اید	بوده ام	بوده ایم
نفی فعل ماضی قریب معروف	نبوده است	نبوده اند	نبودهٔ	نبوده آید	نبوده ام	نبوده ایم
اثبات فعل ماضی تشکیکی معروف	بوده باشد	بوده باشند	بوده باشی	بوده باشید	بوده باشم	بوده باشیم
نفی فعل ماضی تشکیکی معروف	نبوده باشد	نبوده باشند	نبوده باشی	نبوده باشید	نبوده باشم	نبوده باشیم
اثبات فعل ماضی استمراری معروف	می بود همیبود	می بودند همیبودند	میبودی همیبودی	میبودید همیبودید	میبودم همیبودم	میبودیم همیبودیم
نفی فعل ماضی استمراری معروف	نمیبود	نمیبودند	نمیبودی	نمیبودید	نمیبودم	نمیبودیم
اثبات فعل ماضی تمنّی معروف	بودے	بودندے			بودمے	
نفی فعل ماضی تمنّی معروف	نبودے	نبودندے			نبودمے	
اثبات فعل مضارع معروف	بود باشد	بوند باشند	باشی	باشید	باشم	باشیم

اسم صیغه	صیغهٔ واحد غائب	صیغهٔ جمع غائب	صیغهٔ واحد حاضر	صیغهٔ جمع حاضر	صیغهٔ واحد متکلم	صیغهٔ جمع متکلم
نفی فعل مضارع معروف	نباشد نبود	نباشند نبوند	نباشی	نباشید	نباشم	نباشیم
اثبات فعل مضارع دوامی معروف	میبوده باشد	میبوده باشند	میبوده باشی	میبوده باشید	میبوده باشم	میبوده باشیم
نفی فعل مضارع دوامی معروف	نمیبوده باشد	نمیبوده باشند	نمیبوده باشی	نمیبوده باشید	نمیبوده باشم	نمیبوده باشیم
اثبات فعل حال معروف	میبود میباشد همیبود	میبوند میباشند همیبوند	میباشی همیباشی	میباشید همیباشید	میباشم همیباشم	میباشیم همیباشیم
نفی فعل حال معروف	نمیباشد نمیبود	نمیباشند نمیبوند	نمیباشی	نمیباشید	نمیباشم	نمیباشیم
اثبات فعل مستقبل معروف	خواهد بود	خواهند بود	خواهی بود	خواهید بود	خواهم بود	خواهیم بود
نفی فعل مستقبل معروف	نخواهد بود	نخواهند بود	نخواهی بود	نخواهید بود	نخواهم بود	نخواهیم بود
فعل امر حاضر معروف			باش	باشید		
فعل امر غائب معروف	باید که باشد باید که بود	باید که باشند باید که بوند			باید که باشم	باید که باشیم
فعل نهی حاضر معروف			مباش	مباشید		
فعل نهی غائب معروف	باید که نباشد باید که نبود	باید که نباشند باید که نبوند			باید که نباشم	باید که نباشیم

اسماء صیغ	صیغهٔ واحد غائب	صیغهٔ جمع غائب	صیغهٔ واحد حاضر	صیغهٔ جمع حاضر	صیغهٔ واحد متکلم	صیغهٔ جمع متکلم
فعل امر حاضر معروف استمراری			بوده باش	بوده باشید		
ایضاً			می‌بوده باش	می‌بوده باشید		
فعل امر غائب معروف استمراری	باید که بوده باشد	باید که بوده باشند			باید که بوده باشم	باید که بوده باشیم
فعل نهی حاضر معروف استمراری			نبوده باش	نبوده باشید		
نهی غائب معروف استمراری	باید که نبوده باشد	باید که نبوده باشند			باید که نبوده باشم	باید که نبوده باشیم
اسم فاعل	باشنده	باشندگان				
گردان مصدر متعدی پرسیدن						
اثبات فعل ماضی مطلق معروف	پرسید	پرسیدند	پرسیدی	پرسیدید	پرسیدم	پرسیدیم
اثبات فعل ماضی مطلق مجهول	پرسیده شد	پرسیده شدند	پرسیده شدی	پرسیده شدید	پرسیده شدم	پرسیده شدیم
نفی فعل ماضی مطلق معروف	نپرسید	نپرسیدند	نپرسیدی	نپرسیدید	نپرسیدم	نپرسیدیم
نفی فعل ماضی مطلق مجهول	نپرسیده شد	نپرسیده شدند	نپرسیده شدی	نپرسیده شدید	نپرسیده شدم	نپرسیده شدیم

نام زمانه	صیغه واحد غائب	صیغه جمع غائب	صیغه واحد حاضر	صیغه جمع حاضر	صیغه واحد متکلم	صیغه جمع متکلم
اثبات فعل ماضی قریب معروف	پرسیده است	پرسیده اند	پرسیده	پرسیده اید	پرسیده ام	پرسیده ایم
اثبات فعل ماضی قریب مجهول	پرسیده شده است	پرسیده شده اند	پرسیده شده	پرسیده شده اید	پرسیده شده ام	پرسیده شده ایم
نفی فعل ماضی قریب معروف	نپرسیده است	نپرسیده اند	نپرسیده	نپرسیده اید	نپرسیده ام	نپرسیده ایم
نفی فعل ماضی قریب مجهول	نپرسیده شده است	نپرسیده شده اند	نپرسیده شده	نپرسیده شده اید	نپرسیده شده ام	نپرسیده شده ایم
اثبات فعل ماضی بعید معروف	پرسیده بود	پرسیده بودند	پرسیده بودی	پرسیده بودید	پرسیده بودم	پرسیده بودیم
اثبات فعل ماضی بعید مجهول	پرسیده شده بود	پرسیده شده بودند	پرسیده شده بودی	پرسیده شده بودید	پرسیده شده بودم	پرسیده شده بودیم
نفی فعل ماضی بعید معروف	نپرسیده بود	نپرسیده بودند	نپرسیده بودی	نپرسیده بودید	نپرسیده بودم	نپرسیده بودیم
نفی فعل ماضی بعید مجهول	نپرسیده شده بود	نپرسیده شده بودند	نپرسیده شده بودی	نپرسیده شده بودید	نپرسیده شده بودم	نپرسیده شده بودیم
اثبات فعل ماضی تمنائی معروف	پرسیده باشد	پرسیده باشند	پرسیده باشی	پرسیده باشید	پرسیده باشم	پرسیده باشیم
اثبات فعل ماضی تمنائی مجهول	پرسیده شده باشد	پرسیده شده باشند	پرسیده شده باشی	پرسیده شده باشید	پرسیده شده باشم	پرسیده شده باشیم
نفی فعل ماضی تمنائی معروف	نپرسیده باشد	نپرسیده باشند	نپرسیده باشی	نپرسیده باشید	نپرسیده باشم	نپرسیده باشیم
نفی فعل ماضی تمنائی مجهول	نپرسیده شده باشد	نپرسیده شده باشند	نپرسیده شده باشی	نپرسیده شده باشید	نپرسیده شده باشم	نپرسیده شده باشیم
اثبات فعل ماضی استمراری معروف	میپرسید همیپرسید	میپرسیدند همیپرسیدند	میپرسیدی همیپرسیدی	میپرسیدید همیپرسیدید	میپرسیدم همیپرسیدم	میپرسیدیم همیپرسیدیم

M. 6.

نام گردان	صیغه واحد غائب	صیغه جمع غائب	صیغه واحد حاضر	صیغه جمع حاضر	صیغه واحد متکلم	صیغه جمع متکلم
اثبات فعل ماضی استمراری مجهول	پرسیده می‌شد	پرسیده می‌شدند	پرسیده می‌شدی	پرسیده می‌شدید	پرسیده می‌شدم	پرسیده می‌شدیم
نفی فعل ماضی استمراری معروف	نمی‌پرسید	نمی‌پرسیدند	نمی‌پرسیدی	نمی‌پرسیدید	نمی‌پرسیدم	نمی‌پرسیدیم
نفی فعل ماضی استمراری مجهول	پرسیده نمی‌شد (نہیں پوچھا جاتا تھا)	پرسیده نمی‌شدند	پرسیده نمی‌شدی	پرسیده نمی‌شدید	پرسیده نمی‌شدم	پرسیده نمی‌شدیم
اثبات فعل ماضی تمنی معروف	پرسیدی	پرسیدندی			پرسیدمی	
اثبات فعل ماضی تمنی مجهول	پرسیده شدی (پوچھا جاتا)	پرسیده شدندی			پرسیده شدمی	
نفی فعل ماضی تمنی معروف	نپرسیدی	نپرسیدندی			نپرسیدمی	
نفی فعل ماضی تمنی مجهول	نپرسیده شدی	نپرسیده شدندی			نپرسیده شدمی	
"	پرسیده نشدی	پرسیده نشدندی			پرسیده نشدمی	
اثبات فعل مضارع معروف	پرسد	پرسند	پرسی	پرسید	پرسم	پرسیم
اثبات فعل مضارع مجهول	پرسیده شود	پرسیده شوند	پرسیده شوی	پرسیده شوید	پرسیده شوم	پرسیده شویم
نفی فعل مضارع معروف	نپرسد	نپرسند	نپرسی	نپرسید	نپرسم	نپرسیم
نفی فعل مضارع مجهول	نپرسیده شود	نپرسیده شوند	نپرسیده شوی	نپرسیده شوید	نپرسیده شوم	نپرسیده شویم
اثبات فعل مضارع دوامی معروف	می‌پرسیده باشد	می‌پرسیده باشند	می‌پرسیده باشی	می‌پرسیده باشید	می‌پرسیده باشم	می‌پرسیده باشیم

بیان صیغها	صیغهٔ واحد غائب	صیغهٔ جمع غائب	صیغهٔ واحد حاضر	صیغهٔ جمع حاضر	صیغهٔ واحد متکلم	صیغهٔ جمع متکلم
نهی غائب مجهول استمراری	بایدکه نمیپرسیده شده باشد	بایدکه نمیپرسیده شده باشند			بایدکه نمیپرسیده شده باشم	بایدکه نمیپرسیده شده باشیم
اسم فاعل	پرسنده	پرسندگان				
اسم مفعول	پرسیده	پرسیدگان				

گردان فعل متعدی دیدن

اثبات فعل ماضی مطلق معروف	دید	دیدند	دیدی	دیدید	دیدم	دیدیم
اثبات فعل ماضی مطلق مجهول	دیده شد	دیده شدند	دیده شدی	دیده شدید	دیده شدم	دیده شدیم
نفی فعل ماضی مطلق معروف	ندید	ندیدند	ندیدی	ندیدید	ندیدم	ندیدیم
نفی فعل ماضی مطلق مجهول	ندیده شد دیده نشد	ندیده شدند دیده نشدند	ندیده شدی دیده نشدی	ندیده شدید دیده نشدید	ندیده شدم دیده نشدم	ندیده شدیم دیده نشدیم
اثبات فعل ماضی قریب معروف	دیده است	دیده اند	دیدهٔ	دیده اید	دیده ام	دیده ایم

نام گردان	صیغه واحد غائب	صیغه جمع غائب	صیغه واحد حاضر	صیغه جمع حاضر	صیغه واحد متکلم	صیغه متکلم مع الغیر
اثبات فعل ماضی قریب مجهول	دیده شده است	دیده شده اند	دیده شده	دیده شده اید	دیده شده ام	دیده شده ایم
نفی فعل ماضی قریب معروف	ندیده است	ندیده اند	ندیده	ندیده اید	ندیده ام	ندیده ایم
نفی فعل ماضی قریب مجهول	ندیده شده است	ندیده شده اند	ندیده شده	ندیده شده اید	ندیده شده ام	ندیده شده ایم
اثبات فعل ماضی بعید معروف	دیده بود	دیده بودند	دیده بودی	دیده بودید	دیده بودم	دیده بودیم
اثبات فعل ماضی بعید مجهول	دیده شده بود	دیده شده بودند	دیده شده بودی	دیده شده بودید	دیده شده بودم	دیده شده بودیم
نفی فعل ماضی بعید معروف	ندیده بود	ندیده بودند	ندیده بودی	ندیده بودید	ندیده بودم	ندیده بودیم
نفی فعل ماضی بعید مجهول	ندیده شده بود	ندیده شده بودند	ندیده شده بودی	ندیده شده بودید	ندیده شده بودم	ندیده شده بودیم
اثبات فعل ماضی تشکی معروف	دیده باشد	دیده باشند	دیده باشی	دیده باشید	دیده باشم	دیده باشیم
اثبات فعل ماضی تشکی مجهول	دیده شده باشد	دیده شده باشند	دیده شده باشی	دیده شده باشید	دیده شده باشم	دیده شده باشیم
نفی فعل ماضی تشکی معروف	ندیده باشد	ندیده باشند	ندیده باشی	ندیده باشید	ندیده باشم	ندیده باشیم

نام گردان	صیغهٔ واحد غائب	صیغهٔ جمع غائب	صیغهٔ واحد حاضر	صیغهٔ جمع حاضر	صیغهٔ واحد متکلم	صیغهٔ جمع متکلم مع الغیر
نفی فعل ماضی تمنّائی مجهول	ندیده باشد	ندیده شده باشند	ندیده شده باشی	ندیده شده باشید	ندیده باشم	ندیده شده باشیم
اثبات فعل ماضی استمراری معروف	میدید همیدید	میدیدند همیدیدند	میدیدی همیدیدی	میدیدید همیدیدید	میدیدم همیدیدم	میدیدیم همیدیدیم
اثبات فعل ماضی استمراری مجهول	دیده میشد میدیده شد	دیده میشدند میدیده شدند	دیده میشدی میدیده شدی	دیده میشدید میدیده شدید	دیده میشدم میدیده شدم	دیده میشدیم میدیده شدیم
نفی فعل ماضی استمراری معروف	نمیدید	نمیدیدند	نمیدیدی	نمیدیدید	نمیدیدم	نمیدیدیم
نفی فعل ماضی استمراری مجهول	ندیده میشد نمیدیده شد	ندیده میشدند نمیدیده شدند	ندیده میشدی نمیدیده شدی	ندیده میشدید نمیدیده شدید	ندیده میشدم نمیدیده شدم	ندیده میشدیم نمیدیده شدیم
اثبات فعل ماضی تمنّی معروف	دیدے	دیدندے			دیدمے	
اثبات فعل ماضی تمنّی مجهول	دیده شدے	دیده شدندے			دیده شدمے	
نفی فعل ماضی تمنّی معروف	ندیدے	ندیدندے			ندیدمے	
نفی فعل ماضی تمنّی مجهول	ندیده شدے	ندیده شدندے			ندیده شدمے	
اثبات فعل مضارع معروف	ببیند	ببینند	ببینی	ببینید	ببینم	ببینیم

دیکھتا تھا وہ ۱۲
دیکھتے تھے وے ۱۲
دیکھتا تھا تو ۱۲
دیکھتے تھے تم ۱۲
دیکھتا تھا میں ۱۲
دیکھتے تھے ہم ۱۲
وہ دیکھتا ۱۲
وے دیکھتے ۱۲
میں دیکھتا ۱۲
وہ دیکھے ۱۲
وے دیکھیں ۱۲
تو دیکھے ۱۲
تم دیکھو ۱۲
میں دیکھوں ۱۲
ہم دیکھیں ۱۲

باب مصدر دیدن	صیغه واحد غائب	صیغه جمع غائب	صیغه واحد حاضر	صیغه جمع حاضر	صیغه واحد متکلم	صیغه جمع متکلم
اثبات فعل مضارع مجهول	دیده شود	دیده شوند	دیده شوی	دیده شوید	دیده شوم	دیده شویم
نفی فعل مضارع معروف	نه بیند	نه بینند	نه بینی	نه بینید	نه بینم	نه بینیم
نفی فعل مضارع مجهول	ندیده شود	ندیده شوند	ندیده شوی	ندیده شوید	ندیده شوم	ندیده شویم
اثبات فعل مضارع دوامی معروف	میدیده باشد	میدیده باشند	میدیده باشی	میدیده باشید	میدیده باشم	میدیده باشیم
اثبات فعل مضارع دوامی مجهول	میدیده شده باشد	میدیده شده باشند	میدیده شده باشی	میدیده شده باشید	میدیده شده باشم	میدیده شده باشیم
نفی فعل مضارع دوامی معروف	نمیدیده باشد	نمیدیده باشند	نمیدیده باشی	نمیدیده باشید	نمیدیده باشم	نمیدیده باشیم
نفی فعل مضارع دوامی مجهول	نمیدیده شده باشد	نمیدیده شده باشند	نمیدیده شده باشی	نمیدیده شده باشید	نمیدیده شده باشم	نمیدیده شده باشیم
اثبات فعل حال معروف	می بیند همی بیند	می بینند همی بینند	می بینی همی بینی	می بینید همی بینید	می بینم همی بینم	می بینیم همی بینیم
اثبات فعل حال مجهول	دیده میشود	دیده میشوند	دیده میشوی	دیده میشوید	دیده میشوم	دیده میشویم
نفی فعل حال معروف	نمی بیند	نمی بینند	نمی بینی	نمی بینید	نمی بینم	نمی بینیم

مصدر دیدن	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
نفی فعل حال مجہول	ندیدہ میشود	ندیدہ میشوند	ندیدہ میشوی	ندیدہ میشوید	ندیدہ میشوم	ندیدہ میشویم
اثبات فعل حال مستقبل معروف	خواہد دید	خواہند دید	خواہی دید	خواہید دید	خواہم دید	خواہیم دید
اثبات فعل مستقبل مجہول	دیدہ خواہد شد	دیدہ خواہند شد	دیدہ خواہی شد	دیدہ خواہید شد	دیدہ خواہم شد	دیدہ خواہیم شد
نفی فعل مستقبل معروف	نخواہد دید	نخواہند دید	نخواہی دید	نخواہید دید	نخواہم دید	نخواہیم دید
نفی فعل مستقبل مجہول	ندیدہ خواہد شد	ندیدہ خواہند شد	ندیدہ خواہی شد	ندیدہ خواہید شد	ندیدہ خواہم شد	ندیدہ خواہیم شد
فعل امر حاضر معروف			ببین بہ بین	ببینید بہ بینید		
فعل امر حاضر مجہول			دیدہ شو	دیدہ شوید		
فعل امر غائب معروف	باید کہ بہ بیند	باید کہ بہ بینند			باید کہ بہ بینم	باید کہ بہ بینیم
فعل امر غائب مجہول	باید کہ دیدہ شود	باید کہ دیدہ شوند			باید کہ دیدہ شوم	باید کہ دیدہ شویم
فعل نہی حاضر معروف			مبین	مبینید		

نام گردان	صیغهٔ واحد غائب	صیغهٔ جمع غائب	صیغهٔ واحد حاضر	صیغهٔ جمع حاضر	صیغهٔ واحد متکلم	صیغهٔ جمع متکلم
فعل نهی حاضر مجهول			دیده مشو	دیده مشوید		
فعل نهی غائب معروف	باید که نه بیند	باید که نه بینند			باید که نه بینم	باید که نه بینیم
فعل نهی غائب مجهول	باید که دیده نشود	باید که دیده نشوند			باید که دیده نشوم	باید که دیده نشویم
فعل امر حاضر معروف استمراری			دیده میباش / میدیده باش	دیده میباشید / میدیده باشید		
فعل امر حاضر مجهول استمراری			دیده شده میباش	دیده شده میباشید		
فعل امر غائب معروف استمراری	باید که میدیده باشد	باید که میدیده باشند			باید که میدیده باشم	باید که میدیده باشیم
فعل امر غائب مجهول استمراری	باید که دیده میشده باشد	باید که دیده میشده باشند			باید که دیده میشده باشم	باید که دیده میشده باشیم
فعل امر غائب مجهول استمراری	باید که میدیده شده باشد	باید که میدیده شده باشند			باید که میدیده شده باشم	باید که میدیده شده باشیم
نهی حاضر معروف استمراری			ندیده میباش	ندیده میباشید		
نهی حاضر مجهول استمراری			ندیده شده میباش / نمیدیده شده باش	ندیده شده میباشید / نمیدیده شده باشید		

له [illegible] عه [illegible] عه [illegible] عه [illegible] عه [illegible] ہ [illegible] ےه [illegible]

اسمای گردان	صیغهٔ واحد غائب	صیغهٔ جمع غائب	صیغهٔ واحد حاضر	صیغهٔ جمع حاضر	صیغهٔ واحد متکلم	صیغهٔ جمع متکلم
نهی غائب معروف استمراری	باید که نمیدیده باشد	باید که نمیدیده باشند			باید که نمیدیده باشم	باید که نمیدیده باشیم
نهی غائب مجهول استمراری	باید که نمیدیده شده باشد	باید که نمیدیده شده باشند			باید که نمیدیده شده باشم	باید که نمیدیده شده باشیم
اسم فاعل	بیننده	بینندگان				
اسم مفعول	دیده	دیدگان				

بیان حرف

حرف اوس کلمہ کو کہتے ہین کہ جسکے معنی مستقل نہون یعنی بلاملانے دوسرے کلمہ کے معنی اوسکے مفہوم نہون اور نہ اوسمین زمانہ پایا جاوے جیسے از اور تا کیونکہ معنی انکے بغیر ملنے کسی اور اسم یا فعل کے اچھی طرح نہین سمجھے جاتے چنانچہ اس مثال مین کہ (از آگرہ تا الہ آباد رفتم) معنی لفظ از کہ مشعر ابتدا کے ہین اور تک جسکے معنی انتہا کے ہین بسبب نہ آنے اسم آگرہ والہ آباد اور فعل رفتم کے اچھی طرح مفہوم نہین ہوتے ہین ۔

بیان اون حرفون کا جو ترکیب کلمات مین اعانت دیتے ہین

حروف عاطفہ ۔ حرف عاطفہ اون حرفونکو کہتے ہین کہ جو درمیان دو کلمون یا دو جملون کے واقع ہون اور اونکو ایک حکم مین شامل کردین اور جو کلمہ اول آوے اوسے معطوف علیہ اور جو کلمہ کہ بعد حرف عاطفہ آوے اوسے معطوف کہتے ہین اور یہہ ۹ حرف عطف کے لئے زبان فارسی مین مروج ہین واو الف ہا نیز یا نیز دیگر دگر ہم نیز جیسے زید و خالد آمد اس مثال مین جو نسبت آنے کی زید کے ساتھہ تھی وہی بسبب حرف عطف کے خالد کے ساتھہ بھی منسوب ہوگئی الف عطف جیسے شتاخیز یعنی سست خیز ہائے عطف جیسے لقمہ گفتہ رفت

ای گفت و رفت پس عاطفہ جیسے زید آمد پس عمر پس عاطفہ جیسے اوّل خالد آمد سپس بکر مثال دیگر و دگر جیسے زید آمد دیگر خالد یا دگر خالد مثال ہم و نیز جیسے آن ہم بدہ و اینہم و آن نیز بدہ و این نیز۔ حرف یا تردید و منافات کے لیئے آتا ہی یعنی جن دو کلمون کے درمیان یہہ حرف آتا ہی اون مین سے ایک کلمہ مراد ہوتا ہی اور دوسرے کی نفی مقصود ہوتی ہی جیسے مر فلان چیز یا قیمت آن پس ظاہر ہی کہ طالب ایک شی طلب کرتا ہی دونون چیزین طلب نہین کرتا یعنی اگر چیز مانگتا ہی تو قیمت سے انکار کرتا ہی مثلاً اگر قیمت مانگتا ہی تو شی سے انکار کرتا ہی۔ حرف بل اور بلکہ اضراب اور ترقی کے لیئے آتا ہی معنی اضراب کے اصطلاح مین یہہ ہین کہ ایک حکم سے اعراض کر کے دوسرے حکم کیطرف انتقال کرنا مثال اضراب جیسے مصرع نظامی؎ ضمیرم نہ زن بلکہ آتش زنست؂ مثال ترقی جیسے پاسے از شب گذشتہ باشد بلکہ نصف شب گذشتہ باشد پس ظاہر ہی کہ گذرنا نصف شب کا بہ نسبت ایک پہر رات کے بدرجہا ترقی رکھتا ہی؂

اور قاعدہ واسطے دریافت کرنے اس امر کے کہ بل اسجگہہ اضراب کے لیئے آیا ہی یا ترقی کے لیئے یہہ ہی کہ جب حکم معطوف اور معطوف علیہ مین تناقض و منافات ہوتی ہی تو فائدہ اضراب کا دیتا ہی جیسا کہ مثال اول سے واضح ہی اور جہان دونون کلمون مین تناقض نہین ہوتا بلکہ توافق ممکن ہی تو وہان فائدہ ترقی کا دیتا ہی جیسا مثال دوم سے روشن ہی؂

حرف گر اگر ار ہرگاہ ہرکہ چون چو جملہ مین شرط کے لیئے آتے ہین

اور منجملہ انکے اگر گر از واسطے شرط امر غیر یقینی کے آتے ہین اور چون چو ہرگاہ
ہرگہ واسطے امر یقینی کے آتے ہین (مثلاً اگر زید بیاید من این کار بکنم چون
اگر زید آوے تو مین اس کام کو کرون ۱۲
آفتاب برآید روز شود پس مثال اول مین آنا زید کا امر یقینی نہین ہی اور مثال دوم
آفتاب نکلے تو دن ہو وے ۱۲
مین نکلنا آفتاب کا امر یقینی ہی حرف الا واسطے دور کرنے شرط کے آتا ہی اور
گرچہ اور اگرچہ وار چہ و ہر چند واسطے مخالفت اور تضاد ہونے جزا کے آتے ہین اور
حرف چہ کہ زیراکہ زیراچہ چراکہ ازین ممر ازین سبب بنابر لہذا تا واسطے بیان
علت کے آتے ہین مگر ان حروف مین سے سوا تا کے جو قبل از جملون علت
و معلول کے آتا ہی سب میان دو جملون کے آیا کرتے ہین جنمین سے ایک جملہ معلول
ہوتا ہی اور دوسرا علت جو جملہ کہ قبل از پانچ حروف اول کے آتا ہی اوسے معلول کہتے ہین
اور جو جملہ کہ بعد اونکے آتا ہی اوسے علت کہتے ہین جیسا کہ ان مثالون سے واضح ہی

از اینجا ؎ پس آیدم	چہ خوف دزدان بود ؎	ان مثالون مین جملہ نمبر اول معلول ہی
ایضاً	یا کہ ؎	اور جملہ نمبر دو علت ہی ۱۲
ایضاً	زیراکہ ؎	
ایضاً	زیراچہ ؎	
ایضاً	چراکہ ؎	

اور باقی چار حرف بھی منجملہ اون نو حرفون کے درمیان دو جملون کے آتے
ہین لیکن جملہ اول علت ہوتا ہی اور جملہ ثانی معلول ÷

آنجا خوف دزدان بود   ازین ممر   واپس آمدم

ایضاً   ازین سبب   ایضاً

ایضاً   بنابرآن   ایضاً

ایضاً   لهذا   ایضاً

ان مثالون مین جملہ نمبر اوّل علت ہی اور جملہ نمبر دو معلول ٭

یہہ حروف استثنا کے سیلیے آتے ہین اِلّا مگر غیر سواے جُز درون برون ورا ٰ ے استثنا کے معنی جماعت مین سے ایک جز کے نکالنے کے ہین - پس جو چیز کہ نکالی جاتی ہی اوسے مستثنیٰ کہتے ہین اور جس جماعت مین سے اوسے نکالتے ہین اوسے مستثنیٰ منہ کہتے ہین جیسے جملہ لشکر آمد اِلّا سپہسالار اس مثال مین سپہسالار مستثنیٰ ہی اور لشکر مستثنیٰ منہ - اور بعض حرفون پر اس مستثنیٰ کے حرف بر یا بے زائدہ بھی اور لایا کرتے ہین جیسے بغیر بجز بدون ماسوا اور ماورا ے اور لاکن لیکن لیک ولیک ولیکن وے بھی فائدہ استثنا کا حروف استثنا کے دیتے ہین اور بعضون کے نزدیک یہہ فائدہ استدراک کا دیتے ہین اور استدراک کے معنی لغت مین پا پہنچنے اور معلوم کرنیکے ہین یعنی جو شبہہ کہ نشا کلام سابق مین واقع ہوا وسے یہہ دفع کر دیتا ہی جیسے بادشاہ آمد ولی وزیرش ہمراہ نبود اس فقرہ مین بادشاہ کی تشریف آوری کے بیان سے شبہہ ہوتا تھا کہ وزیر بھی اوسکا ضرور ہمراہ ہو گا لیکن جب لفظ وے کے ساتھہ فقرہ ثانی وزیرش ہمراہ نبود

بیان کر دیا تو وہ شبہہ اُنکا دفع ہو گیا۔ ای یا آیا الف یہہ حروف ندا کے ہین پہلے
تین حروف تو اسم کے اوّل لگائے جاتے ہین لیکن الف اسم کے آخر لگایا
جاتا ہی اور جس اسم پر کہ یہہ حروف ندا آیا کرتے ہین اوسے منادی کہتے ہین جیسے
ای زید یا خدا آیا قوم ربّنا چہ کہ کیست چیست چرا کجا کی چون چگونہ
کو کدام یہہ حروف واسطے استفہام کے آتے ہین جیسے فلان چہ گفت
در امانت کہ کرد بدست کیست در دست تو چیست دشنام چرا دادی کجا
رفتہ بودی تا کی خواہی آمد حالش چگونہ است عہد جوانی کو از کدام قبیلہ هستی
چو همچنان همچنین چنانچہ مثل همچو مانند پنداری گویا گوئی وار آسا سان
کردار انہ وغیرہ انکو حروف تشبیہ کہتے ہین اور تشبیہ کے معنی مشابہ کرنا
ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھہ۔ جس چیز کے ساتھہ تشبیہ دین اوسے
مشبہ بہ کہتے ہین اور جسے مشابہ کرتے ہین اوسے مشبہ کہتے ہین جیسے
علم مثل آفتابست جہالت مثل ظلمتست ظاہر ہی کہ ان مثالون مین علم کو آفتاب
کے ساتھہ اور جہالت کو تاریکی کے ساتھہ تشبیہ دی ہی تو علم اور جہالت
مشبہ ہین اور آفتاب اور تاریکی مشبہ بہ ہین۔ آیا اور شاید باشد بود یہہ حروف
شک کے ہین جیسے شاید کہ پلنگ خفتہ باشد یا اور ین اور حرف (ہ)
یہہ حروف واسطے نسبت کے آتے ہین جیسے سیم سے سیمین زر سے زرین
شاہانہ جوانانہ یای معروف بھی محض نسبت کا فائدہ دیتی ہی جیسے تکی هندی اور کبھی

لفظ گان بھی انھیں معنی کے واسطے استعمال کیا جاتا ہی جیسے خدایگان
اور شاہگان سہ گان دوگان اور حرف نی بنون مکسور ویاے معروف
فائدہ معنی لیاقت کا دیتا ہی جیسے دادنی کشتنی سوختنی - الا ہان ٭
ہین حروف تنبیہ کے ہین جنکے استعمال سے مخاطب کو ہوشیار اور آگاہ
کرنا منظور ہوتا ہی جیسے سعدی سہ الا تا بغفلت نخسپی کہ نوم ٭ حرام است بر چشم
سالار قوم ٭ اور زہی بھی مرحبا حبذا شاباش واہ واہ یہہ حروف تحسین کے ہین
حرف ندبہ الف ہی کہ جو اسم کے آخر آتا ہی جیسے حسرتا اور وا ہی جو قبل اسم
آیا کرتا ہی وا مصیبتا وا حسرتا اور جب وا اسم کے اول لاتے ہین
تو اوسکے آخر الف بھی ندبہ کا لگا دیتے ہین اور حرف ہاے کو بھی آخر
مین زیادہ کر دیتے ہین جیسے واحسرتاہ واعجباہ - اور حروف نفی سواے
نون کے نی نہ نا بی ہین مثلاً بضرورت ناواقف - کاش
کاشکے حرف تمنا کہلاتے ہین یعنی جن سے شوق اور تمنا دل کی
ظاہر ہوتی ہی جیسے کاش زید آمدے کاشکے عالم شدے - چہ اور چہا
اور اللہ اللہ حروف تعجب کہلاتے ہین جیسے چہ قدرت خداست
(کیا قدرت خدا کی ہی)
چہ مکان عالیشانست - ع اللہ اللہ چہ جای این سخنست ٭
(کیسا مکان عالی شان ہی) (اللہ اللہ کیا محل اس گفتگو کا ہی)

تیسرا باب نحو فارسی کے بیان مین

جن قواعد کے جاننے سے ترتیب کلمات و ترکیب مفردات و مرکبات
کی حقیقت تمام و کمال معلوم ہو سکے اون قاعدون کو قواعد نحو اور اون قاعدون کے
جاننے کو علم نحو کہتے ہین اور غرض اصلی علم نحو سے یہہ ہی کہ کلمات کی ترتیب اور ترکیب
مین خطا نہ واقع ہو اور ہر کلمہ اپنے موقع پر استعمال کیا جاوے تا کہ سننے والے کو اوس کے
سمجھنے مین تردد نہ رہے اور بسہولت کہنے والے کے مطلب کو دریافت کر سکے
واضح ہو کہ لفظ اوس آواز کو کہتے ہین جو آدمی کے منہہ سے نکلے خواہ مہمل ہو
یا معنیدار اور معنی دار کو موضوع کہتے ہین اور بےمعنی کو مہمل ۔ اگر لفظ موضوع کے معنی
با معنی کے معنی بھی مفرد ہون تو اوسے کلمہ کہتے ہین اور یہی کلمہ موضوع علم
صرف کا ہی - اور اگر لفظ واحد کے کئی معنی ہون اور ہر ایک معانی کے لیئے اوسے
واضع نے بنایا ہو تو اوسے لفظ مشترک کہتے ہین جیسے بار جسکے معنی پھل
بوجھہ دخل کے ہین - اور اگر ایک معنی کے لیئے واضع نے اوسے بنایا ہو
اور دوسرے معنی غیر وضعی پر دلالت کرتا ہو تو دیکھینگے کہ یہہ دلالت اوسکی بلحاظ
نقل عوام کے ہی تو اوسے منقول عرفی کہینگے جیسے دابہ کہ اصل مین ہر ایک جانور کو
کہتے ہین جو زمین پر چلے لیکن اب بوجھہ اوٹھانیوالے جانور کو کہتے ہین اور جو
دلالت اوسکی باعتبار واضع شرع ہوگی تو اوسے منقول شرعی کہینگے جیسے صلوۃ کہ

واضع نے اوسکو واسطے معنی دعا و رحمت کے وضع کیا ہی لیکن شرع مین
اسکے معنی ارکان مخصوصہ یعنی نماز کے ہین اور جو دلالت اوسکی باعتبار جماعت
مخصوصہ ہوگی تو اوسے اصطلاحی کہینگے جیسے الفاظ مصطلح علم عروض و نحو وغیرہ
اور جو دلالت اوس لفظ کی معانی ثانی پر بوجہ کسی مشابہت یا مناسبت کے ہوگی تو اوسکے
معنی اول کو حقیقی اور دوم کو مجازی کہینگے جیسے شیر باعتبار شجاعت کسی مرد شجاع
کو کہین اور اگر ایک معنی کیلئے کئی لفظ موضوع ہون تو اونکو مترادف کہتے ہین
اور کلمہ کی تین قسمین ہین اسم فعل حرف پس باعتبار نحو کے اسم کی تعریف
یہہ ہی کہ جو کلمہ صلاحیت مسندالیہ و مسند ہونیکی رکھتا ہو اور اپنے معنی مستقل پر دلالت کرتا
اور کوئی زمانہ نہ پایا جاوے جیسے زید اور فعل اوسے کہتے ہین جو معنی مستقل پر دلالت
کرے اور کوئی زمانہ ازمنہ ثلاثہ سے اوسمین پایا جاوے جیسے ضرب اور حرف
اوسے کہتے ہین جو صلاحیت مسندالیہ اور مسند ہونیکی مطلق بلا آمیزش دوسرے
کلمے کے نہ رکھے اور نہ کوئی زمانہ اوسمین پایا جاوے جیسے از و تا +

موضوع علم نحو کا کلام ہی اور کلام اوسے کہتے ہین کہ جسمین دو کلمے کم سے کم
پائے جاوین اور اوسکی بھی دو قسمین ہین ایک مفید اور ایک غیر مفید اور کلام مفید یا جملہ مفیدہ
اوسے کہتے ہین کہ جسکے کلمون مین اسناد پائی جائے اور اسناد اوس نسبت تامہ کو
کہتے ہین کہ جسکے ہونے سے مضمون ان دو کلمون کا ایسا ہو جاوے کہ سامع کو پورا
مطلب اوسکا سمجھ مین آجاوے اور ضرورت استفسار کسی اور امر کی اوسکے معانی سمجھنے مین باقی نہ رہے

اور اوسکی دو قسمین ہین ایک جملہ بسیط دوسرا جملہ مرکب جملہ بسیط اوسے کہتے ہین کہ
جسمین حرف و کلمہ مع اسناد پائے جائین اور جملہ مرکب اوسے کہتے ہین کہ جو کئی جملون
بسیط سے بنا ہو اور علی ہذا کلام غیر مفید کی بھی دو قسمین ہین ایک کلام غیر مفید بسیط دوم
کلام غیر مفید مرکب بسیط اوسے کہتے ہین کہ جو دو کلمون سے بلا اسناد کے بنا ہو اور
کلام غیر مفید مرکب اوسے کہتے ہین جو کئی کلام غیر مفید بسیط سے مرکب ہو اور کلام مفید
ہی کو جملہ کہتے ہین اور کلام غیر مفید کو مرکب ناقص کہتے ہین ۔ اور کلام مفید بسیط کی
دو قسمین ہین ۔ ایک جملہ اسمیہ دوم جملہ فعلیہ کس لیئے کہ اسناد یا دو اسمون مین ہوا
کرتی ہی یا ایک اسم اور ایک فعل مین مگر اسم و حرف یا فعل و حرف یا حرف و حرف
مین نہین ہوا کرتی ۔ اور کلام غیر مفید بالعموم جملہ نہین ہوتا ہمیشہ جزو جملہ مثل کلمہ کے
ہوا کرتا ہی ۔ اور فائدہ مرکب ناقص کا تعریف و تخصیص و توضیح وغیرہ ہی ۔ اور کلام غیر مفید
کی بہت قسمین ہین ایک اون مین سے مرکب اضافی ہی چنانچہ اصطلاح نحویون مین
اضافت ایک اسم کو دوسرے اسم کیطرف بروجہ تقیید منسوب کرنیکو کہتے ہین +
اضافت کی دس قسمین ہین ۔ تملیکی یہہ اضافت ملک ہی مالک کی طرف
جیسے اسپ زید یہہ اضافت بمعنی لام کے ہی ۔ تخصیصی یہہ اضافت مختص
کی جانب مختص ہی جیسے آئینہ پیل زنگ شتر پوست انار اور اضافت مسبب کی
سبب کی طرف جیسے کشتۂ غم اور اضافت سبب کی طرف مسبب کے جیسے تیغ انتقام
یہہ بھی داخل اضافت تخصیصی اور بمعنی لام کے اسمین بھی پائے جاتے ہین

اور بو علی سینا یعنی بو علی ابن سینا بھی اسی قسم کی اضافت ہی - توضیحی یہہ اضافت موضح کی جانب موضح ہی جیسے شہر بصرہ خطۂ بخارا بادِ شمال روزِ دوشنبہ اور اسکو اضافت عام بسوی خاص بھی کہتے ہین +

بیانی یا تبئینی جسمین حقیقت اور مادہ مضاف معلوم ہووے جیسے دیوارِ گل خاتمِ طلا جامۂ دیبا یہہ اضافت بمعنی از کے ہی - تشبیہی یا مجازی یہہ اضافت مشبہ بہ کی ہی جانب مشبہ کے جیسے دشمن نفس زال دنیا بہار اقبال نرگس چشم - توصیفی یہہ اضافت موصوف کی ہی جانب صفت کے جیسے شمشیرِ تیز اسپ کبود مردِ شجاع +

مجازی یا استعارہ - اس اضافت مین اثبات مضاف کا نسبت مضاف الیہ کے بطور فرضی ہوا کرتا ہی جیسے سرِ ہوش قدمِ فکر +

ظرفی - اِس اضافت مین مظروف مضاف ہوتا ہی اور ظرف مضاف الیہ یا بالعکس جیسے آبِ دریا بادِ صحرا شیشۂ گلاب صندوقِ کتاب +

اقترانی بعضے اسے اضافت بادنیٰ ملابست بھی کہتے ہین اس اضافت مین مضاف مضاف الیہ کے معنی کے ساتھہ اقتران معنوی کہتا ہی جیسے نامۂ عنایت یعنی نامہ کہ مقرون بعنایت ہست دستِ ادب یعنی دست کہ مقرون باد اضافت بادنیٰ ملابست یعنی ایک اسم کو دوسرے اسم کے ساتھہ تھوڑی سی مناسبت سے منسوب کرنا جیسے ایرانِ ما توران شما ظاہر ہی کہ متکلم اور مخاطب

دونون شخص ایران اور توران کے محلون مین رہتے ہونگے لیکن مجازاً با
ملک یا اپنی سکونت کا اطلاق کیا اور مضاف فارسی مین مکسور آتا ہی اور
مضاف الیہ بعد مقدم ہوتا ہی - اور واضح ہو کہ جن کلمات کے آخر الف یا واو آتا ہی اونکے
آخر مین اسکے اظہار کسرۂ اضافت کے لیے یاے تحتانی زائدہ مکسورہ لے آتے ہین
جیسے داناے روزگار دیباے لطیف اور جن کلمات کے آخر ہاے مختفی
ہوتی ہی اوسکو ہمزہ کے ساتھ بدل دیتے ہین جیسے خوشۂ انگور بادۂ صاف
اور جب کہ مضاف الیہ کو مضاف سے مقدم لاتے ہین تو کسرۂ اضافت حذف
ہوجاتا ہی اور اسکو اضافت مقلوب کہتے ہین جیسے اورنگ زیب یعنی زیب اورنگ
نجارپسر یعنی پسر نجار اور علیٰ ہذا نیک مرد جہان پادشاہ گلاب گردون آفتاب
اور چند مقام پر اگرچہ مضاف مضاف الیہ سے مقدم آتا ہی لیکن بسبب کثرت
استعمال یا ضرورت شعری یا غلبۂ اہمیت کے کسرہ جو علامت اضافت ہی محذوف
رہتا ہی اور ایسے حذف کسرہ کو فک اضافت کہتے ہین اور وہ الفاظ یہہ ہین
صاحب قابل دشمن عاشق پسر مالک بن اور اکثر وہ الفاظ کہ جنکے آخر بعد
حرف مدہ نون آوے - اور وہ الفاظ کہ جنکے آخر ہاے مختفی ہو جیسے سرخیل
سرگروہ صاحبغرض صاحبدل قابل تنا دشمن جہا عاشق سخن +

ظہوری

درین انجمن کیست عاشق سخن ۔ کہ عشقی نورزید با شعر من

یعنی اس انجمن مین کون سخن کا عاشق ہی ۔ کہ جسکو میرے شعر کے ساتھ محبت نہو

پسر قصاب — پسر عم

در سینہ ہمہ میکاد لم زخم از دست — ما را بدست اگر پسر عم است

(ترجمہ) وہ پیدا دست کہ جس سے میرا دل ... اگرچہ تیرا چچازاد بھائی ہے تو سہی حقیقی بھائی ہے

مالک رقاب

انوری

جملہ بدین داوری بردر عنقا شدند — کو ست خلیفہ ظہیر داور مالک رقاب

(ترجمہ) جملہ طیور یہ شکایت لیکر عنقا کے دروازہ ... کیونکہ وہ بادشاہ بندگان کا مالک غلامان ہے

بن تغلق

خدایگان عالم محمد شاہ بن تغلق — کہ در بزم جہاندار ہیچ سکندر بیند تن چاکر

(ترجمہ) وہ پادشاہ عرصہ دنیا جسکا نام محمد شاہ اوسکی مجلس حکومت میں سکندر مثل نوکر کے معلوم ہوتا ہے

شبان وادی

انوری

ضمیر من آب آئینہ حیوان — زبان من شبان وادی ایمن

(ترجمہ) دل میرا آب حیات ہے اور زبان میری وادی ایمن کی چرواہا ہے

پردہ کس

مولوی روم

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد — میلش اندر طعنہ پاکان برد

(ترجمہ) اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوتی ہے کہ کسی — تو اوس شخص کے دل میں یہ شوق پیدا ہوتا ہے کہ

اور لفظ اول بعض محل میں مقطوع الاضافت آتا ہے جیسے نظامی فرماتے ہیں ع

چو اول شب آہنگ خواب آورم اور لفظ نیم بالعموم بحذف علامت اضافت یعنی

(ترجمہ) اول شب میں جب میں ارادہ سونیکا کرون

کسرہ استعمال کیا جاتا ہے جیسے نیمروز نیمشب اور لفظ پس اور ولی بھی

کبھی بحذف کسرۂ اضافت مستعمل ہوتے ہیں جیسے پس فردا پس ماندہ پس خوردہ

پس آئینہ پس نگاہ ولیعہد ولی نعمت اور بھی بہت مضاف و مضاف الیہ ہیں کہ جن میں

کسرۂ علامت اضافت محذوف ہوتا ہی جیسے مرغابی گلنار بستانسرا جانۂ غوک
تزین قائم مقام اور جب کوئی اسم ضمیر متصل کی طرف مضاف ہووے
جیسے غلامم غلامت غلامش گل شان ایسی صورتون مین ہمیشہ فک
اضافت کرنا لازم ہی۔ اور جو اسم کہ ایسے اسما کی طرف مضاف ہون کہ جنکے
ماقبل الف ممدودہ مثل آب یا مقصورہ مثل ایزد آتا ہی وہان بھی فک اضافت عموما
جائز ہی جیسے سیلاب اور بنام ایزد نظامی ع چو ایزد من نعمتی در فزود + سپاس
ایزدم چون نباید نمود۔ اور جب کبھی حرف آ مابین مضاف الیہ مقدم اور مضاف کے
آجاتا ہی وہان بھی حذف کسرہ جائز ہی جیسے ع ربودہ نوشندگان شکیب۔
یعنی ربود شکیب نوشندگان ع کسان انشد ناوک اندر حریر۔ یعنی ناوک آن کسان
در حریر رفت۔ اور کبھی اضافت مستوی مین یعنی جبکہ مضاف مقدم ہو مضاف الیہ پر
وہان بھی حرف از درمیان آجاتا ہی تو کسرۂ اضافت محذوف ہو جاتا ہی جیسے
انگشتری از طلا یعنی انگشتری طلا اور بعض اوقات بلا اضافت کے بھی کسرہ زائد
لے آتے ہین جیسے ظہوری ع زہی قصر قدرش در تماشا + سر بر پشت عقل ورنت بالا
اور جب کئی اسم بواسطہ حرف عطف کے ایک مضاف الیہ کیطرف مضاف ہون تو اون مین سے
پچھلا اسم جو مضاف الیہ سے متصل ہی مکسور ہوگا اور باقی سب کے آخر ضمہ ہوگا جیسے
شتر و اسب و پیل ملک اور علی ہذا القیاس جب کئی اسم بواسطہ حرف عطف کے ایک
اسم کی طرف مضاف الیہ ہون تو سب مضاف الیہ کے آخر ضمہ ہوگا لیکن پچھلا مضاف الیہ

ساکن الآخر ہوگا جیسے اجتماع ماہ ومہر و مشتری اور اگر کئی اسمون مین توالی ضافت ہو یعنی پہلا اسم دوسرے اسم کیطرف اور دوسرا تیسرے کیطرف اور تیسرا چوتھے کیطرف مضاف ہو اور علیٰ ہذا تو ایسی صورت مین آخر کا مضاف تو موقوف الآخر ہوگا اور باقی سب مضاف الیہون کے آخر کسرہ ہوگا جیسے شہرۂ عدل نائب وزیر پادشاہ روم ایک ان مین سے مرکب توصیفی ہی ؛

بیان ترکیب توصیفی

جب ایک اسم دوسرے اسم کے وصف کو بیان کرے خواہ وہ وصف اچھا ہو یا برا تو جس اسم کا وصف بیان ہوتا ہی اوسے موصوف اور جو اسم وصف بیان کرتا ہی اوسے صفت کہتے ہین جیسے مرد شجاع اسمین مرد موصوف ہی اور شجاع صفت عموماً اسماے صفت فارسی مین اون اسما کے بعد آتے ہین کہ جنکی صفت بیان کرنی منظور ہوتی ہی اور اون اسماے موصوف کو کسرۂ اضافت دیتے ہین جیسے مرد نیک مردان نیک اور اسم صفت کے بلحاظ مراتب ترقی معنی وصفی تین درجے ہوتے ہین ایک درجۂ ادنیٰ - جیسے شیرین دوم درجۂ وسطیٰ جو ادنیٰ درجہ سے کسی قدر زیادہ فائدہ وصفیت کا دیتا ہو جیسے شیرین تر سوم درجۂ اعلیٰ جو سب سے زیادہ معنی وصفیت کا فائدہ دیتا ہو - جیسے شیرین ترین جسکو عربی مین فعل التفضیل کہتے ہین جیسے حسن سے احسن جسطرح الفاظ فارسی مین حروف

مدارج تفضیل لگائے جاتے ہین اسیطرح الفاظ عربی مین بھی بطریق فارسی
فارسی والے حروف مدارج تفضیل لگا دیتے ہین جیسے غنی سے غنی تر غنی ترین
اور سوائے اس طریقہ کے ایک اور بھی طریقہ پیدا کرنے معانی صیغۂ تفضیل کا ہی
جیسے این یا آن اور لفظ بہ یا خوب یا خراب یا بد وغیرہ فارسی والے قبل لفظ از کے
(یعنی اس سے بہتر ۱۲)
لے آتے ہین جیسا مثال مذکورہ سے واضح ہی اسی طرح زید خراب از عمر است و
(عمر سے زید خراب ہی ۱۲)
عمر خوب از خالد ست اور کبھی ان الفاظ ذیل سے بھی تفضیل کا فائدہ حاصل ہوتا ہی
(خالد سے عمر خوب ہی ۱۲)
خیلی بسیار نیک جیسے (زید خوبست زید بسیار خوبست) (زید بدست - زید
نیک بدست) (زید خوبست - زید خیلی خوبست) اور جیسے کہ ایک اسم صفت
بطور صفت کے آتا ہی اسی طرح بعض بعض مرکب غیر مفید بھی جو دو اسم سے
مرکب ہون بجائے صفت کے مستعمل ہوتے ہین جیسے شاہزادہ پری خصائل
ماہرو سیمبر شکرلب شیردل اور اسیطرح وہ مرکب کہ جو ایک اسم اور ایک صفت
سے ترکیب پاوین وہ بھی بطور صفت لائے جاتے ہین جیسے خوش آواز خوشخو
نیکنام بدنہاد اور علی ہذا جملہ مرکب غیر مفید جو فائدہ فاعلیت یا مفعولیت کا دیتے
ہین بطور صفت لائے جاتے ہین جیسے گلفشان جہان آرا روح افزا
جانفزا سرافراز ظلمت زدا راحت بخش کامیاب اور اسیطرح سے وہ مرکب
غیر مفید جو اسم اور حرف یا فعل اور حرف سے ترکیب پاتے ہین فائدہ صفت کا
بخشتے ہین جیسے کم عقل ہمخانہ زرین دہلوی ہفتم سالانہ دانا بینا

دادنی کشتنی ہما آسا ماہ فش دانشور گنجور خوابناک - اور جب موصوف صفت سے پہلے آتا ہی تو اوسے صفت مستوی کہتے ہین اور ایسی صورت مین جب چند صفتین ایک موصوف کے لیئے لائی جاتی ہین تو پچھلی صفت موقوف الآخر ہوتی ہی اور باقی مضموم الآخر ہوتی ہین اور جب صفت موصوف سے مقدم آتی ہی تو جیسے اضافت مقلوب مین کسرۂ اضافت دور ہو جاتا ہی اسیطرح یہان بھی کسرۂ موصوف حذف ہو جاتا ہی جیسے دانشمند وزیر ایک اونمین سے مرکب جالیہ ہی +

بیان ترکیب حالیہ

جو اسم کہ کیفیت یا حالت یا وضع فاعل یا مفعول کی بیان کرے اوسے حال اور جسکی حالت بیان کیجاوے اوسے ذوالحال کہتے ہین جیسے زید را خندان دیدم اسمین زید ذوالحال ہی اور خندان حال اور ایک اونمین سے ترکیب صلہ موصول ہی +

بیان ترکیب صلہ موصول

اگرچہ پہلے باب صرف مین اسکا بیان ہو چکا ہی لیکن یہان بھی بنظر توضیح مقام لکھا جاتا ہی صلہ وہ جملہ صفت ہی کہ جس سے موصوف کے احوال کی توضیح ہو اور اس صورت مین صفت کو صلہ اور موصوف کو موصول کہین تو بجا ہی اور اس ترکیب صلہ موصول مین ضرور ہی کہ صفت جملہ تام ہو اور اسمین ایک ضمیر موصول کیطرف راجع ہو اور اوس جملہ کے سرے پر کاف بیانیہ یا لفظ چہ لگا ہو اور اس کاف کو کاف صلہ یا کاف جملہ کہتے ہین +

اسماے موصولہ واسطے انسان کے یہہ ہین آنکہ آنانکہ ہرآنکہ ہرکہ
اور واسطے اون اشیاے غیر ذی روح کے آنچہ ہرآنچہ ہرچہ اور یا مجہول
آخر اسم نکرہ مین کہ بعد اوسکے کاف ہووے جیسے کسیکہ شخصیکہ امریکہ چیزیکہ واسطے
صلہ کے آتی ہی اور علیٰ ہذا القیاس اسم نکرہ بعد اسم اشارہ آن کہ بعد اوسکے
کاف صلہ ہو واقع ہووے تو فائدہ موصول کا دیتا ہی جیسے شعر **سعدی**
ہر آنکس کہ در بند حرص اوفتاد + دہد خرمن زندگانی بباد + اور جو ضمیر
جملہ صلہ مین موصول کیطرف عائد ہوتی ہی کبھی ضمیر فاعل ہوتی ہی اور کبھی ضمیر مفعول اور کبھی مبتدا
اور کبھی مضاف الیہ اور وہ ضمیرین جب موصول اونکی قائم مقام اونکے ہوجاتی ہین تو وہ
ضمائر جوازاً حذف ہوجاتے ہین اور راے علامت اضافت اور مفعول موصول کے
ساتھ ملحق ہوجاتے ہین مثال ضمیر فاعل **سعدی** کسیکآتش ظلم زد در جہان
برآورد ازاہل عالم فغان + (ترکیب) کس موصول ی علامت موصول کاف
صلہ آتش مضاف ظلم مضاف الیہ زد فعل ضمیر فاعل اوسمین مستتر راجع طرف اسم موصول
کے اور وہی ضمیر فاعل فعل ہی مضاف الیہ اپنے مضاف سے ملکر مفعول ہوا
در جار جہان مجرور جار مجرور سے ملکر متعلق فعل زد کا ہوا فعل فاعل مفعول کے ساتھ ملکر
جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول کا ہوا موصول صلہ سے ملکر مبتدا ہوا اور مصرع ثانی اوسکی
خبر ہی مثال ضمیر صلہ کی کہ جو مبتدا محذوف جملہ صلہ ہی آنکہ ستمگار ست گنہگار ست
اصل اوسکی یہہ ہی کہ آنکہ او ستمگار ست - یعنی وہ آدمی جو ظالم ہی گنہگار ہی

آن اسم اشارہ موصول کاف صلہ لفظ آن موصول قائم مقام لفظ او مبتدا ہے
محذوف جملہ صلہ او ستمگار خبر است حرف رابطہ۔ مبتدا خبر کے ساتھ ملکر جملہ اسمیہ
ہوکر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ سے ملکر مبتدا ہوا اور گنہگار است اوسکی خبر
ہے۔ مثال ضمیر صلہ کہ جو جملۂ صلہ مین مضاف الیہ ہے اور محذوف ہے شعر سعدی
کسی را کہ اقبال باشد غلام * بود میل خاطر بطاعت مدام * اصل اوسکی یہہ ہے
کہ کسیکہ اقبال غلام او باشد کسی اسم موصول کاف صلہ باشد فعل ناقص کہ اسم و خبر
کو چاہتا ہے۔ اقبال اسم اوسکا۔ غلام مضاف و ضمیر او محذوف مضاف الیہ
راجع جانب کس اور اس ضمیر او کو حذف کرکے را علامت اضافت کو بسبب فاصلہ
کے اوسکے موصول کے آخر مین ملحق کیا۔ مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر فعل
ناقص مذکور کی ہوئی۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملۂ فعلیہ و بقول جملہ اسمیہ
ہوکر صلہ موصول کا ہوا۔ صلہ اپنے موصول سے ملکر مبتدا ہوا اور مصرع ثانی اوسکی
خبر ہے۔ مثال ضمیر صلہ کہ جو جملۂ صلہ مین مفعول ہے اور محذوف ہے شعر ؎ آنرا کہ
فلک بمسند عشق نشاند * خاک در دوست را بالین میخواند * اصل اوسکی یہہ ہے
آنکہ فلک او را بمسند عشق نشاند آن اسم موصول کاف حرف صلہ نشاند فعل فلک
فاعل او مفعول را علامت مفعول را او ضمیر کو جو مفعول ہے حذف کرکے موصول کو
قائم مقام اوسکے گردانا اور را کو کہ علامت مفعول کی ہے اوسکے آخر مین ملحق کیا با حرف جار مسند مضاف
عشق مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے ملکر جار مجرور کا ہوا جار مجرور سے ملکر متعلق

فعل کا ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ
موصول کا ہوا۔ موصول صلہ سے ملکر مبتدا ہوا اور مصرعۂ ثانی اوسکی خبر ہی +
فائدہ ۔ موصول صلہ سے ملکر ہمیشہ حکم ایک کلمہ کا رکھتا ہی اس سے کبھی
مبتدا ہوتا ہی مثال اوسکی اوپر گذری اور کبھی فاعل جیسے آمد کسیکہ دشمن منست
یعنی آیا وہ شخص کہ دشمن میرا ہی اور کبھی مفعول جیسے یافتم آن راکہ میجستم یعنی اوس
شخص کو مین سے پالیا جسکو مین ڈھونڈھتا تھا۔ اور کبھی مضاف الیہ جیسے
یافتم غلام آنکہ نامش زید ست یعنی مین سنے اوس شخص کے غلام کو جسکا نام
زید ہی پالیا اور کبھی خبر جیسے پادشاہ کیست کہ عادلست یعنی بادشاہ وہ ہی
کہ عادل ہی ایک اون مین سے ترکیب بدل و مبدل منہ ہی +

بیان ترکیب بدل و مبدل منہ

اور یہہ نام اوس ترکیب کا ہی کہ اول کوئی اسم یا اسما بطور صفت یا تعریف
کے بیان کرین اور بعد اوسکے دوسرا اسم کہ جسکا مصداق وہی ہو جو پہلے اسم
کا ہو تو اوس پہلے اسم کو مبدل منہ کہتے ہین اور دوسرے اسم کو بدل جیسے
مولانا فخر الدین و مولانا نظام الدین ہمین مولانا جسکے معنی ہمارے سردار کے
ہین بصورت ترکیب اضافی مبدل منہ ہی اور فخر الدین اور نظام الدین جو اسم علم ہین
یہہ اونکے بدل ہین اور ظاہر ہو کہ مولانا کا مصداق اس عبارت مین اونہی ذات پر ہوتا ہی

جیسے کہ فخر الدین ملقب نظام الدین کا ہوتا ہی اور علی ہذا وہ اسماء جو بطور القاب یا نعت
یا منقبت کے تحریر ہوا کرتے ہین اور بعد اونکے نام ممدوح کا مذکور ہوتا ہی وہ بھی
مبدل منہ ہوا کرتے ہین اور وہ نام بدل ہوتا ہی +

بدل کی چار قسمین ہین - ایک بدل کل - دوم بدل بعض - سوم
بدل اشتمال چہارم بدل غلط - بدل کل وہ ہی کہ کل مفہوم مبدل منہ کا مطابق
کل مفہوم بدل کے ہو جیسے اورنگ زیب عالمگیر - یہان اورنگ زیب اوسی
شخص کی ذات پر صادق آتا ہی جسپر عالمگیر صادق آتا ہی - اور بدل بعض وہ ہی کہ
مصداق بدل جزو مصداق مبدل منہ پر دلالت کرے جیسے بریدہ شد باغ میوہ
معنی
او یہان باغ مبدل منہ ہی اور میوہ جو جزو مصداق باغ ہی وہ اوسکا بدل واقع ہوا ہی
اور بدل اشتمال وہ ہی کہ بدل مبدل منہ کی کسی شی متعلق کا مصداق ہو جیسے ترقی
بگرفت ملک و دولت او - یہان ملک مبدل منہ ہی اور دولت جو متعلق ملک ہی وہ
ملک نے پائی یعنی اسکی دولت نے
بدل ہی اور بدل غلط وہ ہی کہ متکلم کوئی اسم بجاے دوسرے اسم کے غلطی سے
کہہ جاے جیسے بمشہد میروم بشیراز اس سے معلوم ہوا کہ مشہد مبدل منہ ہی اور
مشہد کو جاتا ہون نہین شیراز کو
شیراز اوسکا بدل غلط لیکن اتفاق سے متکلم بجاے شیراز سبقت لسانی سے مشہد
کہہ گیا تھا اس لیئے اوسکو بدل غلط کہتے ہین +

ازانجملہ ترکیب اسمیہ کی ایک وہ ترکیب ہی کہ جو اسم ایسے لفظ کے ساتھ مرکب ہو
کہ جو ہم معنی لفظ رنگ ہو جیسے سبز رنگ گلرنگ گلگون لالہ فام زرد فام سیہ چردہ یعنی سیاہ فام

ازانجملہ ایک مرکب تمیزی ہی۔ مرکب تمیزی اوسے کہتے ہین کہ جو دو اسم جامد سے مرکب ہو اور ایک اسم جامد دوسرے اسم جامد کے ابہام و شک کو رفع کرے اور یہہ ابہام بیشتر اعداد و کیل یعنی پیمانہ اور مقادیر مین ہوتا ہی جیسے دو درہم سہ اسپ چہار کس یک من شہد نیم تولہ نقرہ سہ ذرعہ کمخواب دو پیمانہ آب یک ظرف دوغ ان مثالون مین اسم دو و سہ و چہار و یک من وغیرہ اسم ممیز و مبہم ہین اور درہم اور اسپ اور کس اور شہد وغیرہ اونکی تمیز ہین +

ازانجملہ ایک وہ مرکب ہی جو اسم اشارہ اور اسم مشار الیہ سے ترکیب پاوے جیسے این جہان اور آن زمان +

ازانجملہ ایک وہ ترکیب اسم جامد ہی جو اوسی اسم کی تکرار سے حاصل ہو اور فائدہ کثرت کا دے جیسے کوہ کوہ ہامون ہامون دریا دریا صحرا صحرا۔ یا وہی اسم جامد کسی اسم عدد سے ترکیب پاکر معنی کثرت کے دے جیسے یکسر یک عالم یا کسی اور اسم سے مثل کل یا تمام وغیرہ کے ترکیب پاکر فائدہ تاکید و حصر وغیرہ کا دے جیسے تمام لشکر آمد جملہ زر تقسیم شد کل زمین آباد شد ان جملون مین تمام و جملہ و کل الفاظ تاکید و حصر ہین اور لشکر اور زر اور زمین مؤکد ہین +

ازانجملہ ایک ترکیب عطفی ہی۔ ترکیب عطفی وہ ہی کہ کئی چیزین بواسطہ حرف عطف جمع ہون جیسے زید و بکر و عمر را ملاقات کردم یا بواسطہ حرف تردید ایک کی تردید ہو جیسے زید یا بکر را چیزی دادم مثال اوّل مین تینون جمع ہین یعنی زید بکر عمر تینون سے ملاقات

ہوئی اور مثال ثانی مین تردید ہی یعنی اگر کوئی چیز زید کو دی ہی تو بکر کو نہین دی اور اگر بکر کو دی ہی تو زید کو نہین دی - اور ترکیب اعدادی بھی داخل قسم ترکیب عطفی کے ہی جیسے یازدہ دوازدہ بست و یک وسی و دو وغیرہ - طریقہ اونکے بنانیکا یہہ ہی کہ جب ایک اسم عدد دوسرے اسم عدد کے ساتھہ ترکیب پاتا ہی تو حرف عطف کو کبھی حذف کر دیتے ہین جیسے ہفتدہ و چہاردہ و ہشتدہ اور کبھی حرف ان کو بجاے حرف عطف بڑھا دیتے ہین جیسے دوازدہ اور کبھی بمطابق حرکت ماقبل کے اوس الف آخر کو واو کے ساتھہ یا یا کے ساتھہ تبدیل کر کے حرف یا حروف آخر کلمہ اول کو حذف کر دیتے ہین جیسے نوزدہ سیزدہ شانزدہ یازدہ اور ہشتدہ بتبدیل لہجہ ہیزدہ کہتے ہین اور بعضے بنظر فصاحت شانزدہ اور یازدہ مین نون زیادہ کر کے شانزدہ اور یانزدہ کہتے ہین اور ایک سے تا دہ اور باقی سب قسمین دہائی کی مثلاً بست وسی و چہل و پنجاہ و شصت و ہفتاد و ہشتاد و نود تا صد داخل مفردات ہین اور بست کے اوپر بست و یک وسی و دو مین واو عاطفہ مذکور ہوا کرتا ہی - اور ایک ترکیب اتصالی ہی ترکیب اتصالی اوسے کہتے ہین جو دو اسم متجانس بواسطہ حرف اتصال کے ملکر ایک واحد کے حکم مین ہو جائین جیسے لبالب و شباشب نوع بنوع تازہ بتازہ رنگارنگ اور ایک ترکیب امتزاجی ہی ترکیب امتزاجی اوسے کہتے ہین جو دو اسم ملکر نام کسی شی یا آدمی کا بنجائین جیسے شمس الدین بدرالدین اور ایک ترکیب نسبتی یا تشبیہی ہی جیسے سرو قامت خورشید لقا ماہرو بیضا ضیا یعنی قامت ہمچو سرو لقا ہمچو خورشید رو ہمچو ماہ

ضیا ہجو بضیا ایسے مرکبات مین اسم دوم کو مشبہ اور اسم اول کو مشبہ بہ کہتے ہین اور
لفظ تشبیہ یعنی ہجو محذوف ہتا ہی دوسرے وہ مرکبات غیر مفید ہین جو ترکیب فعل و
حرف سے حاصل ہون جیسے اناو بینا وصیغہ امر دان اور بین سے زیادتی حرف
الف کے مرکب ہوئے ہین اور ایسی ترکیب کو ترکیب فاعلی کہتے ہین تیسرے وہ مرکبات
غیر مفید ہین جو اسم و حرف سے حاصل ہون اور اونکی بہت اقسام ہین اول وہ تین
وہ مرکبات ہین جو فائدہ معنی فاعلیت کا دیتے ہین جیسے آہنگر جو اسم آہن اور ملنے
حرف گر سے فائدہ معنی فاعلیت کا دیتا ہی اور علی ہذا ستمگار جو اسم ستم اور حرف گار
سے ملکر معنی فاعلیت کے دیتا ہی دوم وہ کہ جو فائدہ معنی نسبت کا دیتے ہین جیسے
زرین سیمین ہندی کابلی خدایگان گردگان یگان دوگان مغاک ماہانہ سالانہ
ان مثالون مین ایک اسم ہی اور ایک حرف جیسے زرین مین ین ہندی مین ی
خدایگان مین گان مغاک مین ک سالانہ مین انہ پس یہہ اسما ان حروف سے
ملکر فائدہ نسبت کا دیتے ہین۔ سوم وہ جو فائدہ لیاقت و سزاواری کا دیتے ہین
جیسے دادنی کشتنی شاہوار یعنی لائق دینے اور لائق مارڈالنے اور لائق شاہ کے
یہہ مرکبات دراصل مصدر دادن اور کشتن سے بعد اضافہ حرف یا معرف کے بنے ہین
اور شاہوار لفظ شاہ اور وار حرف تشبیہ سے بنا ہی۔ چہارم وہ جو فائدہ تشبیہ کا دین اور
حروف تشبیہ مع مثال کے بیان کیئے جاتے ہین جیسے مان حرف تشبیہ سے لفظ
آسمان بنا اور سان سے شیرسان اور وان سے پہلوان اور آسا سے ہما آسا

اور وار سے ہ فش اور فش سے پری فش اور وش سے حوروش اور دیس سے حوردیس مثل حور اور وار سے
پریوار اور وند سے پولادوند اور آوند سے خویشاوند۔ پنجم وہ جو فائدہ محافظت
اور نگہبانی کا دیتے ہین جیسے ساربان دربان فیلبان۔ چنانچہ ان مثالون مین
حرف بان نے اسم کے ساتھہ ترکیب پاکر فائدہ محافظت کا دیا ہی۔ ششم وہ جو فائدہ
خداوندی اور صاحبی کا دیتے ہین جیسے خردمند ہوشمند دانشور گنجور ظاہر ہی کہ ان
مثالون مین ایک ایک اسم ہی جو حرف مند اور ور کے ساتھہ ترکیب پانے سے
فائدہ صاحبیت یا مالکیت کا دیتا ہی۔ ہفتم وہ جو فائدہ مشارکت کا دیتے ہین جیسے
ہمراہ ہمدل ہمراز ان مثالون مین حرف ہم اسم کے ساتھہ ملکر فائدہ مشارکت کا دیتا ہی
ہشتم وہ جو فائدہ تصغیر کا دیتے ہین جیسے طفلک دخترک باغچہ دیگچہ مشکیزہ دوشیزہ
مشکیزہ اصل مین مشکیچہ تھا جیم فارسی کو زاے معجمہ سے بدل لیا ہی۔ نہم وہ مرکب جو حروف
اتصافی سے ملکر فائدہ اتصاف یعنی صفت کا دیتے ہین جیسے ناک سے خوابناک
آگین سے طرب آگین گین سے غمگین سار سے شرمسار وار سے سوارہ۔ دہم وہ
جو حروف ظرفیت سے ملکر فائدہ ظرفیت کا دیتے ہین جیسے سار سے نمکسار
کوہسار لاخ سے سنگلاخ زار سے گلزار ستان سے گلستان بوستان دان سے
نمکدان آبدان کدہ سے میکدہ بار سے دریابار رودبار مان سے خانمان
وند سے آوند۔ یہہ دس اقسام اوس مرکب غیر مفید کی ہین جو اسم اور حرف کی ترکیب
پایا ہی۔ ازانجملہ ایک ترکیب اشتقاقی ہی اور یہہ وہ ترکیب ہی کہ ایک مجموعہ مین کوئی

جاوے تو اوس مجموعہ کو مستثنیٰ منہ اور اوس چیز کو مستثنیٰ کہتے ہین اور مستثنیٰ بعد لفظ استثنا
کے واقع ہوتا ہی اور ہمیشہ مستثنیٰ حکم مستثنیٰ منہ مین داخل ہی اور لفظ استثنا فارسی مین مگر
اور جز و او ر الا وغیرہ ہی جیسے ہمہ قوم آمد الا زید تو قوم مستثنیٰ منہ ہی زید اوسمین داخل تھا مگر
لفظ الا سے مستثنیٰ ہوا اس معلوم ہوا کہ ساری قوم سے ملاقات ہوئی مگر زید سے کہ اوس قوم مین
داخل تھا ملاقات نہوئی ترکیب یہہ ہی آمد فعل ہمہ قوم مستثنیٰ منہ۔ الا حرف استثنا زید مستثنیٰ
مستثنیٰ مستثنیٰ منہ سے ملکر فاعل ہوا فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔
استثنا کی دو قسمین ہین ایک استثنای متصل دوم استثنای منفصل۔ استثنای متصل اوسے
کہتے ہین کہ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی جنس مین سے ہو جیسے قوم آمد مگر زید یہان معلوم
ہوتا ہی کہ زید اوسی قوم کا ایک شخص ہی اور استثنای منفصل اوسے کہتے ہین کہ مستثنیٰ
مستثنیٰ منہ کی قسم مین داخل نہو جیسے کہین کہ بادشاہ خلعت فرمود مگر جاگیر تو معلوم ہوا
کہ خلعت جاگیر کا ہمجنس نہین ہی اور اقسام غیر مفید مین سے ایک مرکب ہی جو اسم
یا اسما فعل کے ساتھ مرکب ہوا اور یہہ مرکب اکثر فائدہ فاعلیت کا دیتا ہی جیسے
شکرامش گلچین روزنامہ نویس قاعدہ یہہ ہی کہ جب اسم جامد امر حاضر کے ساتھ ترکیب
پاتا ہی تب تو کبھی فائدہ فاعلیت کا دیتا ہی اور کبھی مفعولیت کا دیتا ہی جیسے دلپذیر اور کبھی مصدر کا دیتا ہی
جیسے قدمبوس یعنی قدمبوسی اور کبھی فائدہ اسم آلہ کا دیتا ہی جیسے قلمزن قطرگیر جاروب
بادکش اور کبھی ظرف کا دیتا ہی جیسے زیرانداز یہہ سب کلمات داخل قسم مفرد ہین اور کلام
غیر مفید مرکب اوسے کہتے ہین کہ جو کئی کلام غیر مفید سے مرکب ہو جیسے ترکیب اضافی

اور توصیفی سے مثلاً اسپ مشکین شاہ اور علیٰ ہذا دو یا تین یا زیادہ مرکب غیر مفید بسیط

سے بنا ہو جیسے پسر زید سلیم الطبع مراد خان یہان تین ترکیبین ناقصہ ہین یعنی بعد
(مشکین گھوڑا بادشاہ کا ۱۲) (مراد خان زید کا سلیم الطبع بیٹا ۱۲)

ترکیب اضافی و وصفی مبدل منہ و بدل ہی اور قاتل خونریز خنجر بکف یہان بعد ترکیب

وصفی کے حال و ذوالحال زید پسر رستم انگھر دکا رست غول سواران از زمان تا کسی

کسی بنجر اوشادان و فرحان بمیرفت بعد ترکیب وصفی و اضافی کے موصول صلہ ظرف مکانی

و زمانی و مستثنیٰ و مستثنیٰ منہ و حال و ذوالحال مرکب عطفی ہی +

یہانتک بیان اون مرکبات غیر مفید کا ہوا جو خود بلا تعلق دیگرے صلاحیت فاعل یا مفعول

یا مبتدا یا خبر وغیرہ ہونیکی رکھتے ہین لیکن ایک مرکب غیر مفید وہ ہین جو خود صلاحیت فاعل

وغیرہ ہونے کی نہین رکھتے لیکن اسم فاعل یا مفعول یا مصدر کے ساتھہ متعلق ہو کر

اس قسم کی صلاحیت پیدا کر لیتے ہین اور بیشتر فعل کے ساتھہ متعلق ہو کر فائدہ ظرفیت

یا آلیت یا اتصال وغیرہ کا دیتے ہین چنانچہ ایسے مرکبات کو عربی مین جار مجرور کہتے ہین +

واضح ہو کہ جسطرح سے عربی مین حرف جارہ اسما پر آتے ہین اور اونکو جار و مجرور اسما کو

مجرور کہتے ہین اسیطرح اونکے ترجمہ کو فارسی مین حروف جارہ کہتے ہین اور حروف

جارہ بارہ ہین برائے بہر ر۱ بمعنی برائے اور ان تینون پر از زائدہ بھی آتی ہی جیسے

از برائے خدا از بہر خدا و لا ۳ بہ لی تو خبر اس لفظ پر کبھی بائے ۴ زائدہ بھی آتی ہی

جیسے بخبر من ۵ چو ۶ چون ۷ کہ بمعنی تشبیہ ہی ۸ با ۹ بے ۱۰ مو ۱۱ جز ۱۲ و ۱۳ اندر ۱۴ بر ۱۵ از ۱۶ تا ۱۷ با ۱۸ یا

بمعنی برائے اور جار مجرور ہمیشہ فعل یا شبہ فعل سے متعلق ہوتا ہی اور شبہ فعل اسم مصدر

اسم فاعل یا اسم مفعول کا نام ہی جیسے آمدم برای تو و دیدم خبر تو و نظر کردم در کار
و زید نویسندہ است بقلم خود و زید در خانہ است آمدم فعل با فاعل و برای جار و تو مجرور
جار مجرور سے ملکر متعلق فعل کا ہوا فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا اور
ترکیب نظر کردم در کار سے کی یہہ ہی کہ کردم فعل با فاعل نظر مفعول و در جار کار
مجرور جار مجرور ملکر متعلق فعل کا ہوا فعل فاعل مفعول و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا اور
ترکیب زید نویسندہ است بقلم خود کی یہہ ہی کہ زید مبتدا اور نویسندہ خبر است حرف ربط
نشان جملہ اسمیہ با جار قلم مجرور جار مجرور سے ملکر متعلق شبہ فعل یعنی نویسندہ کا ہوا مبتدا
خبر و متعلق سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

واضح ہو کہ جار مجرور سے ملکر ہمیشہ سوا سے متعلق ہونیکے لیاقت فاعل مفعول یا خبر
یا مبتدا ہونیکی نہیں رکھتا اور جہان کوئی فعل یا شبہ فعل موجود نہو وہان فعل یا شبہ فعل
مقدر مانا جاتا ہی جیسے زید در خانہ است زید مبتدا در جار خانہ مجرور جار مجرور سے ملکر
متعلق موجود شبہ فعل محذوف کا ہوا اور است حرف ربط جار مجرور متعلق موجود ہوکر خبر
مبتدا کی ہوا مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا اور جار و مجرور جس فعل سے متعلق ہوتا ہی ہمیشہ اوس
جار و مجرور و فعل کے معنی باہم مربوط ہوتے ہین لہذا اگر فعل یا شبہ فعل ظاہر مین موجود نہون
یا موجود ہون مگر معنی جار و مجرور کے اونسے ربط نہ رکھتے ہون تو اسصورت مین دوسرا فعل یا شبہ فعل تلاش کرنا
ضرور ہوتا ہی اور مخفی نرہے کہ کبھی چو اور چون مثل کے معنی مین آتا ہی اور مثل اسم کے معنی ہوکر
خبر واقع ہوتا ہی اور اس صورت مین حرف جارہ مین نہین شمار کیا جاتا جیسے زید چون شیر است +

یہانتک بیان مرکب غیر مفید کا ہوا اور اب یہان سے بیان مرکب مفید و جملہ کا
کیا جاتا ہی۔ اور چونکہ ترکیب جملہ کی یا دو اسمون سے ہوا کرتی ہی یا ایک اسم اور ایک
فعل سے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہی اس لیئے قبل از بیان جملہ و مرکب مفید بیان فعل
اور فاعل و مفعول وغیرہ کا کیا جاتا ہی

بیان فعل

جو کلمہ صلاحیت مسند ہونیکی رکھے اور معنی مستقل پر دلالت کرے اور تین
زمانون مین سے کوئی زمانہ اوسکے ساتھہ پایا جاوے اوسے فعل کہتے ہین اور
فعل باعتبار اقتضاے فاعل و مفعول دو قسم کا ہوتا ہی ایک لازمی دوم متعدی لازمی وہ
ہی کہ تنہا فاعل پر تمام ہو جاے اور مفعول کا محتاج نہو جیسے من رفتم و او آمد
و زید نشست و خالد برخاست ان مثالون مین من اور او اور زید اور خالد
مسند الیہ یعنی فاعل ہین اور رفتم اور آمد اور نشست اور رفت فعل لازمی مسند ہین
یعنی بدون مفعول کے صرف فاعل پر تمام ہو جاتے ہین۔ اور متعدی اوس فعل کو کہتے ہین
کہ فاعل سے گذر کر مفعول تک پونہچے جیسے گفتم ترا گفتم فعل با فاعل ہی اور ترا
مفعول بہ ہی۔ زد زید عمر را زد فعل زید فاعل عمر مفعول بہ را علامت مفعول۔ اور
یہہ بات صرف فعل متعدی معروف مین ہوتی ہی اور فعل مجہول مین فاعل نامعلوم ہوتا ہی
اور مفعول بہ فاعل کا قائم مقام ہو کر فعل کا مسند الیہ ہو جاتا ہی اور یہی باعث فاعل کی ضمیر
متصل بھی اوسکے واسطے آتی ہی جیسے من گفتہ شدم و تو خواندہ شدی و طعام خوردہ شد
"مین کہا گیا" "تو بلایا گیا" "کھانا کھایا گیا"

در سخن گفته شد عربی مین اسی مفعول کو جو فاعل کے قائم مقام ہوجاتا ہی مفعول مالم یسم
(بات کہی گئی)
فاعلہ کہتے ہین اور علامت بھی ویسے فاعل کی ہوتی ہی ؛

فعل متعدی معروف بھی آتا ہی اور مجہول بھی اور فعل لازمی صرف معروف آتا ہی مجہول
نہین آتا۔ اور فعل متعدی کبھی ایک مفعول کو چاہتا ہی جیسے مثال اوسکی اوپر گذری
اور کبھی دو مفعول کو جیسے فقیر را زر دادم (فقیر کو زر دیا مین نے) اور جب فعل متعدی بیک مفعول مجہول بنایا جاے
تو مفعول مسند الیہ ہوجاتا ہی اور فعل مجہول مسند جیسے زید گفته شد (زید کہا گیا) زید یہان مسند الیہ ہی
اور گفته شد مسند۔ اور جب فعل متعدی بدو مفعول مجہول بنایا جاتا ہی تو ایسی صورت
مین ایک مفعول اون دو مفعولون مین سے جو قابل اسناد ہوتا ہی وہ مسند الیہ اور
دوسرا مفعول لشمول فعل مسند بہ تصور کیا جاتا ہی جیسے فقیر زر داده شد (فقیر کو زر دیا گیا) یہان فقیر مسند
الیہ ہی اور زر داده شد مسند ہی۔ متعدی بدو مفعول سے مراد یہہ ہی کہ معنی فعل کے
بغیر ملنے دونون مفعولون سے کے تمام نہوون۔ اور قاعدہ شناخت افعال متعدی بیک
مفعول و دو مفعول کا یہہ ہی کہ جو افعال جوارح ہین وہ صرف ایک مفعول کو چاہتے ہین
اور جو افعال عطا و تعلق و فہم و جعل ہین وہ ضرورت دو مفعول کی رکھتے ہین اور افعال
جوارح وہ ہین کہ اعضاے بدن سے تعلق رکھتے ہین جیسے بستن و زدن
و نوشتن و خوردن و شنیدن وغیرہ۔ اور افعال عطا وہ ہین کہ افادۂ افاضت
یعنی فایدہ دہنی عادۃ رکھتے ہین جیسے دادن و بخشیدن و آموختن اور افعال تعلق
اونکو کہتے ہین کہ جو کہنے اور فہمایش کرنے سے تعلق رکھتے ہین جیسے گفتن و خواندن و سپردن

اور افعال فہم وہ ہین کہ جو علم و ادراک سے علاقہ رکھتے ہین جیسے دانستن و انگاشتن
و فہمیدن و شمردن ۔ افعال جعل وہ ہین کہ جو صنعت اور تغیر اور تبدیل سے علاقہ رکھتے
ہین جیسے ساختن کردن نمودن اور گردانیدن ۔ اور کبھی وہ فعل جو دو مفعول
چاہتے ہین ایک مفعول پر بھی اکتفا کرتے ہین جیسے خطا کردم ۔ اور بعض افعال
متعدی تین مفعول کی خواہش رکھتے ہین جیسے آگاہانیدم زید را عمر نادان او ر بعض
ترجمہ مین نے زید کو عمر کی جہالت سے مطلع
مصدر ایسے بھی ہین کہ لازمی اور متعدی دونون طرح پر مستعمل ہوئے ہین جیسے خلتن آموختن
اور تفصیل اس قسم کے مصدرون کی باب صرف مین گذری اور منجملہ اقسام فعل کے
ایک قسم کے وہ افعال لازمی ناقصہ ہوتے ہین کہ نہ خواہش فاعل رکھتے ہین نہ مفعول بلکہ
بجاے فاعل کے اسم اور بجاے مفعول کے خبر کو چاہتے ہین جیسے بودن و شدن
اور انھین کے معنیون مین گشتن و گردیدن ہین اور ہست و نیست بھی افعال ناقصہ مین
سے ہین ۔ اور جو لوگ وجود جملہ اسمیہ کے زبان فارسی مین قائل ہین وہ اس ہست کو
حرف الرابطہ مابین مبتدا و خبر کے کہتے ہین اور ہست در اصل افعال تامہ مین سے
ہی یعنی اسم و خبر کو نہین چاہتا مگر جب کبھی ہست فعل ناقص کے معنی مین مستعمل ہوتا ہی تو وہ
بھی فعل ناقص کہلاتا ہی جیسے زید توانگر شد و زید توانگر گشت و زید توانگر گردید و
زید توانگر ہست و زید دانا بود و زید دانا ہست و زید دانا نیست ان سب مثالون مین
زید اسم ہی اور توانگر اور دانا خبر اور شد اور گشت اور گردید اور ہست اور بود اور ہست
اور نیست افعال ناقصہ ہین اور سب فعلون کی طرح ہست و نیست اور ہست کے بھی چھ چھ صیغہ

مستعمل ہین مثال ہست ہستند ہستی ہستید ہستم ہستیم نیست نیستند نیستی نیستید
نیستم نیستیم است اند ای اید ام ایم ✲

بیان فاعل

تعریف فاعل کی بموجب بیان نحو کے یہہ ہی کہ جس سے فعل صادر ہو یا اوسکی
ذات سے قائم ہو یعنی فعل کے صدور یا قیام کی نسبت اوسکی طرف کیجاے اور
کہا جاے کہ فعل اوسکی ذات سے قائم ہی یا اوس سے صادر ہوا ہی اور اسناد فعل کے یہی معنی ہین ✲
فاعل اور اسم فاعل مین فرق یہہ ہی کہ فاعل مسند الیہ یا محکوم علیہ فعل کا ہوتا ہی اور
اسم فاعل وہ اسم مشتق ہی جو ہر فاعل فعل پر اوس مصدر کے جس سے وہ اسم فاعل مشتق
ہوا ہی دلالت کرے مثلاً زید آمد و عمر خواہد آمد و بکر نمی آید ان مثالون مین زید عمر بکر تینون
فاعل ہین کیونکہ فعل آمدن کا اونکی ذات سے قائم ہی اور آمدن کی اسناد اونکی
طرف ثابت و متحقق ہی اور اسم فاعل اوس فعل کا لفظ آینده ہی ان افعال کے
ہر ایک فاعل پر یعنی زید و عمر و بکر پر برابر صادق آتا ہی خود لفظ آینده فاعل اون
افعال کا نہین ہی فارسی مین فاعل کوئی علامت ظاہری نہین رکھتا صرف اقتضاے مقام
اور معنی عبارت اور ترکیب نحوی سے دریافت ہوجاتا ہی اور فاعل کبھی فعل سے مقدم
آتا ہی اور کبھی موخر۔ اور کبھی فاعل اپنے فعل سے فاصلہ پر واقع ہوتا ہی اور کبھی بلا فاصلہ مثلاً
زید آمد اس مثال مین فاعل مقدم متصل ہی اور زد زید بکر را اس مثال مین فاعل موخر متصل ہی اور
مثال فاعل مقدم بفاصلہ کی یہہ ہی سعدی این دو چیزم برگناه انگیختند ✲ بخت نافرجام

ورعقل ناتمام + مثال فاعل مؤخر بفاصلہ عرفی خمار مستی خود را بغمزہ تو فروخت + دگر نماند
متاع عیش در دکان نرگس + ہر فعل مین کوئی ضمیر مستتر یا بارز ضرور رہتی ہی اگر فاعل فعل کے بعد متصل
واقع ہو تو ضرورت ضمیر کی نہین ہوتی باقی تینون صورتون مین ہمیشہ ضمیر قائم مقام فاعل ہو کر مرجع
اوسکا مسند الیہ حقیقی فعل مذکور کا ہوتا ہی چنانچہ آخر کی دونون مثالون سے یہہ بات ظاہر ہی اور اخیر کی مثال مین فاعل
بعد فعل کے بفاصلہ واقع ہوا ہی اور اضمار قبل از ذکر عربی مین جائز نہین اور فارسی مین اکثر ہوتا ہی

بیان مفعول

مفعول چار قسم کا ہوتا ہی مفعول بہ مفعول مطلق مفعول فیہ مفعول لہ
مفعول بہ وہ ہی جسپر فعل فاعل کا واقع ہو جیسے زد زید عمرو را و داد زید بکر را و زید طعام خورد
ان مثالون مین عمرو اور بکر اور طعام مفعول بہ ہین کیونکہ اونپر فعل واقع ہوا اور را علامت
مفعول بہ کی ہی لیکن اکثر مفعول بہ بلا علامت آتا ہی اور مثل فاعل کبھی فعل سے
مقدم آتا ہی اور کبھی موخر اور بمقتضاے مقام اور ترکیب نحوی کے فاعل و مفعول مین تمیز
حاصل ہوتی ہی اور جہان مفعول بہ انسان ہوتا ہی وہان را اکثر آتا ہی چنانچہ اوپر کی
مثالون سے ظاہر ہی۔ منادی اور مندوب اور تحذیر مین فعل مفعول بہ کا ہمیشہ محذوف
رہتا ہی جیسے ای زید و دریغا زید۔ یہان حرف ندا و ندبہ یعنی ای اور الف دریغا بجای میخوانم
و میگریم فعل محذوف کے ہین اور منادی اور مندوب اونکے مفعول بہ ہین اور بیان
حرف ندا و ندبہ کا باب صرف مین مفصل بیان ہو چکا۔ تحذیر کے معنی لغت مین ترسانیدن
یعنی ڈرانے کے ہین اور اصطلاح مین اوس کلمہ کا نام ہی کہ مخاطب کو ڈرانے اور ہوشیار کرنے

کے واسطے مکرر کہا جاوے مثلاً دزد دزد یا مار مار یعنی چور چور یا سانپ سانپ
معنی اسکے یہہ ہوئے کہ جدا کن نفس خود را و دزد را و نفس خود را و مار را یہان فعل مع فاعل
محذوف ہی اور مکرر آنا اسم تحذیر کا یہی دلیل اسکی ہی کہ فعل اُس مفعول بہ کا مع فاعل محذوف ہی

بیان مفعول مطلق

جو مصدر یا حاصل مصدر یا مرادف اوس مصدر کا کہ بجاے مفعول اپنے فعل کے
واقع ہو اوسکا نام مفعول مطلق ہی اور مفعول مطلق سے فائدہ تاکید اور بیان نوع اور
وضع فاعل کا حاصل ہوتا ہی مثلاً نشستم نشست علما یعنی بیٹھا مین بیٹھنا علما کا
یا نشست علما کی یعنی عالمون کی وضع پر بیٹھا اور کبھی واسطے شمار کے آتا ہی جیسے
نشستم نشستے یعنی بیٹھا مین ایک نشست یہان نشست نشستن کے معنی مین
ہی و ضربی زید را ضربے یعنی ایک چوٹ زید کے مار یہان ضرب جو ہم معنی زدن کے ہی وہ مفعول مطلق واقع ہوا ہی

بیان مفعول فیہ

فعل جس شی مین واقع ہو اوسکا نام مفعول فیہ ہی اور مفعول فیہ دو قسم کا ہوتا ہی ایک
مکانی اور دوسرا زمانی اور اکثر مفعول فیہ کے اول مین در یا بر آتا ہی یا باے موحدہ
بمعنی در یا بر کے آتی ہی مثلاً دیشب بر تخت خفتم و وقت مغرب ببازار رفتم اور کبھی
مفعول فیہ پر حروف مذکور نہین آتے ہین مثلاً شب کجا بودی اور مفعول فیہ کو
ظرف زمانی یا ظرف مکانی بھی کہتے ہین بعضون کے نزدیک اس مقام پر اپنا اختلاف ہی
کہ جس مفعول فیہ کے اول حروف در یا بر وغیرہ آتے ہین اونکو جار مجرور کہیے متعلق فعل وغیرہ

کم دیتے ہین اور لفظ مفعول فیہ کا اوسپر اطلاق نہین کرتے اور جس مفعول فیہ کے اول کوئی حرف حروف مذکورہ سے نہین آتا اوسکو مفعول فیہ کہتے ہین +

بیان مفعول لہ

جو شئی فعل کی علت اور سبب واقع ہو اوسے مفعول لہ کہتے ہین جیسے تادیبًا این طفل را زدم زید بفخر یہ انعام داد - اور فارسی مین علامت مفعول لہ کی یہہ ہی کہ اوسکے قبل معنی برائے یا بجہت یا بسبب یا بنا بر وغیرہ کے مفہوم ہون +

بیان جملہ تامہ یا مرکب مفید

جملہ تامہ کی حسب بیان بالا کے دو قسمین ہین ایک جملہ تام بسیط دوم جملہ تام مرکب جملہ تام بسیط مین کم سے کم دو کلمہ کا ہونا ضروری ہی اور اوسکے اجزا مین ایک علاقہ ہوتا ہی کہ بدون اوس علاقہ کے مطلب سمجھ مین نہین آتا اوسی علاقہ کا نام نسبت حکمیہ ہی اور یہہ نسبت حکمیہ صرف دو اسم یا ایک اسم اور ایک فعل مین پائی جاتی ہی اسلیئے اسم مسند الیہ اور مسند بہ دونون ہوسکتا ہی اور فعل صرف مسند بہ ہوتا ہی مسند الیہ نہین ہوسکتا اور حرف نہ مسند الیہ ہوسکتا ہی نہ مسند بہ +

اور ہمیشہ فعل یا شبہہ فعل کا متعلق ہوتا ہی مثلاً زید عادلست یہان زید مسند الیہ یا محکوم علیہ یا مبتدا ہی اور عادل جسکی نسبت زید سے کی گئی ہی مسند بہ یا محکوم بہ یعنی خبر ہی اور است حرف الربطہ ہی - اس مثال مین دو اسمون سے جملہ مرکب ہوا ہی اور جہان

اسم اور فعل سے جملہ بنا کرتا ہی اوسکی مثال یہہ ہی کہ زید آمد اسمین زید مسند الیہ یا فاعل ہی
اور آمد فعل ماضی مسند ہی اور یہان نسبت آنے کی جو زید کی طرف ہی اوسی کا نام
نسبت حکمیہ ہی۔ اور کبھی دونون جز جملہ فعلیہ کے مذکور ہوتے ہین اور کبھی ایک جز مذکور
ہوتا ہی اور ایک مستتر۔ اسم مستتر کی مثال جیسے بیا اور تقدیر فعل کی مثال جیسے ای زید (بیا)
امر حاضر اوسمین ضمیر حاضر یعنی لفظ تو پوشیدہ ہی وہی ضمیر مستتر فعل مذکور کی مسند الیہ ہی اور
دوسری مثال مین ای حرف ندا اینجو اسم کا قائم مقام ہی یہان فعل مسند بہ پوشیدہ ہی اور
اس مسند بہ اور محکوم بہ کو مختصر کر کے صرف مسند و محکوم کہتے ہین جملہ کی دو قسمین
ہین ایک جملۂ فعلیہ دوم جملۂ اسمیہ جملۂ فعلیہ اوسے کہتے ہین جو فعل اور فاعل سے
ملکر جملہ تمام ہوا اور جملۂ اسمیہ اوسے کہتے ہین جو مبتدا و خبر سے ملکر جملہ تمام ہو +

بیان جملہ فعلیہ

جملۂ فعلیہ وہ ہی کہ فعل اور اسم سے ترکیب پاوے جب فعل لازم ہو تو فعل
فاعل کے ساتھہ ملکر جملہ تمام ہو جاتا ہی جیسے زید آمد و خالد رفت اور جب فعل متعدی ہی
تو فاعل اور مفعول کے ساتھہ ملکر جملۂ فعلیہ ہوتا ہی مثلاً زد زید عمر را۔ جس جملہ مین فعل ماضی
یا حال یا استقبال ہو اوسکو جملۂ فعلیہ خبریہ کہتے ہین اور جملۂ خبریہ وہ ہی جس مین احتمال
صدق اور کذب کا ہو اور اگر فعل امر یا نہی ہو اوسکو جملۂ انشائیہ کہتے ہین مثلاً بیا و میا و مکن
این کار را و مزن زید را بیا اور میا فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہین اور فاعل ونکا
ضمیر مقدر یعنی تو ہی اور مکن بھی فعل بافاعل ہی و این کار مرکب غیر مفید مفعول مکن ہی

اور اسیطرح زید مفعول فعل مزن ہی اور را علامت مفعول۔ اول کی دونون مثالون مین
فعل اپنے فاعل سے ملکر اور آخر کی مثالون مین فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا
جہان قرینہ موجود ہو جملہ فعلیہ کا فعل حذف بھی ہو جاتا ہی مثلاً کسی نے پوچھا
کدام آمد اور اوسکے جواب مین کہا جاوے کہ زید یعنی زید آمدہ است فعل آمدہ است
یہان محذوف ہی۔ اور کہین بقرینہ سوال فعل و فاعل دونون حذف کیے جاتے
ہین مثلاً کسی نے پوچھا زید کرا زد اوسکے جواب مین کہا جاوے کہ بکر را یہان
زد زید فعل مع فاعل کے محذوف ہی اور کہین تمام جملہ محذوف ہوتا ہی مثلاً شروع
سکنم این کتاب را محذوف ہی اس مصرعہ مین (بنام جہاندار جان آفرین) کے سرے
بسبب پائے جانے قرینہ باء ابتدا کے یا مثلاً کسی نے پوچھا کتاب آوردہ اور
مخاطب نے اوسکے جواب مین کہا نے یعنی نیاوردہ ام اور منادی مین بھی
فعل اور فاعل دونون محذوف ہوتے ہین اور جملہ ندائیہ کے بعد ایک اور جملہ کا ہونا ضرور
ہی جو جواب ندا واقع ہو۔ مثلاً ای زید بیا و رحیما رحم کن ای حرف ندا زید منادی
حرف ندا منادی سے ملکر قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہوا۔ بیا فعل امر مع فاعل
فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جواب ندا کا ہوا۔ جملہ قسمیہ کا بھی کبھی فعل مع فاعل
محذوف ہوتا ہی مثلاً بخدا یعنی قسم میخورم بخدا اس جملہ کیواسطے بھی ایک اور جملہ کا ہونا ضرور ہی
جو جواب قسم کہلاتا ہی مثلاً بخدا چنین خواہم کرد یعنی قسم میخورم بخدا کہ چنین خواہم کرد ترکیب
با حرف جار لفظ خدا مجرور جار مجرور ملکر متعلق فعل محذوف یعنی قسم میخورم کا ہوا فعل محذوف اپنے

فاعل اور متعلق سے ملکر جملۂ فعلیہ ہوا - خواہم کرد فعل مع فاعل - چنین مفعول - فعل اپنے فاعل و مفعول سے ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر جواب قسم کا ہوا قسم اپنے جواب سے ملکر جملۂ قسمیہ ہوا - جملۂ شرطیہ بھی بدون دو جملون کے تمام نہین ہوتا چنانچہ پہلے جملہ کا نام شرط ہوتا ہی اور دوسرے کا جزا مثلاً اگر رفتی جان بسلامت بردی (ترکیب

اگر تو گیا سلامتی سے جان بچالے گیا

اگر حرف شرط رفتی فعل مع فاعل - فعل اپنے فاعل اور حرف شرط سے ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر شرط ہوا - جان مفعول مقدم با جار سلامت مجرور جار مجرور سے متعلق ہوا فعل بردی کا فعل اپنے فاعل و مفعول و متعلق سے ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر جزا ہوا شرط اپنی جزا سے ملکر جملۂ شرطیہ ہوا - بعض وقت جزا محذوف ہوتی ہی مثلاً شعر [له] مرا خود عرصۂ اندیشہ تنگست + ترا گر با قضا یارای جنگست + یہان جزا یعنی جنگ بکن محذوف ہی

بیان جملہ اسمیہ

جو لوگ کہ وجود جملہ اسمیہ کے فارسی مین قائل ہین سے کہتے ہین کہ جملۂ اسمیہ دو اسم سے بنتا ہی جن مین باہم اسناد ہوتی ہی اور کبھی حرف ربط اوسمین مذکور رہتا ہی اور کبھی مستتر اون مین سے اوس اسم کو جسکی طرف اسناد کیجاتی ہی اوسے مسند الیہ یا مبتدا کہتے ہین اور دوسرے اسم کو جو اسم اول کیطرف اسناد کیا جاتا ہی خبر یا مسند الغرض مسند الیہ کو مبتدا کہتے ہین اور مسند کو خبر - جملۂ اسمیہ مین ہمیشہ کوئی حرف ربط مذکور یا محذوف ضرور ہوا کرتا ہی اور وحدت و جمعیت رابطہ کی بقید حاضر و غائب و متکلم و مخاطب مبتدا کے ہوتی ہی اور جملہ اسمیہ بھی داخل قسم جملۂ خبریہ کے ہی مثلاً زید فاضلست و بکر جاہل

[له] مجھکو خود میدان تصور کوتاہ معلوم ہوتا ہی لیکن تجھکو اگر قضا کے ساتھ لڑائی کی قدرت ہو تو مقابلہ کر ۱۲

(ترکیب) زید مسند الیہ یعنی مبتدا ہی جسپر حکم فاضل ہونیکا کیا گیا ہی اور فاضل مسند بہ
یعنی خبر ہی جو زید کی طرف منسوب ہی اور است حرف رابطہ ہی جو اوس نسبت حکمیہ کا اظہار
کرتا ہی مبتدا اپنی خبر سے مع حرف ربط ملکر جملہ اسمیہ ہوا اور یہی ترکیب بکر جاہل کی ہی
لیکن یہان لفظ است کہ حرف ربط ہی جملہ اول کے قرینہ سے محذوف ہی اور

دوسرا جملہ جملہ معطوفہ ہی کبھی جملہ فعلیہ بھی خبر واقع ہوتا ہی جیسے زید دیدم پدرش را
زید مبتدا ہی دیدم فعل مع فاعل اور پدرش ترکیب اضافی مفعول را علامت مفعول
فعل فاعل اور مفعول اور علامت مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا
اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا جب جملہ اسمیہ خبر واقع ہو تو اوسمین ایک ضمیر مبتدا کی طرف
راجع ہونی چاہیے جیسے جملہ مرقومہ بالا مین ضمیر شین کی زید کی طرف راجع ہی
مبتدا اور ضمیر جملہ خبریہ مین مثل حرف رابطہ وحدت اور کثرت و غیبت و خطاب وغیرہ مین
مطابقت شرط ہی مثلاً خدا رحم میکند و جوانان عاقل عمل نیک میکنند و تو عمل نیک میکنی
و شما عمل نیک میکنید و من عمل نیک میکنم و ما عمل نیک میکنیم +

جس طرح جملہ فعلیہ مین کبھی فعل اور کبھی فاعل اور کاہے دونون فعل اور فاعل
بدلالت قرینہ حذف ہو جاتے ہین اسیطرح جملہ اسمیہ مین بھی کبھی مبتدا اور کبھی خبر محذوف
ہو جاتی ہی مثلاً دزد یعنی اینست دزد یہان این مبتدا مع است حرف رابطہ محذوف
ہی اور دزد خبر یا کسی نے کہا کہ زال پسر کیست اوسکے جواب مین کہا جاکہ پسر سام
تو یہان زال مبتدا مع محذوف ہی اور پسر سام ترکیب اضافی خبر و است حرف رابطہ

جملہ کی معنی کے اعتبار سے کئی قسمین ہین۔ اول مستانفہ کہ جو ابتداء کلام
مین واقع ہو۔ مثلاً علم خزینہ ایست مقفل (علم ایک خزانہ ہی جسپر قفل لگا ہی) دوم معترضہ جو مبتدا و خبر یا فعل و فاعل وغیرہ
کے بیچ مین آجاوے اور اوس مبتدا و خبر یا فعل و فاعل سے کچھ علاقہ رکھتا ہو
مثلاً دوست من خدا ایش بیامرزد خوب بود (میرا دوست خدا اوسکو بخشے اچھا تھا) یہان خدا ایش بیامرزد جملہ معترضہ ہی
اور دوست من مبتدا اور خوب بود خبر کے درمیان مین واقع ہوا ہی سوم جملہ مبینہ
جو بطور تفسیر اگلے کلام مجمل کے واقع ہو اور اوس جملہ پر کاف بیانیہ بھی آتا ہی
اگر یہہ جملہ اسم معین کی ذات کی تفسیر ہو تو مبتدا اوسکا محذوف ہوتا ہی مثلاً زید کہ
فاضل است کجا است (زید کہ جو فاضل ہی کہان ہی) یعنی زید کہ او فاضل است کجا است کاف حرف بیان اور فاضل
خبر زید لفظ او کی جو مبتدا ہے محذوف ہی اور است حرف رابطہ ہی پس مبتدا محذوف اپنی
خبر و حرف رابطہ سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر بیان ہوا زید اسم معین کا مبین اپنے بیان سے
ملکر مبتدا ہوا اور کجا خبر اور است حرف رابطہ مبتدا اپنی خبر اور حرف رابطہ سے ملکر جملہ
اسمیہ ہوا۔ اور اگر یہہ جملہ بیانیہ اسم معین کی ذات کا بیان نکرے بلکہ اوسکے کسی متعلق کا بیان
کرے تو حذف مبتدا کی ضرورت نہین ہوتی۔ جملہ بیانیہ مین ایک ضمیر مبتدا کی طرف عائد ہونی کافی ہی
مثلاً دوستے من طالب علمیست کہ کتابش خوبست (ترکیب) دوست مضاف من
مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا ہوا اور طالب مضاف علم مضاف الیہ مضاف
مضاف الیہ سے ملکر خبر ہوا اور است حرف رابطہ لیکن دوست در اصل مبین تھا جسکے
متعلق کی تفسیر کے لیے جملہ مابعد کہ (کتابش خوبست) بطور بیان کے واقع ہوا اور ترکیب

اس جملۂ مبینہ کی یہہ ہی۔ کتاب مضاف ضمیر شین مضاف الیہ کی جو طالب العلم کی طرف
راجع ہی۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ہوا اور خوب خبر۔ است حرف
رابطہ ہی۔ واضح ہو کہ جس طرح جملۂ مبینہ اسمیہ ہوا کرتا ہی اوسی طرح فعلیہ بھی ہوتا ہی جیسے
مصرع۔ شنیدم کہ خسرو بشیرویہ گفت (ترکیب) کاف بیانیہ گفت فعل خسرو فاعل
با جار شیرویہ مجرور جار مجرور سے ملکر متعلق فعل ہوا فعل اپنے فاعل او متعلق سے
ملکر جملۂ فعلیہ ہو کر بیان ہوا این اسم اشارہ محذوف کا اسم اشارہ مبین اپنے بیان سے
ملکر مفعول ہوا فعل شنیدم کا فعل شنیدم اپنی ضمیر متصل سے جو فاعل ہی اور مفعول
سے ملکر جملۂ فعلیہ ہوا۔ چہارم جملۂ قسمیہ جیسے (بخدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن)
پنجم جملۂ شرطیہ جیسے (تو خود اگر می آئی اکرام خواہم کرد) اور مثالیں اور بیان ان دونوں کا
مفصّل اوپر مذکور ہو گیا ہی۔ ششم جملۂ معللہ جملۂ معللہ اوسے کہتے ہین کہ جو علت یعنی سبب
کلام سابق کا واقع ہو جیسے از انجا واپس آمدم کہ خوف دزدان بود اب یہان یہہ
جملہ کہ خوف دزدان بود علت کلام سابق یعنی واپس آمدم کی ہی ہفتم نتیجہ اوس جملہ کو
کہتے ہین کہ جو نتیجہ کلام سابق کا واقع ہو جیسے عالم متغیر است و ہر متغیر حادث است
پس عالم حادث است یہہ جملۂ نتیجہ ہی اٹھوین جملۂ معطوفہ جملۂ معطوفہ اوسے کہتے ہین
کہ جو بواسطہ حرف عطف کے جملۂ اول پر معطوف ہو جیسے زید آمد و خالد رفت

اس مین خالد رفت جملۂ معطوفہ ہی ٭
مخفی نرہے کہ جس طرح سے فعل متعدی فاعل مفعول دونوں کی خواہش رکھتا ہی

من ز جان بندهٔ حبیبم من / لیک از وصلت بی نصیبم من

بعد و فرقتش مرا گداخت چو شمع / گرچه با وی بسی قریبم من

چارهٔ دردم از دوا نبود / من مریض لب طبیبم من

نخل پربار من بهی ثمر است / نیست آسیب گرچه سیبم من

خواهد از من حساب زان شب و روز / با دل خویش در حسیبم من

بسکه خواند فسانه و افسون / از دو چشم تو در فریبم من

زان چو دف چهره ام کبود بود / سیلی خوار کف رقیبم من

زین ستمها مرا دهان شاها / عاجز و بیکس و غریبم من

پادشاهان بود غریب نواز / بنوازم که خود غریبم من

چشم لطف از عنایتت دارم / گرچه من لایق عتیبم من

طرزی چون با تو لاف قرب زند / بر فرازی تو بر نشیبم من

ردیف الواو دیوان طرزی صاحب

بر طبق خواجه حافظ در قند پارکشته

انکه برداشت سر گوشهٔ ابروش گره / حلقهٔ بندگی افگنده بگوش مه نو

سر افلاک بیفرازد و نفروزد رخ / از زر کاینت نکند کسب شرف گر مه نو

تا نیفتی ز نظر دایم و بر روشنوری / چشم من اشک صفت بسپر و با هر زره بدرد

بندهٔ پیر مغان باش که تا مغبچگان / بی کهنه جوانیت دهند از سر نو

خلد را در عوض عارض گندم گونی / میدهیم از کف و اندیشه ندارم یک جو

سبزهٔ خط لبش سر زد و رندی مسکت / آنچه زین پیشترک کشتهٔ اکنون بدرو

رفت شاهی ز کیان با تو کی آن ماند گو / گهی قبادی بجهان آمده گی کیخسرو

بجهان دل منه از من بشنو باده بجو / جام می نه بکف و قصهٔ جمشید مشنو

تا چو طرزی بزد داد آتش دوبیت از کف | زبهارا زپی جادو کهان تند برو

بر روش بیدل در غزنین گفته

به بیرنگی دل زن غوطه وازخویش عریان شو
پس آنگه در گلستان عدم جوش چراغان شو

نگاه بیخودیها گشته رباشعله میگوید
باین کم فرصتی یک چشم واکردن نمایان شو

درین حسرت سرا گر جلوهٔ دیدار میخواهی
زخود بیرون برآ و هر طرف آئینه سامان شو

ملایم طینتان از جور گردون کارگر نبود
تو نرمی چون زبان آموز دشمن گو چه دندان شو

زدستت عیب پوشی گر بیاید عیب کس منگر
اگر دامن نباشد در کفت باری گریبان شو

دل دشمن نصیب آخر ترا آواره میسازد
بدل الفت بیاموز و بهم یکجا چو مژگان شو

بهم جمع پریشانی چو زلف یار میگفتند
اگر جمعیت دل آرزو داری پریشان شو

درین عبرت سرا مدن بچشم عیب پوشیها
مبین بر دیگری بر خوب و زشت خویش حیران شو

بگردن منت هر سرازادی منه ای دل
بیاد قامتش چون نا خود کسرو خرامان شو

ببزم عاشقان بیکار بودن کفر میباشد
چو مینا گر نریزی اشک همچون جام گریان شو

چو بیدل باش طرزی در بهارستان بیرنگی
نمیگویم قیامت جوش کن یا شور طوفان شو

جواب بیخود در کابل گفته

چون کشم موی میان زلف چون زنجیر او
خامه ام چون مو شود باریک در تصویر او

بسکه دارد آرزوی ناوک بیداد او
صید چون پیکان نمیگردد جدا از تیر او

چون خدنگ آرد بدست آن دلبر ابرو کمان
ناوکش در بر کشد مانند جان نخچیر او

بر رخ آئینه آتش تا شرار آه دل نگرد
آه جانسوزی کشم از آه بی تاثیر او

خون دل را بسکه با نقش بهار الفت است
صد گره دارد چو جوهر بردم شمشیر او

از جدائیهای روی عندلیب خامه ام
خوش نواها میزند گر بشنوی تقریر او

سبزهٔ خط چونکه دیدم بر رخت گفتم نگر
دست قدرت با خط مشکین کند تفسیر او

اسیطرح افعال ناقصہ اسم وخبر کی خواہش رکھتے ہین اور وہ اسم بجاے اونکے فاعل کے ہوا کرتا ہی اور خبر بجاے مفعول کے جیسے شد زید عالم اس جگہہ شد فعل ناقص ہی اور زید اوسکا اسم اور عالم اوسکی خبر ہی پس شد فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملۂ فعلیہ ہوا +

زبان فارسی مین فاعل کبھی فعل سے اول اور کبھی آخر بفاصلہ یا بیفاصلہ آتا ہی اور وحدت اور جمعیت اور غیبت اور حضور اور تکلم مین فعل کا فاعل کے ساتھہ اتحاد شرط ہی مگر جب غیر ذی روح فاعل واقع ہو تو اوسکے لیئے کبھی فعل واحد لاتے ہین اور کبھی جمع جیسے سخنہا درمیان آمد و سخنہا درمیان آمدند +

اور زبان فارسی مین تقدیم و تاخیر مرجع کا کچھہ لحاظ نہین ہوتا بخلاف زبان عرب کے کہ وہان مؤخر لانا مرجع کا ممنوع ہی +

باب چہارم خواص حروف تہجی کے بیان مین

الف

الف فارسی مین چند معانی کے واسطے استعمال کیا جاتا ہی چنانچہ اقسام اوسکی مع مثال ہر ایک کے ذیل مین لکھی جاتی ہین +

کثرت ۔ جیسے بسا د خوشا شعر سعدی ؎ بسا پادشاہان سلطان نشان + بسا پہلوانان کشورستان +

مقدر ۔ بہشا وصرازا اور بعضون نے اس الف کو الف تشبیہی بھی لکھا ہی +

اتصال ۔ اور الف اتصال وہ ہی جو دو ہمجنس کلمون کے درمیان مین واسطے ملانے ہمدگر کے واقع ہو مثلاً شباشب ولبالب و روارو شعر

لبالب است زخون جگر پیالہ ما دم نخست چنین شد مگر حوالہ ما +

قسم ۔ حقا ور با شعر سعدی ؎ حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است + رفتن بپایمردی ہمسایہ در بہشت +

متکلم ۔ معاذا وملاذا +

زائد ۔ اسم کے ساتھ جیسے اشکم و اشتلم کہ اصل مین شکم اور ستلم تھی اور ہمچنین نعد و انعد تمکوار اور ستمگار زائد فعل کے ساتھ جیسے گفتا اور رفتا +

عطف ۔ شبا روزی +

۸
دعا۔ کناد و شواد +

۹
اصلی۔ الف اصلی وہ ہی کہ جسکے حذف کرنیسے لفظ بمعنی رہ جاے مثلاً

ابر و اسپ و باد +

۱۰
وصلی۔ الف وصلی وہ ہی کہ جسکے حذف ہونیسے معنی لفظ کے برقرار رہین

مثلاً ابرو اسپے بمعنی برو بے +

۱۱
تحسین۔ جیسے سلطانیا و دوشیا +

۱۲
ندا۔ خداوندا خسروا +

۱۳
ندبہ۔ دردا دریغا حسرتا +

۱۴
تمام و انحصار۔ سراپا و سراسر +

۱۵
بدل۔ بدل الف کا کئی حرفوں کے ساتھ ہوتا ہی دال کے ساتھ جیسے

باین و بدین ہ کے ساتھ جیسے ارچند و ہرچند و سنگی راد سنگخارہ یا کے

ساتھ جیسے ارمغان و یرمغان +

بمعنی تحفہ ۱۲

۱۶
رفع اجتماع ساکنین۔ جیسے ساختہ اند و کردہ اند و گفتہ ام و نہادہ ام +

۱۷
محذوف۔ اورا و ورا افتاد و فتاد +

۱۸
تنوین۔ جیسے یقیناً و معاً +

۱۹
اشباع۔ جیسے تابانا و درخشانا +

۲۰
فاعلی۔ دانا و بینا +

مفعولیت ۔ جیسے پذیرا باد بمعنی پذیرفتہ باد +

لیاقت ۔ جیسے خوانا و پذیرا + ع پذیرا سخن بود شد جاگیر +

تعظیم ۔ جیسے طالبا و صابا +

بمعنی ہست ۔ مصرع دریغا گردن طاعت نہادن + مصرع زدوداگہ

غنچہ گل شہرت جم را +

حرف الباء

با ۔ لغت میں بمعنی مرد حریص لذات نفسانی ہے اور فارسی میں معانی

مفصلہ ذیل میں استعمال کیا جاتا ہے +

بای الصاق ۔ اسم کو فعل سے ربط دیتی ہے اور فائدہ صلہ کا بخشتی ہے جیسے

دمبدم و رنگ برنگ +

معیت ۔ جیسے اسپے با زین مکلل خریدم شعر سعدی

مروت نباشد بدی با کسے کز و نیکوئی دیدہ باشی بسے

علت ۔ شعر سعدی سہ بخلق آدمی بہتر ست از دواب + دواب تو بہ گر نگوئی صواب

سلب ۔ شعر سعدی سہ با تر شش وجود از عدم نقش بست + کہ داند جز او کردن از نیست ہست

ظرف مکانی ۔ شعر سعدی سہ بشہری در آمد ز دریا کنار + بزرگی در ان ناحیت شہریار

ظرف زمانی ۔ شعر سعدی سہ بشب دیدہ تومی بنیم آرام خلق + بس از تو ندانم سرانجام خلق

قریب ۔ چون بدرخت گل برسم ای قریب درخت گل برسم +

صحبت - شعر - با عقل گشتیم همسفر یک کوچہ راه از بیخودی + شد ریشہ ریشہ

دامنم از خار استدلالها +

قسم - شعر نظامی - بیزدان کہ آهنش دشمنست + بزرتشت کو خصم آهرمنست

برای - شعر سعدی - هر کہ آمد عمارتی نوساخت + رفت منزل بدیگری پرداخت

استعانت - شعر سعدی - بلشکر توان کرد این کار زار + وگرنہ چہ برخیزد از یک سوار

زائد - ماضی پر شعر سعدی - بگفتا فراتر مجالم نماند + چہ پرم کہ نیروی بالم نماند

بلکہ زائد مضارع اور امر اور اسم پر جیسے بخواهد و بکن و بغیر اور جو بے ماقبل

دریا پر آتی ہے وہ بھی زائد ہوتی ہے جیسے شعر سعدی کے بدریا در منافع بیشمار است

اگر خواہی سلامت بر کنار است +

حذف - جیسے شعر سعدی کے غمہای کہنہ بہ دردل حلقہ میزنند + ساقی بگو

کہ میکدہ را رفت و کنند + رفت و روب کی جگہ رفت و روب واقع ہوا اور بلکے ظرفیت

و قسم و استعانت بھی محذوف ہو جاتی ہے مثلاً خانہ میروم - ای بخانہ میروم و بجان تو

چنین خواہم - ای بجان تو چنین خواہم کرد - و این کتاب ست خود نوشتہ ام

ای بدست خود نوشتہ ام اور اہل فارس کے نزدیک یہہ حذف کرنا بے کا فصیح ہے

عوض - جیسے شعر سعدی کے بعمر خویش نرفتندش نسیم + کہ رحم آمدش بر فقیر یتیم

مقابلہ - جیسے شعر سعدی کے بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد + زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

توسل - جیسے شعر سعدی کہ خدایا بحق بنی فاطمہ + کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ

ابتدا۔ جیسے شعر سعدی ۔ بنام جہاندار جان آفرین ❊ حکیم سخن برزبان آفرین

وساطت۔ شعر ۔ بشنو ہر کجا یافت قدرت تمام ❊ بدولت خدائے بر آورد نام

مثل۔ شعر ۔ ببالائی او در جہان مرد نیست ❊ بگیتی کس او را ہم آورد نیست

ترجمہ من بمعنی از۔ شعر غنیمت ۔ بشنا ہ گفت کای سرمایہ جان ❊ من و اشنا من بلبش تو حیران

ترجمہ علی بمعنی بر۔ شعر ۔ زہی چشم دولت بروی تو باز ❊ ہمہ شہریاران گردن فراز

مقابلہ۔ شعر سعدی ۔ بدست کرم آب دریا ببرد ❊ برفعت محل ثریا ببرد

ظرف۔ شعر سعدی ۔ دگر رہ بکتم عدم در برد ❊ وزانجا بصحرای محشر برد

وقت۔ شعر نظامی ۔ کنون کی بغم شادمانی کنم ❊ بپیرانہ سر چون جوانی کنم

مطابق۔ شعر سعدی ۔ تو نیز از بدی بینی اندر سخن ❊ بخلق جہان آفرین کار کن

معنی مفعول۔ شعر نظامی ۔ نخواہندگان بخشم از مال گنج ❊ کہ از باز دادن نیابم شکنج

بدل۔ اور حرف بے کبھی واو سے بدل دیا جاتا ہی جیسے سیو و سیب اور کبھی

میم سے جیسے غژب و غژم اور کبھی فا سے جیسے تب و تف ❊

بزیر۔ شعر نظامی ۔ چنین تا بمقدار ہفتاد مرد ❊ بتیغ آمد از رومیان در نبرد

اضافی۔ سعدی مصرع ❊ وزر زرداری نرود محتاج نہ ❊

لیاقت۔ شعر صائب ❊ صائب کیفیت کہ در دہان نماندہ است ❊ آن بہ کہ راہ چارہ و تدبیر بسپرم

جب فعل مضموم الاول پر بے آتی ہی تو مضموم ہوتی ہی ورنہ مکسور مثلاً بکن و بزن

و ببین اور اسم پر ہمیشہ مفتوح آتی ہی اور بائے فارسی کا کبھی فا کے ساتھ بدل ہوجاتا ہی

اور کبھی با بائے موحدہ کے ساتھ جیسے پیروزہ و فیروزہ و پیل و فیل و سپید و سفید و بردہ و پردہ ✤

حرف التاء

تا کے معنی لغت میں خمیر سر خوش کے ہین اور استعمال فارسی میں ضمیر متصل واحد حاضر مفعولی و اضافی کی ہی جیسے گفتمت و دولتت اور جب ابتدا میں مضموم آتی ہی اور اگر اوسکے بعد کوئی اور لفظ نہ ملے تو اتمام لفظ کے واسطے واو معدولہ اوسکے بعد زیادہ کیا جاتا ہی اور یہ واو کبھی تلفظ میں آتا ہی اور کبھی نہین آتا۔ اول کی مثال شعر سعدی سے دوستان را کجا کنی محروم ✤ تو کہ با دشمنان نظر داری واو معدولہ کی مثال غیر ملفوظ جیسے شعر سعدی ہی سے تو اصل وجود آمدی از نخست ✤ دگر ہرچہ موجود شد فرع تست ✤ اور جب تا کسی دوسرے کلمہ سے ملتی ہی تو ضرورت زیادہ کرنے واو کی نہین ہوتی جیسے (تست) و ترا اور آخر کلمہ مین ساکن آتی ہی جیسے شعر سعدی سے خدا آیت ثنا گفت و تبجیل کرد ✤ زمین بوس قدر تو جبریل کرد ✤ تات نپسند زبان بستہ دار ✤ تات نگویند مگو زینہار ✤ اور کبھی بمعنی خود کے آتی ہی شعر نظامی سے چنان گرم کن غمزہ یم بتو ✤ کہ خرم دل آیم جو آیم بتو ✤ اور مصرعہ گر مرگ تہ غمت نیست غم ما ہم نیست ✤ اور کبھی زائد آتی ہی جیسے فرامش و فرامشت شعر سے زبانش کرد با سنجرہ دہ مشت ✤ نہاد از مردمی بر دیدہ انگشت ✤ اور تا لفظ دانست کبھی زیادہ بمعنی تخصیص زیادہ سے کے آتی تھی اور کبھی مضاف الیہ کی آتی تھی اول کی

مثال مصرع - اینت بشر آنت مبشر بنام + مضاف الیہ کی مثال شعر اینت بخشودن آنت بخشیدن + اینت پوشیدن آنت پاشیدن + اور کبھی جیم تازی سے بدلی جاتی ہی جیسے تاراج وتارات شعر بر فرق مزارش ز کرامات تا تار ہمیں بود وتارات + اور کبھی دال سے جیسے توت اور تود اور گنبت اور گنبد اور زرنشت اور زردشت - اور جب تے الف کے ساتھہ استعمال کیجاتی ہی دو کئی معنی ہوتے ہین +

ابتدا - جیسے شعر تا توفتی بر اہم گل بستانِ پدر + طفل شکست بجاے تو بدامان پدر +

انتہا - جیسے شعر سعدی کہ تا بر فلک ماہ و خورشید ہست + درین ذکر جاوید ہست +

شرط - جیسے شعر تا مجمع مکان وجوبت نوشتند + مو د متین نشد الملاق اثم

علت - جیسے شعر الا تا درخت کرم پروری + گر امیدواری کز و بر خوری

زینہار - جیسے شعر سعدی صاحب غرض تا سخن نشنوی + کہ گر کار بندی پشیمان شوی

عدد - جیسے شعر مولوی روم گر بگویم شرح این بیحد شود + مثنوی ہفتاد تا کاغذ شود

اور علی ہذا دو تا و سہ تا و چہار تا +

بیانیہ - جیسے شعر صبح بدان میدید طشت زر + تا تو ز خود دست بشوئی مگر

تنبیہ - شعر سعدی الا تا بغفلت کہ بخسپی نوم + حرام است بر چشم سالار قوم

حرف الثاء

ثا - لغت مین بمعنی زہر چیز و بمعنی چشم خم کے ہی اور آٹھ حروف مخصوصہ زبان عربی مین سے ہی اور اغورینامین جو (ثے) آیا ہی تو یہہ لفظ ترکی ہی کہ نام برادر افراسیاب کا تھا اور کیومرث مین کاف فارسی اور تا فوقانی ہی نہ ثاے مثلثہ +

حرف الجیم

جیم لغت مین بمعنی شتر مست ہی اور فارسی مین زاے معجمہ اور شین منقوطہ اور کاف فارسی سے بدلی جاتی ہی جیسے ابن رباز شعر ؎ پدید از دست شاہان ہر طرف باج بمرغان ہوا آورد تاراج + و کاج و کاشش شعر محمود ؎ جمال خود ایاز از وی نہان کرد نہ کاہی بندشش محمود آی کاج + اور کاف فارسی سے تبدیل ہوتا ہی جیسے گیلان و جیلان و گوہر و جوہر + اور تاے مثنات فوقانیہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے تاراج و تارات اور جیم فارسی کبھی کاف تازی سے تبدیل ہوتی ہی جیسے راج و زاک + اور کبھی زاے معجمہ سے جیسے زچہ و زژہ و چیچشک و پزشک + اور کبھی شین منقوطہ سے جیسے کاچی و کاشی اور آخر کلمہ مین مفتوح مع ہاے مختفی تصغیر کا فائدہ دیتی ہی جیسے دیگ و دیگچہ و مور و مورچہ اور کبھی یاے تحتانی اوسکے ماقبل زیادہ کیجاتی ہی جیسے باغیچہ و کلیچہ و دوریچہ و مشکیزہ و دوشیزہ کہ اصل مین یہہ دونون لفظ مشکیچہ و دوشیچہ تھے بعد اوسکے ح زے سے تبدیل ہوگئی اور چہ کبھی تعظیم کے واسطے آتی ہی جیسے ع

اللہ اللہ چہ جاے این سخنست + اور کبھی واسطے حقارت کے آتی ہی جیسے مصرعہ

ہی آتی ہی چہ نشستنی چہ برخاستنی + اور کبھی بمعنی خوب کے آتی ہی جیسے شعر ؎
چہ خرم کسی کو بہنگام وی + ہم آتش سہند پیش ہم مرغ وی +

بمعنی علت جیسے شعر محو از شعلۂ رخساران وفائی + چہ آتش را بنا شد بہ از آب

بمعنی استفہام مخفف چہ چیز شعر ؎ بیدلم بدیل را چہ ہیچ بودن سازگو + از عدم
میپوشم انجامم چہ و آغاز گو + اور کبھی بمعنی حسرت کے آتی ہی جیسے ۔ اگر فلک یار
من بودے چہ خوش بودے + اور جب ایک مصرع یا ایک شعر مین مکرر واقع ہو
تو فائدہ معنی تسویہ یعنی برابری کا دیتی ہی جیسے مصرعۂ سعدی + چہ بر تخت مردن
چہ بر روی خاک + اور جب حرف شرط کے بعد واقع ہو تو استثنا ضرور لازم آتا ہی
استثناے لفظی جیسے شعر ؎ گرچہ جہان جملہ بدیدی چو روز + لیک جہاندیدہ
نگشتی ہنوز + اور استثناے تقدیری جیسے شعر سعدی ؎ اگر چہ پیش خردمند خامشی
ادبست + بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی + یہان مصرعۂ ثانی کے سرے
لفظ لیکن کا مقدر ہی اور کبھی بمعنی اختصار چیز کے مستعمل ہوتی ہی جیسے ہر چہ و آنچہ
مصرع + ہر چہ از دوست میرسد نیکوست +

حرف الحاء

لغت مین حا کے معنی زن تیز زبان کے ہین اور یہہ حرف بھی منجملۂ حروف
ہشتگانۂ مخصوصۂ بازعربی ہی و چیز و حال جو فارسی مین مستعمل ہین اصل مین ہیز
و ہال تھا +

خ

حرف الخاء

خا کے معنی لغت مین موے گردن و موے سُرین کے ہین اور امر ہی خائیدن کا اور جب آخر کلمہ مین آتا ہی تو اسم فاعل ترکیبی ہوتا ہی جیسے پولاد خا و شکر خا و ژاژ خا اور غین معجمہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے تاخ و تاغ و کیخ و کیغ اور قاف سے بدل ہوتا ہی جیسے چخماق او چقماق اور ہاے ہوز سے جیسے نخجیر و نہجیر اور ساختن و نواختن و پرداختن و دوختن و سوختن وغیرہ کے مضارع مین زاے معجمہ سے تبدیل ہو جاتا ہی +

د

حرف الدال

دال لغت مین بمعنی تن فربہ اندام کے ہی اور آخر کلمہ مین علامت مضارع کی ہی جیسے سازد و پردازد اور تاے فوقانیہ سے تبدیل ہوتی ہی جیسے دُرّاج و تُرّاج و شوید و شویت اور جب دو دالین متصل واقع ہون ایک حذف ہو جاتی ہی جیسے سپیدیوا و رگردہن کہ اصل مین سپید دیوا و رگرد دہن تھا شعر سپید دیو از تو ہلاک آمدہ است + مرا ہم زتو روبہ خاک آمدہ است + اور جبکہ تاے فوقانی متصل ہوتی ہی تو واسطے رفع ثقالت کے حذف کر دیتے ہین جیسے سرو و تر و بتر کہ اصل مین سرد و تر و بدتر تھا اور کبھی وسط کلمہ اور آخر کلمہ مین سے ساقط ہو جاتی ہی جیسے شاباش و ہر مزکہ اصل مین شاد باش و ہر مزد تھا اور کبھی ذال معجمہ سے تبدیل ہوتی ہی جیسے آدر و آذر و نبید و نبیذ +

سپید دیو ۔۔۔ نسخہ اول ۔۔۔ اور بعض مین سپید دیو اور ہون ہے

حرف الذال

ذال لغت مین بمعنی تاج خروس یعنی مرغ کے کیس کو کہتے ہین - یہہ حرف
باستثناے درمیان کلمہ کسی فارسی کے اول آخر مین نہین آتا جیسے گذشت
ونپذیرفت اور ذال دال سے بدل جاتی ہی جیسے اُستاذ و اُستاد و کاغذ و کاغد
اور قاعدہ دال اور ذال پڑھنے کا اس رباعی مین مندرج ہی رباعی آنانکہ
بفارسی سخن میرانند + در معرض دال ذال رانبشانند + ماقبل وی ار ساکن جز وا
بود + دالست وگرنہ ذال معجم خوانند + اہل بلخ وغزنین کے نزدیک ذال معجمہ
مطلق فارسی مین نہین آتا اور بے تکلف قافیہ دال وذال جمع ہوجاتا ہی +

حرف الرا

را لغت مین بمعنی کفچہ خرد اور مرد کینہ ور کے آیا ہی اور فارسی مین لام سے
تبدیل ہوجاتا ہی جیسے چنار و چنال اور نیلوفر اور نیلوفل اور علامت مفعول
کی ہی جیسے شعر سعدی سہ دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ با دشمنان نظر داری + اور
کبھی فائدہ معنی ضیافت کا دیتا ہی جیسے شعر سہ کستان را نشد زادی اندر حریر + گہ گفتی
بفقد نہ سندان بہ تیر + اور کبھی علامت مفعول حذف ہوجاتی ہی جیسے مصرع - گواہا
کتابی مین بازکن + اور ما بعد راے معجمہ اور را اور راے اور انہی کے را زائد ہوتا ہی
جیسے شعر سہ محرم راز دل شیداے خود + کس نمی بینم ز خاص و عام را + اگرچہ تن ما
زنپی سوزرا + رحمت تو انپی این وزرست + بمعنی برای - خدا رالکن بگنظر سوی ما

اور کبھی حرف را آخر اسم سے حذف کردیا جاتا ہی جیسے پس مخفف پسر اور دخت مخفف دختر مصرعہ۔ منیژہ منم دخت افراسیاب +

حرف الزا

زا کے معنی لغت مین مرد بسیار خوار وزن بدخوکے ہین او سفارسی مین چند معنی کیواسطے آتا ہی۔ تبعیض جیسے مردی از و سیان چنین گفت۔ علت جیسے از خوف دشمنان باگرہ رستم بیانیہ جیسے تخت از طلا و دیج از گہر۔ ابتدا جیسے از سند تا سند رفتم۔ بمعنی بر جیسے فلان از نفس خود بخیلی سیکند بمعنی استعانت جیسے کار عظیم از دست تو نظام یافت بمعنی ضمن جیسے شعر۔ ز دیبای رومی ہزاران پرند نسنجاب و قاقم نگویم کہ چند + بمعنی واسطہ جیسے نالہ عود از نفس مجمرست + رنج خر از راحت یالان گرست + اور جیم تازی اور جیم فارسی اور سین مہملہ اور کبھی غین معجمہ سے تبدیل ہوتی ہی جیسے باز و باج پزشک و پجشک وایاز وایاس وگریز وگریغ شعر۔ چو لشکر کشتہ افتادہ گشتی بر تیغ + گر فقندی از بیم لشکر گریغ + اور کبھی حذف کیجاتی ہی جیسے آوازہ وآوا + اور زا امر اینہ ان ہی اور زای فارسی جیم تازی تبدیل ہوتی ہی جیسے کاژ وکاج ولاژ ورود لاجورد +

حرف سین

لغت مین بمعنی فربہ اور مرد مسرف کے ہی اور فارسی مین زا معجمہ اور کبھی شین معجمہ اور کبھی صاد مہملہ اور کبھی ہاے ہوز اور کبھی جیم فارسی سے تبدیل ہوتی ہی جیسے ایاس

واپازو فرستہ و فرشتہ و گستی و کشتی و نفس و نغص و شست و شصت و
وصد و آماہ و آماس و خروس و خروہ و خروج اور راست اور پیراست کے
مضارع مین یای تحتانی سے اور پیوست اور ربست اور شکست کے مضارع
مین نون سے + اور خواست اور کاست اور جست اور رست کے مضارع مین
ہاے ہوز سے اور جست اور رست کے مضارع مین واو سے اور گسست کے
مضارع مین لام بدل جاتی ہی اور زیست اور گریست کے مضارع مین نون ہو جاتی ہی +

حرف شین

لغت مین بمعنی مردہ وندہ ہی اور اسماے فارسی مین جیم تازی اور سین مہملہ سے
بدلا جاتا ہی جیسے کاج کاشں مشک مسک اور آخر کلمہ مین شین ساکن ضمیر مفعول
واحد غائب کی ہی شعر (سعدی) بفرمود بفروختندشن بسیم + کہ رحم آمدش بر فقیر یتیم
اور کبھی مضاف الیہ ہوتا ہی شعر (سعدی) کسی را کہ خصلت تکبر بود + سر شن پر غرور
از تصور بود + بمعنی خود (شعر) شدہ خود ہر طرف دامن تارش + مگر زان پر تو گرد دنگارش
اور آخر صیغہ امر مین جب ماقبل شین کا مکسور ہو تو افادہ حاصل مصدر کا دیتا ہی جیسے آمرش
و آفرینش و بخشایش و آمرزش اور زائد بھی ہوتا ہی جیسے شعر (سعدی)
کلاہ سعادت یکی بر سرش + گلیم شقاوت یکی در برش +

حرف صاد مہملہ

یہہ حرف بھی منجملہ حروف ہشتگانہ مخصوصہ زبان عربی ہی

اور صاد کرنا کنایہ ہی صحیح کرنے سے اور استعارۃً صاد کو آنکھ سے نسبت دیتے ہین +

حرف ضاد

ضاد کے لغوی معنی مرغ آواز دہندہ اور خصومت کرنیکے ہین اور یہہ حرف بھی منجملہ حروف ہشتگانہ عربی ہی +

حرف طا

طا کے لغوی معنی مرد حریص کے ہین اور یہہ بھی حروف ہشتگانہ عربی مین سے ہی اور دال مہملہ سے بدلا جاتا ہی جیسے خطشہ و خدشہ و خراد و خراط

(شعر) فرزراز استقامتش خراد + رندہ کردہ است کجروی ز نہاد +

حرف ظا

لغت مین بمعنی زن کلان پستان کے ہی اور منجملہ ہشت حروف عربی ہی +

حرف عین

عین کے لغوی معنی ناف شتر اور برادر مادری اور پدری کے ہین اور علاوہ اسکے اور بہت سے معنی ہین اور منجملہ حروف ہشتگانہ عربی ہی +

حرف غین

بمعنی ابر سیاہ کے ہی اور کاف فارسی اور زاء معجمہ سے بدل ہوتا ہی جیسے لغام و لگام و گریز و گریغ اور ترکی مین بجای قاف استعمال کیا جاتا ہی جیسے قلعہ و غلعہ +

ض ط ظ ع غ

ط (ترجمہ) خراد سے راستی کی طبیعت پادشاہ کے بجوری گو فرزین کی ذات سے رندہ کر دیا یعنی دور کر دیا ہی (۱)

حرف فا

یہہ حرف بمعنی گرداب اور دریا کے جھاگ کے ہی اور بای موحدہ اور بای فارسی سے تبدیل ہوتا ہی جیسے زبان وزفان وغام وغیام وجاباسف وجاماسب وگستاسف وگستاسب ۔

حرف قاف

لغت مین بمعنی مرد مستغنی وکوہ قاف مشہور ہی یہہ حرف بھی مخصوص زبان عربی ہی اور کاف سے تبدیل ہوتا ہی جیسے تاق وتریاک اور لفظ فارسی مین کہین قاف آجاوے تو اسکو تفتیش کیا چاہیئے کہ اصل مین غین یا کاف ہوگا جیسے قالیچہ وغالیچہ

حرف کاف

بمعنی مرد خشمناک یہہ حرف ہاے ہوز اور خاے معجمہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے بندکپ وخواجگک وشاماخچہ وشاماکچہ اور زائد بھی آتا ہی جیسے نیلود ونیلوک وپرستو وپرستوک اور کاف مکسور اکثر چند قسم کا ہوتا ہی ۔

۱ شرطیہ جیسے (شعر سعدی)	چہ غم گر دراہی صد فرخندلی کہ باشند مشتی گدایان خیل	ز قدر رفیعت بدرگاہ حی بمہمان دار السلام طفیل
۲ بیانیہ جیسے شعر	صد شکر کہ در پناہ من تنگ دلم	بسیل بودم ہزار دل گردم
۳ بمعنی ہر کس (شعر سعدی)	گزند کسانش نیاید پسند	کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند
۴ علت (شعر سعدی)	ز لشکر بود زور شاہنشہان	کہ یکتن نہ تنہا نگیرد جہان

مثل (شعر)	نیست در خلق دل آزار کہ او	نیست در دہر جفاکار کہ او
نفی (شعر سعدی)	اگر پیل زوری وگر شیر جنگ	بنزدیک من صلح بہتر کہ جنگ
بلکہ (شعر سعدی)	مکافات دشمن بمالش مکن	کہ بیخش برآوردہ باید زبن
جواب قسم (شعر سعدی)	حقا کہ با عقوبت دوزخ برابرست	رفتن بپایمردی ہمسایہ در بہشت
کہ امیہ یا استفہامیہ (شعر)	در سینہ ام از سینہ برو چہ جنبش نیست	ای دل بہ تپش رفتہ آخر کہ رقصی
بمعنی ہر (شعر سعدی)	کرا شرع فتوی دہد بر ہلاک	الا تا نداری ز کشتنش باک
عطف (شعر سعدی)	ای بسا اسپ تیزرو کہ بماند	کہ خر لنگ جان بمنزل برد
دعائیہ (شعر سعدی)	خدایا بران تربت نامدار	بفضلت کہ باران رحمت ببار
صلہ و مناجات (شعر)	ہر سوختہ جانیکہ بکشمیر در آید	گر مرغ کباب است کہ با بال و پر آید

اول کاف اس شعر مین صلہ کا ہی اور دوسرا مناجات کا اور بعضون نے کاف ثانی کو ہم کے معنی مین کہا ہی اور کاف صلہ کو کاف تفسیر بھی کہتے ہین اور مفاد اسکا توضیح و تعریف ہی۔ اسم موصوف و موصول اگر نکرہ ہو اور اوسکے بعد یہ کاف آوے تو تعریف و تخصیص کا فائدہ دیگا اور اسم معرفہ ہو تو مفاد توضیح کا بخشیگا اور تردید کے معنی مین بھی آتا ہی جیسے یارب اینجا باشم کہ روم اور زائدہ بطور تکیہ کلام کے بھی آتا ہی اور ایسا کاف اکثر فعل کے بعد دو جملون کے میان مین بھی آتا ہی اور کچھہ دخل معنی مین نہین رکھتا مثلاً اورا گفتم کہ بیا۔ اور کاف ساکن بعد اسم کے فائدہ تصغیر اور فاعلیت اور مفعولیت اور مصدری کا دیتا ہی اور کاف تصغیر کبھی ترحم کے واسطے

آتا ہی اور کبھی تحقیر کے واسطے جیسے شعر سعدی سے بپرسی مردی لطیف در بغداد
دخترک را بکفشدوزی داد + کاف دخترک ترحم کا ہی اور کاف مردک حقارت کا
ہی اور کاف فاعل جیسے گوزک اور کاف مفعول جیسے پیچک اور کاف مصدر جیسے
خوراک اور پوشاک اور کاف فارسی کہ کاف تازی کا ہم عدد ہی فارسی مین غین معجمہ
اور دال مہملہ سے اور عربی مین جیم تازی سے تبدیل ہوتا ہی جیسے غلولہ و گلولہ
دآونگ و آوند و گلنار و جلنار و گیلانی و جیلانی اور ماوراالنہر والے بعضے
کلمون مین بجاے کاف فارسی کاف تازی کا تلفظ کرتے ہین جیسے جنگ و جنک +

حرف گاف

مخفف سگاف امر سگافتن ہی +

حرف لام

لغت مین بمعنی زرہ و شست کے ہی اور جو خط بناگوش اطفال کے نیچے
واسطے دفع چشم زخم کے کھینچا جاتا ہی اوسے اور زلف کو لام کے ساتھہ تشبیہ
دیجاتی ہی اور حرف را سے تبدیل ہوتا ہی جیسے چنار و چنال و سور و سول +

حرف میم

لغت مین بمعنی شراب و خرماے دراز کے آیا ہی اور استعارۃ شعرا مین میم کو
دہن سے نسبت دیتے ہین اور ضمیر واحد متکلم فاعلی اور مفعولی اور اضافی کی ہی جیسے
شعر سعدی سے بگی دیدم از عرصہ رودبار + کہ پیش آمدم بر پلنگی سوار + اس شعر مین میم اول

ضمیر واحد متکلم فاعلی ہی اور میم ثانی مفعولی کی مثال ہی اور ضمیر منافی کی مثال یہہ ہی (شعر عرفی)
حالتی یا بم کہ از تکفیر من کافر شوند + گر ترا وواز زبانم لیس فی دلقی سواہ + اور ہستم
اور خود کے معنی مین بھی آتا ہی جیسے (شعر) ای مرا بر زشتی اعمال نومیدی گواہ +
دورم از حسن عمل چین و سپیدی اندم گناہ + یہہ مثال ہستم کے معنی کی ہی اور خود کے
معنی کی مثال یہہ ہی (شعر) چو من نام مردم بزشتی برم + نگویم بجز غیبت مادرم +
اور میم نہی اکثر امر کے صیغہ پر آتا ہی جیسے مکن و مخور و مزن اور کبھی کلمہ دعائیہ پر بھی
آتا ہی مثلاً مرساد و مکناد اور اعداد کے آواخر مین جو میم ساکن آتا ہی اوسکو میم نسبت
یا تخصیص یا میم تعین محل اعداد کہتے ہین جیسے یکم دوم سوم وغیرہ اور زائد بھی
آتا ہی جیسے (شعر) ای بر سر راہشم مغیلان + ای گرد درش سیاہ پیلان +
اور بباعث قرب مخرج با سے تبدیل ہوتا ہی جیسے غژب و غژم (دانہ انگور) اور جب دو کلمون
کے دو میم ایک جگہہ جمع ہون تو ایک کا حذف کر دینا جایز ہی جیسے (شعر)
در وضو کن نیمن استنجا + ریز بر دست و روی نیمن بدا + اور یہہ قاعدہ حروف
مکررہ مین اکثر جاری ہی کچھہ خاص میم کی خصوصیت نہین ہی - اور میم کبھی نون کے
ساتھہ تبدیل ہوتا ہی جیسے کجیم و کجین بمعنی برگستوان - اور خاے معجمہ سے تبدیل
ہوتا ہی جیسے برخ و برم بمعنی تالاب - اور غین معجمہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے
پیمانہ و پیغانہ اور خاے سے جیسے مخیر و فخیر بمعنی خار مغیلان اور واسطے تانیث کے
بھی آتا ہی جیسے خانم و بیگم +

وقت وضو کے جب آب پانی نہ ہو استنجا کر اور نیم آلد سے منہ اور ہاتھ دھو۔

حرف نون

لغت میں بمعنی ماہی و شمشیر و تنہ درخت اور دوات کے ہی اور اختصار لفظ
کنون اور اکنون کا ہی اور چاہ زنخدان اور ابرو کو اس سے تشبیہ دیجاتی ہی اور
نون مفتوح ماقبل فعل کے علامت نفی کی ہی مثلاً نکرد و نگفت و نکند و نگوید اور ماقبل
دال ساکن کے ماضی و مضارع میں علامت جمع کی ہی جیسے کنند و گویند و کردند و گفتند
اور نون ساکن جسکے ماقبل الف ہو اسم کے آخر میں علامت جمع کی ہی جیسے
دوستان و دشمنان اور نون متحرک ماقبل ہاے ہوز و یاے تحتانی مجہول علامت
نفی کی ہی جیسے نہ و نے اور نون ساکن آخر کلمہ میں علامت مصدر کی ہی جیسے
کردن و گفتن اور کلام میں مکرر آنے سے فائدہ معنی اثبات کا دیتا ہی جیسے
(شعر) تا گوش ترا اصل مہمات نخوانند + نشنید قضا ترجمہ لفظا سم اور آخر کلمہ
میں بعد حرف مدہ ولین تلفظ اوسکا بطریق غنہ کیا جاتا ہی جیسے زبان و زمین
اور میم سے تبدیل ہوتا ہی جیسے بان و بام نون زائد بھی آتا ہی جیسے پلاوش و پاداش

حرف واو

لغت میں بمعنی کوہان شتر اور عربی میں قسم کے واسطے آتا ہی جیسے واللہ اور فارسی
میں دو قسم کا ہوتا ہی معروف و مجہول جسکے ماقبل ضمہ خالص ہو وہ معروف کہلاتا ہی
جیسے طور و نور و طلوع اور جسکے ماقبل ضمہ غیر خالص ہو تو مجہول ہی جیسے روز
و زور و شور اور قافیہ معروف کا مجہول کے ساتھ بھی صحیح ہی جیسے (شعر)

چون لطف عنایت تو در موم کرد + درکف داود آهن موم کرد + اور بمعنی مفصلہ ذیل
استعمال کیا جاتا ہی بیان ضمہ معدولہ عطف حالیہ تصغیر ملازمت تفسیر زیادہ
بل محذوف بیان ضمہ کی مثال تو و دو و چو کہ بسبب ضمہ ماقبل کے محض اتمام
تلفظ کے واسطے آتا ہی اور ان تین جگہہ کے سوا نہین آیا اور کبھی تلفظ مین آتا ہی
اور کبھی نہین چنانچہ مثالین اوسکی اوپر گذرین واو معدولہ کے بعد ان نو حرفون مفصلہ
ذیل مین سے ایک نہ ایک حرف ضرور ہوگا الف دال را زا سین شین نون
ہا یا جیسے خواجہ خود خورد خوزہ خویشتن خوش اخوند خوہلہ خویلہ اور اس واو
کو معدولہ اسواسطے کہتے ہین کہ پڑھنے مین نہین آتا اور تلفظ واو سے عدول
کرکے دوسرے حرف کے ساتھہ پڑھا جاتا ہی اور اکثر خاے معجمہ کہ ضمہ کی
رکھتی ہی اوسکے ماقبل ہوتی ہی جیسے خواجہ و خواب اور کبھی بطریق شاذ خاے مفتوح
و مکسور بھی آجاتی ہی جیسے خوہلہ و خویش اور قافیہ خوش اور شش اور غود اور بد
وغیرہ کا یعنی الفاظ مفتوحہ کے ساتھہ صحیح ہی جیسے (شعر سعدی) دران مدت
کہ مارا وقت خوش بود + زہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود + کسی را کہ نزدیک
ظنت بدست + چہ دانی کہ صاحب ولایت خود است + اور لفظ خود بمعنی کوچک و خرم
بمعنی خوش بہ واو ہین اسی باعث قافیہ اونکا کلمات مضمومہ کے ساتھہ درست ہی جیسے
شعر سعدی - بلا و قامت لات شکست خرد + باعزاز دین آب عزی ببرد + واو عطف
کبھی و فعل متجانس کے درمیان مین واقع ہوتا ہی جیسے شعر انیچہ سخن انیچہ زبان ندا نیست

گفتہ و ناگفتہ پشیمانیست + اور کبھی و فعل غیر متجانس کے درمیان مین واقع ہوتا
ہی جیسے شعر نظامی — چنان رفتہ و آمدہ باز پس + کزانپی در اندیشہ ہیچکس + اور
کبھی دو اسم کے درمیان مین واقع ہوتا ہی جیسے شعر نظامی — ہمہ پناہ بلندی
و پستی توئی + ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی + اور نثر مین یہہ واو اکثر مفتوح ملفوظ ہوتا ہی
اور نظم مین بہت کم صرف الفاظ معدودہ کے قبل ملفوظ ہوتا ہی مثلاً ماقبل حرف ندا
اور ابتدای مصرعہ ثانی مین اور ماقبل لفظ این اور آن اور آز اور آرا اور دگر جیسے
(شعر) ای خرد بخش بیخرد بخشای + وی درون پرور برون آرای (شعر) وان دگر
بخت ہمچنین ہوی + وین عمارت بسر نبرد کسی + مصرع ازین گرمتر ہیچ بازار نیست
اور جیسے ورنہ وگرنہ — اور اکثر نظم مین تخفیف کیواسطے اوسکا ماقبل مضموم پڑھا جاتا ہی
اور بجہ ضمہ کے اوسکا ماقبل مفتوح نہین ہوتا جیسے (مصرعہ) گبر و ترسا وظیفہ خور داری +
اور کبھی واو عطف مقدر بھی ہوتا ہی جیسے (مصرعہ) مہ من اختر من شمع من چراغ من +
چاند میرا ستارہ میرا شمع میری روشن چراغ میرا
واو حالیہ وہ کہ جو حال یا حالانکہ معنی مین آوے جیسے (شعر سعدی) بلند آسمان پیش
قدرت خجل + تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل + واو تصغیر آخر اسم مین آتا ہی جیسے پسرو
و دخترو (مصرعہ) برمن نظری بکن ای پسرو + اور یہہ محاورہ اہل خراسان کا ہی اور واو
تصغیر اسمای ہندی مین زیادہ مستعمل ہوتا ہی مثلاً فضلو حسنو فیضو بخشو وغیرہ اور واو
ملازمت بمعنی لزوم آتا ہی جیسے (مصرعہ) پیری و صد عیب چنین گفتہ اند — واو تفسیر اون
دو اسمون کے درمیان آتا ہی جنکے معنی ایک ہون جیسے (جامی) ز ضعف و ناتوانی ہا

ضعف اور ناتوانی سے نفس نے خلاص کیا اور نادانی سے مرتبہ دانائی کو پہنچایا

زنادانی بدانائی رسانذی + اور جب کوئی اسم ایسا ہو کہ جسکے آخر یا واقع ہو اور اوسکے آخر مین یاے نسبتی لگانی منظور ہو تو بجاے اوس یاے نسبتی کے واو کو ماقبل یاے اصلی کلمہ کے زیادہ کردیتے ہین جیسے دہلوی غزنوی اور کبھی ماقبل یاے تردید کے زائد آتا ہی جیسے (شعر) اگر چشمش نیارم بوسہ دادن ٭ و یا رخ برکف پایش نہادن + اور جب وحرفی اسم لفظ مند کے ساتھ ملحق ہو تو بیچ مین واو زائدہ لایا جاتا ہی جیسے تنومند اور برومند اور باے موحدہ اور باے فارسی اور فا اور ہمزہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے نوشت اور نبشت دوام دپام دیاوہ دیافہ وطاووس وطاؤس وکاووس وکاؤس اور کبھی حذف کردیا جاتا ہی جیسے خاموشی اور خامشی اور ہوش اور ہش +

حرف ہا

ہا کے معنی لڑکے کے مُنہہ پر طمانچہ مارنا اور اوسکی دو قسمین ہین اول اصلی جسکو ملفوظی کہتے ہین دوم وصلی جسکو مختفی بھی کہتے ہین ہاے اصلی جملہ حالات مین بحال رہتی ہی جیسے گرہ وگرہ ہا وزرہ وزرہ ہا اور حالت تصغیر مین مفتوح اور اضافت کے وقت مکسور ہوجاتی ہی جیسے گرہک و زرہک گرہ ریسمان وزرہ من اور ہاے وصلی بوقت جمع ہونے دوسری ہا کے ساقط کردیجاتی ہی جیسے آگینہا ولالہا ودیابہا وجامہا وخامہا اور ہاے وصلی جہت اظہار فتحہ ماقبل آخر کلمہ مین آتی ہی او صرف چار جگہہ اظہار کسرہ ماقبل کا کرتی ہی یعنی

ٹ (ترجمہ) اگر اوسکی آنکھ کو بوسہ دے سکون یا منہ اوسکے پاؤن پر رکھ سکون ۱۲

کہ وچہ و نہ وسہ مین اور ہاے وصلی معانی مفصلۂ ذیل کیواسطے آتی ہی۔
زائد اور یہہ صرف فصاحت کیواسطے آتی ہی معنی سے کچھہ علاقہ نہین کبھی فعل
مین جیسے گفتہ بودم ورفتہ بودم وآمیختہ ویافتہ اور اسم مین جیسے دفع اشتباہ جیسے
خانہ وجامہ ؎ ای متاع درد در بازار جان انداختہ + گوہر ہر سود در جیب زیان انداختہ
اور اوسکا نام ہاے ساکتہ بھی ہی۔ تصغیر۔ یہہ ہا آخر اسم مین آتی ہی جیسے بزغالہ
اور گوسالہ وغزالہ (شعر) ای داغ بردل از غم خال تو لالہ را + شرمندہ ساخت
آہوی چشمت غزالہ را + ہاے مجہولی دو ماضیون کے درمیان آتی ہی جیسے
کردہ شد و شنیدہ شد و دیدہ شد۔ ہاے مفعولی کی مثال بستہ وشکستہ ورفتہ
وچیدہ اور اسم مین بھی کبھی ہاے مفعولی آتی ہی جیسے (شعر سعدی) نہ بینی
در ایام اورنجہ + کہ نالد ز بیداد سر پنجہ + تعین مدت کیواسطے جیسے یکسالہ
و یکروزہ و یکشبہ لیاقت۔ الف و نون جمع کے بعد آتی ہی جیسے شاہانہ
ومردانہ اور اوسکا نام ہاے نسبت بھی ہی۔ تشبیہ جیسے دندانہ ونشانہ وزبانہ
تخصیص جیسے زرینہ وپشمینہ وکمینہ۔ ہاے فاعلی جیسے کنندہ وزنندہ او
بحالت جمع یہہ ہا کاف فارسی سے بدل جاتی ہی جیسے فتہ وفتگان وزنندہ
وزنندگان ہاے صفت جیسے خفتہ وسوارہ وپیادہ ہاے عطفی وربطی واتصالی
دو فعل یا چند فعلون کے بیچ مین علامت اتصال کیواسطے آتی ہی جیسے یادہ ظاہر کرد
ای زید آمد ظاہر کرد اور کاف فارسی اور یاے تحتانی اور کاف تازی اور تاے تاسیت

سے بدل جاتی ہی جیسے شرمندہ و شرمندگی و شاہگان و شایگان و خامگک

و نامگک و سکیلہ و جمیلہ و علامہ و فہامہ اور اضافت کے وقت ہمزۂ ملینہ سے

بدل جاتی ہی جیسے کردۂ من و غزالۂ ختن و گوسالۂ زر و سوختۂ آتش و دندانۂ کلید

و گنجینۂ زر اور ہا آخر اسم مین علامت جمع کی ہی جیسے ناہہا و خامہا +

حرف یا

لغت مین بمعنی اوس شیر کو کہتے ہین جو بعد دوہینے بالڑکے کے بیتے کے

باقی رہجاوے - اور فارسی مین اوسکی دو قسمین ہین ایک معروف دوم مجہول

جسکے ماقبل کسرۂ خالص ہو معروف ہی جیسے کردی و رفتی و شرمندگی و فرخندگی

اور کسرۂ خالص نہو تو مجہول ہی جیسے آمدے و بودے و مردے و سیکے

یاے معروف کی کئی قسمین ہین مصدری خطاب نسبت متکلم لیاقت —

مصدری بعد اسم و اسم فاعل و اسم مفعول کے آتی ہی جیسے گدائی و پارسائی

و خدائی و غافلی و مفعولی و مشغولی و معزولی (شعر نظامی) خدایا جہان پادشاہی

ترست + زما خدمت آید خدائی ترست + وز درماندگی و معزولی + درد دل پیش یا

دوستان آرند + خطابی جیسے (شعر سعدی) میاموز جز علم گر عاقلی + کہ بی علم

بودن بود غافلی + یاے عاقلی خطابی ہی اور یاے غافلی مصدری نسبتی جیسے ہندی

و کابلی و بابلی یعنی منسوب بہند و منسوب بکابل و منسوب ببابل متکلمی جیسے استادی

و ملاذی لیاقتی جیسے رفتنی و گذشتنی اور یاے لیاقت بعد نون مصدری کے آتی ہے —

یاے مجہول بکسرۂ غیر خالص افادہ معنی وحدت و توصیف و تنکیر و استمرار و تعظیم و زیادت کا دیتی ہی یاے وحدت جیسے (شعر سعدی) خردمندمردی در اقصاے شام + گرفت از جہان کنج غاری مقام + مردے و غارے مین یاے وحدت ہی — یاے توصیف کے بعد کاف ضرور ہوتا ہی جیسے (شعر سعدی) عزیزیکہ از درگہش سرتافت + بہر درکہ شد ہیچ عزت نیافت + اس یا کو بعضون سے ایمائی بھی کہا ہی یاے توصیفی اوس یاے مصدری کو لکھا ہی کہ جو فائدہ معنی صفت کا دیتی ہی جیسے (شعر) زاغ بفر تو ہمائی کند + سرکہ رسد پیش تو پائی کند + یاے تنکیر فائدہ معنی غیر معین کا بخشتی ہی جیسے (شعر نظامی) جہان ا بدین خوبی آراستی برون زانکہ یاریگری خواستی + یاے یاریگرے تنکیری ہی — یاے استمراری صیغہ واحد و جمع غائب و متکلم پر آتی ہی جیسے گفتے گفتندے گفتمے یاے تعظیم افادہ معنی بزرگی کا بخشتی ہی جیسے (شعر) الا نہنگیست کانات اشام + عرش تا فرش درکشیدہ بکام + یعنی الا نہنگ بزرگ — یاے زائدہ معنی سے کچھ علاقہ نہین رکھتی محض فصاحت کلام کیواسطے آتی ہی اور اکثر بعد اسم دو حرفی کے آتی ہی جیسے کسے و بسے و سکے (شعر سعدی) یکی را بروں رفت اندازہ مال + کی در غم نان و خرج عیال اور جس اسم کے آخر مین کوئی حرف علت ہو اوسکے بعد یاے زائدہ فصاحت بخشتی ہی جیسے موی و بوی و سوی (شعر سعدی) روشنی بر خاک عجز میمالم + ہر سحر گہ کہ باد می آید اور ایک یاے امالہ کہلاتی ہی کہ الف سے بدل جاتی ہی جیسے کاب و رکیب و کتاب و کتیب

وموسیٰ وموسی وعیسیٰ وعیسی اور ایک قسم کی اور یا ہوتی ہے کہ فائدہ معنی امر کا دیتی ہے جیسے (شعر) فردا صنما بندہ نوازا رحمی + از چون وچرا جملہ مبرا رحمی + ای حرم کن او الف اور ہاے مہملہ سے بدلی جاتی ہے جیسے آرام وبارام وافراز وبفراز و راہگان ورائگان وشاہگان وشائگان +

فصل دربیان متعدات محذوفات بعض الفاظ فارسی کے

بیان حروف مفرد زائدہ کا قبل اسکے بیان حروف تہجی مین مذکور ہو چکا ہو لیکن یہان وہ الفاظ مرکب زائدہ لکھے جاتے ہین کہ جنکے معنی نہین لیے جاتے تفصیل اونکی یہہ ہی — سر مر بر در مگر گاہ ہم ہمی یکے یک ار را فرا فرد است درون اندرون اندر دگر ہمیدون آن من باز خود بس برون

مثال سر و مر زائد کی فردوسی سے سرانجام مر خویشتن را زبہر + بکشت از غم جفت بیداد دہر + مثال در و بر زائد کی سعدی سے شبی بر نشست از فلک در گذشت + بتمکین وجاہ از ملک در گذشت + مثال گاہ زائد امیر خسرو سے روز دوشنبہ بگہ چاشتگاہ + درمہ ذیحجہ بپایان ماہ +

نام حرف زائد	نام شاعر	مثال
مگر	سعدی	تو صبر برمن نباشد مگر ولیکن مرا باشد از شکر
ہمی	ایضاً	صبا ہر عتق عدبانگ ادہمی که زبس بسبق بنیشی گرفتی ہمی
یکی	لااعلم	نگاہ کن بسحہ ندبیار برگل زرد یکی دو رگل نسرین درمیان آرد

نام حرف زائد	نام شاعر	مثال
		کے اس شعر مین زائد ہی اور اہل ورا النہر اسے بیشتر زائد استعمال کرتے ہین +
یک	امیر خسرو	یک چاشنی ز درد مارا
از ورا	خاقانی	میخ زری از بے بہا را · مر حلقۂ درع مصطفی را
فرا فرو	فردوسی	فرو خورد خشم غم اندر را · فرا یاد ناورد آن وزرا
است	حسینی	بود ست حرکه دم نبودش · روزی غم بدمی فرودش
اندرون	امیر خسرو	خشت زتا نیکه بہنگام خون · خشت نشانند بسنگ اندرون
اندر واز	سعدی	دلا ور که باری تهور نمود · بباید بمقدارش از در فزود
دگر	ایضاً	مرا نام باید در اقلیم فاش · دگر نا سور مرگبی گو مباش
ہمیدون	نظامی	ہمیدون بر چشم روشن دماغ · ابوبکر شمع است عثمان چراغ
		سحرگاہان ناگہان بہاران
من	نظامی	تو ئی آنکه تا من منم یا منی · ازین مرعبادات تهی امنی
باز	سعدی	بنظم کردم بنام فلان · که تا باز گویند صاحبدلان
خود وبس	خاقانی	خود خوان مطلع جہانگس · کانگونۂ قدسیان بس خود بس
برون	نظامی	عقل بشرع تو ز دریای خون · کشتی جان برد بساحل برون

متاخرین کے محاورہ مین لفظ درون بمعنی ہمیدون مگر بہت کم زائد آتا ہے +

الفاظ مخفف کے بیان میں

بعضے الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے بعض اصلی حروف بسبب کثرت استعمال گر گئے ہیں اور جو حروف باقی رہ گئے ہیں اونھیں سے ترکیب پاکر وہ اسم مخفف بولا جاتا ہی تفصیل اونکی فہرست ذیل سے معلوم ہوگی +

لفظ اصلی	لفظ مخفف	کیفیت	لفظ اصلی	لفظ مخفف	کیفیت
کوہ	کہ		ناگاہان	ناگہان	
بود	بُد و بو		گوہر	گہر	
ستوہ	ستہ (تھکا ہوا)		ناگاہ	ناگہ	
شکوہ	شکہ (ماجرا)		انگاہ	انگہ	
ہنوز	ہنز		دہان	دہن	
ہرگز	ہگز (اسکے معنی مشہور ہین)		شادباش	شاباش	
گروہ	گرہ (جماعت)		ایستاد	استاد	
انبوہ	انبہ (گروہ)		استاد	ستاد	
اندوہ	اندہ (غم)		شاہ	شہ	
اکنون	کنون نون (اب)		خورشید	خور	
فراموش	فرامش فرمش فرموش (بھولنا)		ماہ	مہ	

لفظ اصلی	لفظ مخفف	کیفیت	لفظ اصلی	لفظ مخفف	کیفیت
خاموش (چپ رہنا)	خموش خمش خامش		راہ	رہ	
دامان	دامن		چاہ	چہ	
افلاطون (لفظ مشہور حکیم کا نام)	فلاطون فلاطن		گاہ	گہ	
ارغنون (ساز یعنی باجے کا نام ہے)	ارغن		پنہان	نہان	
اینک	نک (اب یہ)		چوآن	چنان	
بیرون	برون (باہر)		چون این	چنین	
نہان	نہن (پوشیدہ)		ہفتاد	ہفتا	
			چہلسال	چلسال	
ہشتاد	ہشتا (اسی)		افغان	فغان	
چون او	چنو		زمین	زمی	

واضح ہو کہ بعض لفظ اصلی لفظ مخفف سے فصیح تر شمار کیے جاتے ہین جیسے کوہ شکوہ ستوہ انبوہ ہنوز ہرگز اور بعض الفاظ مخفف اپنی اصل سے فصیح زیادہ شمار کیے جاتے ہین جیسے چنان چنین چون ناگاہ ناگہان دہن اور بعض لفظ دونون صورتون مین برابر کا رکھتے ہین جیسے اکنون کنون خاموش خمش فراموش فرامش اور یہ الفاظ متقدمین اور متوسطین اور متاخرین سبکے نزدیک برابر مستعمل ہین

اور بعض الفاظ مخفف متقدمین کے ایسے ہین کہ جنکو متاخرین مستعمل
نہین کرتے جیسے نہن نہان سے جہن جہان سے گرہ گروہ سے
شند شنید سے برچن برچین سے آستن آستین سے تاند تواند سے
سگجان سنگ جان سے دخت دختر سے پس پسر سے شتلم اشتلم
سے جنی جوان سے چش چشم سے ہنز ہنوز سے ہگز ہرگز سے +

بیان مقدرات مین

حال مقدر ہونے الفاظ کا بعد کاف بیانیہ و واو عاطفہ کے حروف
تہجی مین مذکور ہو گیا لیکن یہان بھی کچھہ حال الفاظ مقدر کا لکھا جاتا ہی +
واضح ہو کہ جو اسم کہ اوسپر لفظ یک آوے لفظ مقدار کا وہان مقدر ہوگا
جیسے مصرعہ + یک چشم زدن غافل ازان ماہ نباشم + ع غافل ز احتیاط نفس
یک نفس مباش + اور بعد لفظ با لفظ وجود مقدر ہوتا ہی جیسے شعر نظامی
کہ گہی با چنین گوہر خانہ خیز + چو بوطالبی را کنی سنگریز + اور علی ہذا حسب قرینہ
پایا جاتا ہی وہان جملہ بلکہ عبارت کی عبارت مقدر ہوتی ہی جیسے سعدی شب چو
عقد نماز بربندم + چہ خورد بامداد فرزندم + یعنی شب چون نیت نماز میکنم ازین خیال
خاطرم پریشان میشود چہ خورد بامداد فرزندم (عرفی) خط استوا کند حرکت + آفتاب
چہ تیر و چہ بہمن + یعنی چہ در تیر و چہ در بہمن یعنی آفتاب اوسکا ہمیشہ خط استوا پر حرکت
کیا کرتا ہی بخلاف اس آفتاب کے کہ تیر اور بہمن مین وہ حرکت نہین کرتا ہی اور اصطلاح

بحسب ضرورت بعد کلمہ شرط کے جزا مقدر ہوا کرتی ہی شعر نظامی ؎
گر آید بیاد ریگری شہریارے + وگرنہ بتاراج رفت این دیارے + لفظ فہو لہذا جو جزا اس شرط
کی ہی مقدر ہی - اگر ایک لفظ مصرعہ اول مین لایا جاوے اور مصرع ثانی مین بھی ضرورت
اوسکے لانے کی ہو اور تنگی وزن سے گنجایش اوسکے لانیکی نہ ہو تو اوس
لفظ کو دوسرے مین مقدر مان لیتے ہین اور یہہ کلام سعدی مین بہت شایع ہی
؎ ہر کہ جنگ آرد بخون خویش بازی میکند + روز میدان وانکہ بگریزد بخون لشکری +
تو یہان مصرعہ ثانی مین بھی لفظ بازی میکند مقدر ہی + ناثرؔ ای راچو بینی بختیار +
عاقلان تسلیم کردند اختیار + اسکے یہہ معنی ہین کہ جا بایکہ ناثر ابختیار خواہی دید اختیار
اینہم خواہی دید کہ عاقلان تسلیم اختیار کردہ اند - اور اسیطرح جب بائے دعا
بنام ایزد کے اور آغاز کتاب مین آوے تو اوسکے معنی ابتدا میکنم یا آغاز میکنم
کے ہو جاتے ہین جیسے نظامی ؎ بنام بزرگ ایزد داد بخش + کہ از بیداد دانش
او داد بخش + فردوسی ؎ بنام جہاندار بسیار بخش + خرد بخش دین بخش دنیا بخش
اور لفظ باد بھی بمقام دعا مقدر آتا ہی جیسے عرفی ؎ یاس و امید محبان تو مقصود انگیز
بو دنا بود حسودان تو حرمان آلای یہان لفظ باد مقدر ہی یعنی مقصود انگیز باد و حرمان آلای باد

فصل در بیان صحت بعض الفاظ فارسی

ہست اور نیست کو اصل مین لفظ ایست سے بنایا ہی جسکے معنی موجود کے

ہین اسطرحسے کہ الف لفظ ایست کو ہاے ہوز سے تبدیل کیا ہیست ہوا اور
پھر ہیست مین سے بسبب کثرت استعمال کے یا گر گئی ہست ہو گیا اور پھر
اس ہاے ہوز ہست کو الف سے تبدیل کیا تو است ہو گیا اور اسیطرحسے
نیست کی اصل نہ ایست ہی الف بسبب کثرت استعمال کے گر گیا نیست ہو گیا
جسکے معنی غیر قائم یا غیر موجودگی کے ہین لیکن آخر کو اوسکے معنی بھی محض نیستی
اور عدم کے رہ گئے باد کی اصل بود تھی جو صیغہ مضارع ہی الف دعائیہ ماقبل حرف
اخیر زیادہ کیا بواد ہو گیا - جیسے شود سے شواد لیکن پھر واو بسبب کثرت استعمال کے
حذف ہو گیا باد رہ گیا - لفظ نگہت بکاف فارسی مشہور ہی لیکن اصل مین نکہت بکاف
عربی ہی کس لیئے کہ جب وہ خود لفظ عربی ہی تو اوس مین حرف مخصوص فارسی کا انا غلط
ہی - شگوفہ اگرچہ لفظ فارسی ہی لیکن بکاف تازی شکوفہ صحیح ہی - رستم بضم راے مہملہ
جو نام پہلوان ایران ہی محض غلط مشہور ہی کس لیئے کہ صحیح نام اوسکا بفتح راے مہملہ
یعنی رَستم ہی - اور وجہ اس تسمیہ کی یہہ ہی کہ جب اوسکی مان رودابہ دختر محراب کابلی کو
دردزہ شروع ہوا تھا تو شدت درد سے نوبت بجان پونہچی تھی لیکن جب وضع حمل
کیا تو بے اختیار زبان فارسی مین جو اوسکی زبان مادری تھی لفظ رَستم یعنی مین نے
تکلیف درد سے رہائی پائی منہہ سے نکلا چنانچہ لوگون نے وہی نام اوسکے لڑکے
کا رکھدیا اور دوسرا نام اوسکا تہمتن تھا لفظ نوشیروان جو نام بادشاہ ایران ہی غلط
مشہور ہی کس لیئے کہ نام اوسکا نوشین روان ہی اور وجہ اس تسمیہ کی یہہ ہی کہ قبل از

ولادت اوسکے باپ نے تمام سامان عیش و طرب مہیا کر لیا تھا جب مژدہ تولد فرزند
اوسکے گوش زد ہوا فوراً کارپردازان مجلس طرب کو حکم دیا کہ نوشین روان یعنی دُرّہ شراب
نوشین روان کہیں وہی فقرہ اوسکا نام ہوگیا ورنہ اوسکا دوسرا نام کسریٰ بن قباد تھا
کثرت استعمال سے نوشین روان نوشیروان ہوگیا۔ اور بغداد کی وجہ تسمیہ کی یہہ ہی
کہ دراصل نام اوسکا باغ داد تھا یعنی وہ باغ جسمین نوشیروان دادرسی کیا کرتا تھا کثرت
استعمال سے الف باغ کا گر گیا بغداد رہ گیا۔ لفظ گرسنہ بسکون راے مہملہ
و گرسنہ بفتح راے مہملہ دونون طرح پر صحیح ہی مثال واسطے صحت بیان اول
کے سعدی ؎ ور تخرابی فتد از مملکت + گرسنہ خسپد ملک نیمروز + مثال
واسطے تصحیح بیان دوم کے۔ نظامی ؎ گرسنہ چو باشد خاید کباب + بفربہ
ترین لقمہ آرد شتاب + اور لفظ سخن بفتح خا و ضم خا دونون طرح پر صحیح ہی مثال
سعدی ؎ سخن ار سرت ای خردمند بن + میاور سخن در میانِ سخن + مثال مکرر ؎
درین انجمن کیست عاشق سخن + کہ عشقے نورزید با شعر من + اور اسیطرح پر لفظ
کہن بضم ہاے ہوز و فتح ہاے ہوز دونون طرح پر صحیح ہی مثال کہن مضموم ؎
کہن کلن اور است زنو تا کہن + ہرچہ کند کیست کہ گوید مکن + مثال کہن مفتوح ؎
آراست بہار از سر نو باز چمن را + آئین دگر آئینہ شد خاک کہن را + لفظ بہن بسکون
ہاے ہوز و فتحہ ہاے ہوز دونون طرح پر جائز او صحیح ہی مثال سکون سعدی ؎
چنان پہن خوان کرم گسترد + کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد + مثال مفتوح امیر خسرو

؎ لعل تر از لالہ بروی چمن   چون گل سوری ہمہ گرد وہن + گنجشک بمعنی
چڑیا بکاف فارسی اول صحیح ہی اور بکاف تازی غلط مشہور ہی دیباچہ بجیم فارسی
مشہور ہی اصل مین دہباجہ لفظ عربی ہی کہ جسکے معنی خسارہ کے ہین اوسکی جمع
اوسکی دہابیج آئی ہی - غنچہ بجیم فارسی مشہور ہی اور اصل اوسکی غنجہ بجیم تازی ہی شعر
سعدی ؎ دلکش گرچہ در حال زور رنجہ شد + دوا کرد و خوشبوی چون غنچہ شد +
مشک معرب اوسکا مسک بکسرۂ میم و سکون سین مہملہ اور مشک بضمہ میم و کسرۂ میم
دونون طرح سے صحیح ہی - گسستن بضم کاف و فتح حرف ثانی صحیح ہی اور بکسرۂ ثانی غلط
مشہور ہی اسلیے کہ ماضی مطلق اوسکا گسست اور بست کے ساتھ ہم قافیہ
کیا جاتا ہی اور لفظ برہنہ بفتح رای مہملہ و سکون رای مہملہ دونون طرح سے صحیح ہی امیر خسرو ؎ برہنہ
گشتہ تنہ گل بباغ + باد کنان خس کسی از روی لاغ + سعدی ؎ شگوفہ گاہ
شگفتہ ست و گاہ خوشیدہ + درخت گاہ برہنہ ست و گاہ پوشیدہ + داور بمعنی
حاکم یا عادل اصل مین دادور تھا ایک دال کثرت استعمال سے گر گئی - بلہوس اسکو
بعض لوگ بوالہوس لکھتے ہین وہ صحیح ہی بے واو و الف غلط ہی - مدہوش بواو
معروف درست ہی کس لیئے کہ یہہ مصدر دہشت کا مفعول ہی جسکے معنی بیخود
و بیہوش ہو نیکے ہین - اور فارسی مین سوا لفظ خرم اور فستغ کے کوئی لفظ مشدد
نہین آیا ہی مگر بوقت ضرورت شعری کے لفظ مخفف کو مشدد کر لیتے ہین نظامی
؎ بد ریدہ خفتان بسر پارہ کرد + عمل مین کہ فولاد با خارہ کرد + لفظ نظارہ و نشتہ

مخفف اور مشدد دونون طرح پر مستعمل ہوا ہی ؎ گل آنجا زہ منظری نظارہ کردہ + قبای سبز را صد پارہ کردہ + نظارہ کنان شہری لشکری + آئین و انصاف اسکندری + تنور عم زقوم حنا یہہ سب لفظ اصل مین مشدد ہین مگر فارسی والے انکو مخفف کرکے استعمال کرتے ہین - لفظ خضر کا بکسرۂ اول و سکون ثانی اہل فارس مین مروج ہی مگر اصح بفتح اول و کسرۂ ثانی ہی جیسے خَضِر مگر دونون صورتون سے کلام مین اساتذہ کے پایا جاتا ہی - الف ممدودہ کہ جو آخر جمع یا مصدر وغیرہ مین آتا ہی اوسکی رسم خط عربی مین یہہ ہی کہ بعد تحریر الف کے یعنی خط منحنی جو واسطے اظہار مد کے اوپر لکھہ دیتے ہین مگر فارسی والے بہمزہ لکھتے ہین جیسے ضعفا استغنا املا صحرا ابیدا لیکن بحالت اضافت اور صفت مین وہ ہمزہ مکسور ہوکر آجاتا ہی - جیسے ضعفاء دہر فقراء شہر صحراء فراخ وغیرہ اور کبھی یہہ ہمزہ یاے تحتانی کے ساتھہ تبدیل ہوجاتی ہی جیسے ضیاے مغربی وصفاے شہر +

جسطرح سے کہ عربی مین توابع مہمل آتے ہین اسیطرح سے فارسی مین بھی آتے ہین جیسے شب تب تال مال بمعنی ریزہ ریزہ اور تار مار بمعنی پریشان ؎ آتشی بسا نیزہاے جباران + تال مال از دعای غمخواران + جو کلمہ کہ جنکے آخر الف یا یاے تحتانی یا ہاے ہوز ہوتی ہی وہ بوقت اضافہ ہونے یاے نسبتی کے واو سے بدل جاتی ہی جیسے مرتضی سے مرتضوی اور دہلی سے دہلوی اور گنجہ سے گنجوی اور کبھی ہاے ہوز کو دور بھی کردیتے ہین جیسے مکہ سے

نکی بنگالہ سے بنگالی اور کبھی اوسی ہاے ہوز کو کاف فارسی سے بدل
دیتے ہین جیسے خانہ سے خانگی پردہ سے پردگی اور کبھی یاے نسبت
کے اول ان زیادہ کردیتے ہین جیسے حقانی ربانی اور کبھی یاے آخر
کلمہ کو بوقت نسبت زاے معجمہ اور الف سے بدل کرلیتے ہین جیسے ری
رازی اور کبھی صرف یاے نسبت کے قبل ز زیادہ کردیتے ہین جیسے
مرو سے مروزی ؎

تمت